انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

دفاعِ عقیدہ ختمِ نبوت و ردِ قادیانیت پر بے نظیر تحقیق

قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

(مدلل)

ازقلم

مناظرِ اسلام ابوفیضان علی علامہ مفتی محمد حنیف قریشی

سربراہ شبابِ اسلامی پاکستان

چشتی کتب خانہ فیصل آباد - لاہور

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی

دفاع عقیدہ ختمِ نبوت و ردِّ قادیانیت پر بے نظیر تحقیق

قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

از قلم

مناظرِ اسلام ابو فیضان علی علامہ مفتی محمد حنیف قریشی

سربراہ شبابِ اسلامی پاکستان

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

0300 7681230 0300 6674752

نام کتاب: مرزائیت کا پوسٹ مارٹم

حسب ارشاد: صاحبزادہ سید حبیب الحق شاہ کاظمی
(نائب ناظم اعلیٰ: جامعہ آمنہ ضیاء البنات اسلام آباد)

مصنف: مفتی محمد حنیف قریشی قادری

نظر ثانی: سید امتیاز حسین شاہ کاظمی

سنِ اشاعت: بارِ اوّل دسمبر 2014ء

تعداد: 5000

پروف ریڈنگ: مفتی محمد کامران عباسی، ثاقب علی ہزاروی

کمپوزنگ: ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر راولپنڈی

خصوصی معاونت: شعبہ نشرواشاعت شباب اسلامی پاکستان

ناشر: چشتی کتب خانہ داتا دربار لاہور

ہدیہ: 180/=

ملنے کے پتے

- اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی
- احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی
- مکتبہ فیضانِ سنت آمنہ مسجد کری روڈ راولپنڈی
- جامعہ مہریہ ضیاء العلوم حسن ٹاؤن کاکول روڈ ایبٹ آباد

انتساب

امام الاولیاء، شہنشاہِ ولایت، تاجدارِ ہل اتی، یعسوب المسلمین، مولائے کائنات، اوّل المسلمین، ابوالائمۃ الطاہرین، امیر المؤمنین سیدنا و مولانا و مرشدنا میرے آقائے نعمت

علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے نام

جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ ختم نبوت ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کیا۔

اور

منبع فیوض برکات، مہبط انوار وتجلیات، غواص بحر معرفت، مجاہد ومحافظ عقیدہ ختم نبوت، مجدد دین وملت جگر گوشہ غوث الوریٰ، وارثِ علوم مرتضیٰ

پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

جنہوں نے دجالِ وقت مرزا قادیانی کے خلاف سینہ سپر ہوکر کروڑوں مسلمانوں کے عقیدوں کی حفاظت کی۔

اور

مُصلحِ اُمت اُستاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر سیدی وسندی قبلہ عالم پیر سید حسین الدین شاہ صاحب مدظلہ الکریم کی زیر سیادت نورِ علم کی ضیاء پاشیاں کرتی مادرِ علمی جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں گذرے

ان دنوں کے نام

جنہوں نے مجھ پر علم وآگہی کے دریچے وا کئے

حرفِ اوّلیں

حضرت شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک قول ہے جس کو علامہ زمخشری نے ''ربیع الابرار'' میں ذکر کیا ہے۔ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ تیرے دوست بھی تین طرح کے ہیں اور تیرے دشمن بھی تین طرح کے ہیں۔ تین طرح کے دوست یہ ہیں۔

صَدِیْقُكَ وَ صَدِیْقُ صَدِیْقِكَ وَعُدُوُّ عَدُوِّكَ

یعنی تیرا دوست اور تیرے دوست کا دوست اور تیرے دشمن کا دشمن

اور تین طرح کے دشمن یہ ہیں۔

عَدُوُّكَ وَ صَدِیْقُ عَدُوِّكَ وَعَدُوُّ صَدِیْقِكَ

یعنی تیرا اپنا دشمن تیرے دشمن کا دوست اور تیرے دوست کا دشمن

قادیانیت و مرزائیت اسلام دشمنی کا دوسرا نام ہے۔ اور اس مذہب کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہمارے نبی پاک ﷺ اور اسلام کا بدترین دشمن ہے چنانچہ ایمان و اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ اس دجال و لعین اور اس کے پیروکاروں سے شدید نفرت اور دشمنی رکھی جائے۔

بحمدہٖ تعالیٰ مخصوص حالات و واقعات اور تقدیر و قسمت کے تحت راقم کے حصے میں تقریر و تحریر کے ذریعے سے اشخاص و مذاہب باطلہ کے رد کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے جس کے مطابق راقم کا ہر دن الحمد للہ تحریر و تقریر کے ذریعے ان دشمنانِ دین و ملت کی سرکوبی و تعاقب میں ہی گذرتا ہے۔

قادیانیت سے نفرت و عداوت ایمانِ کامل کا تقاضا ہے۔ اسی تقاضا و جذبہ ایمانی کے تحت راقم نے مرزائیت کے پوسٹ مارٹم پر قلم اٹھایا ہے۔ یہ مقالہ دراصل دو خطبے ہیں جنہیں گذشتہ برس میں نے جامع مسجد سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا میں خطبہ جمعہ کے لئے تیار کیا تھا۔ ان خطبوں میں چند باتیں مزید بھی شامل کر لی گئیں ہیں اور اس مقالے کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا کچھ دوستوں نے مطالبہ کیا تھا۔

راقم ان دنوں کچھ دوسرے موضوعات پر تحریری کام میں مصروف ہے۔ تاہم موضوع کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر وقت نکال کر اپنے مخلص دوستوں کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس مقالے کو شائع کروایا جا رہا ہے۔

ویسے تو مرزائیت کے خلاف اہل ایمان نے بڑا جاندار اور انتہائی شاندار تحریری کام کر رکھا ہے۔ راقم محض خدا کی رضا اور نبی مکرم ﷺ کی شفاعت کے حصول کے لئے ختم نبوت کے ''مجاہدوں'' کی ''لسٹ'' میں اپنا نام لکھوانے کی خاطر مقالہ تحریر کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اسی سعی کو قبول فرمائے۔

مفتی محمد حنیف قریشی

سربراہ شباب اسلامی پاکستان

عقیدہ ختم نبوت

ہم اہل سنت و جماعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا سرور کون و مکان حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری اور سچے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے نبوت ورسالت کا دروازہ بند کردیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آیا ہے اور نہ ہی آسکتا ہے۔

ہم تمام مسلمانوں کو جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید میں ذرا برابر شک نہیں کہ اگر چاہے کوئی لاکھ دلیلیں بھی پیش کرے وہ ہمارے اس یقین کامل کو متزلزل نہیں کرسکتا اسی طرح ہمارے آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ اور ہمارا یہ عقیدہ بھی غیر متزلزل اور یقینی ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ قطعی عقیدہ ہے اور اس عقیدہ پر قرآنِ مجید کی بہت سی آیات بالخصوص سورۂ احزاب کی آیت کریمہ اس پر بین دلیل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب۔40)

یعنی حضرت محمد مصطفی ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

یہ آیت، آیت محکم ہے جس میں کسی قسم کی تاویل کی قطعاً کوئی گنجائش وضرورت نہیں ہے۔ یہ آیت نبی پاک ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہونے پر ''نص قطعی'' ہے۔

میرے بعد کذاب آئیں گے

یہ بات قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ اللہ کی عطا سے اولین و آخرین کے جملہ علوم رکھتے تھے۔ ''ما کان و ما یکون'' کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا اور آپ ﷺ کے علم میں تدریجاً اضافہ ہی ہوتا رہا اور آپ ﷺ کے علم میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوئی۔

یاد رہے! نبی پاک ﷺ کیلئے ما کان و ما یکون کے علم کا نظریہ صرف امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی ماننے والوں کا عقیدہ و نظریہ نہیں ہے بلکہ یہ اکابرین امت کا نظریہ وعقیدہ ہے۔

1:- تفسیر معالم التنزیل میں سورۂ رحمٰن کی آیت اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ کے تحت صاحب تفسیر لکھتے ہیں۔

خلق الانسان ای محمدا علیہ السلام علمہ البیان ای بیان ما کان وما یکون

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان، حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرمایا اور ان کو ''ما کان و ما یکون'' کا بیان یعنی جمیع علم عطا فرمادیا۔

2:- تفسیر خازن میں بھی اسی طرح کی عبارت آئی ہے۔ صاحب تفسیر امام علاؤ الدین علی بن ابراہیم الخازن مذکورہ آیت سورۃ رحمان کے تحت لکھتے ہیں:

خلق الانسان قیل اراد بالانسان محمدًا ﷺ علمہ البیان یعنی بیان ما کان وما یکون

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں کہ انہیں

ما کان و ما یکون کا علم عطا فرمایا ہے۔

3:- تفسیر "روح البیان" میں آیت کریمہ مَآ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ ۝ (سورۃ القلم، آیت ۲) کے تحت لکھا ہے۔

ما انت بنعمة ربك بمستور عما كان من الازل وما سيكون الى الابد لان الجن هو الستر وما سمي الجن جنا الا لاستتاره من الانس بل انت عالم بما كان خبير بما سيكون ويدل على احاطة علمه قوله عليه السلام فوضع كفه على كتفي فوجدت بردها بين ثديي فعلمت ما كان وما سيكون۔

(روح البیان جلد 10 ص 104 طبع بیروت)

"یعنی اے محبوب ﷺ آپ سے وہ باتیں چھپی ہوئی نہیں ہیں جو ازل میں تھیں اور وہ جو ابد تک ہوں گی کیونکہ "جن" کے معنی چھپنا ہے اور "جن" کو جن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انسان سے چھپا ہوتا ہے۔ بلکہ آپ جو کچھ ہو چکا اسے بھی جانتے اور جو ہوگا اس کی بھی خبر رکھتے ہیں۔ اور نبی علیہ السلام کے اس علم محیط پر آپ ﷺ کی وہ حدیث دلیل ہے جس میں ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک کو میں نے اپنے سینے کے درمیان محسوس کیا پس میں نے ما کان و ما یکون کو جان لیا۔

4: حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهر كه مطالعه كند احوال شريف او را از ابتداء تا انتها او به بيند كه چه تعليم كرده است او را پروردگار و افاضه كرده است بروے علوم و اسرار ما كان و ما يكون بضرورت حاصل شود وا ورا علم بنبوت او بى تلوث وشكوك وظنون (مدارج النبوۃ جلد اول ص 35 مطبوعہ نوریہ رضویہ لاہور)

"یعنی اگر کوئی شخص نبی علیہ السلام کے احوال شریف کا مطالعہ ابتداء سے انتہاء تک کرے تو

وہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کتنے علوم عطا فرمائے ہیں اور آپ ﷺ کو ما کان و ما یکون یعنی جو کچھ ہو چکا یا ہوگا کے تمام علوم و اسرار "بالضرورت" عطا فرمائے ہیں اور حضور کو بغیر کسی وہم گمان اور شک وشبہ کے علوم نبوت عطا فرمائے گئے ہیں۔

حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

"وهر چه در دنيا است از زمان آدم تا اوان نفخه اولى بروے عليه السلام منكشف ساختند تا همه احوال او را از اول تا آخر معلوم گردد و ياران خود را از بعضے احوال خبر داد۔ (مدارج النبوۃ جلد اول ص ۱۴۴)

یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر قیامت تک جو کچھ بھی دنیا میں ہے سب کا سب نبی علیہ السلام پر ظاہر فرما دیا گیا ہے یہاں تک کہ اوّل سے لے کر آخر تک تمام حالات آپ علیہ السلام کو معلوم ہو گئے اور آپ علیہ السلام نے ان میں سے بعض حالات کی خبر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی دے دی۔

چونکہ حضور اکرم ﷺ ما کان و ما یکون کا علم رکھنے والے ہیں۔ لہٰذا آپ علیہ السلام نے مستقبل کے متعلق جو باتیں بھی بیان فرمائی ہیں وہ علوم نبوت کے ذریعے سے بیان فرمائی ہیں اور علوم نبوت میں شک نہیں بلکہ یقین ہوتا ہے کیونکہ تمام علوم نبوت قطعی ہوتے ہیں۔ لہٰذا اللہ کا نبی علیہ السلام اپنے اس علم کی بدولت مستقبل میں آنے والے واقعات و حالات کی بابت پیشن گوئی فرماتا ہے اور اس نبی علیہ السلام کی صداقت نبوت پر اس کی یہ پیشن گوئی دلیل ہوتی ہے۔

نبی پاک ﷺ کی پیشن گوئی:

ہمارے آقا ﷺ نے مستقبل کے بارے میں بے شمار پیشن گوئیاں فرمائی

ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی کوئی پیشن گوئی کبھی بھی غلط ثابت نہیں ہوسکتی۔ نبی پاک ﷺ نے جو ہزاروں پیشن گوئیاں فرمائی ہیں اُن میں سے ایک پیشن گوئی یہ بھی ہے۔

سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

(ترمذی شریف کتاب الفتن حدیث نمبر 2219، ابوداؤد شریف کتاب الفتن والملاحم حدیث نمبر 4254، سنن ابن ماجہ، مستدرک حاکم، طبرانی، مصنف ابن ابی شیبہ، صحیح ابن حبان باب فضل الامۃ حدیث نمبر 7238)

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ جبکہ! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس حدیث میں واضح طور پر رب کی عطا سے مستقبل کا علم رکھنے والے زہراء کے بابا، حسنین طیبین رضی اللہ عنہم کے نانا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مرشد ﷺ نے بتادیا کہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو دعویٰ نبوت کریں گے اور ان کی تعداد تیس ہوگی۔ ان تیس کو ایک روایت میں ''دجال'' بھی کہا گیا ہے۔ اور ایک روایت میں تیس کے بجائے ستائیس کا عدد بھی مذکور ہے۔

لہٰذا حضور ﷺ کے بتلانے پر کچھ دجال تو وہ ہیں جن کی مکروہ صورتیں اور بھیانک کرتوت وانجام دنیا کے سامنے عیاں ہو چکے ہیں اور جو ان میں سے باقی ہیں وہ نبی علیہ السلام کی پیشن گوئی کے مطابق دنیا میں اپنے عقائد باطلہ کے ساتھ آئیں گے اور پھر اپنے انجام بد کو بھی پہنچیں گے۔ اور یوں قیامت سے پہلے ہمارے آقا ﷺ کی یہ پیشن گوئی ضرور پوری ہوگی۔

ماضی قریب میں ہندوستان میں ان دجالوں، کذابوں میں سے ایک ''دجال

وکذاب'' جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا، دعویٰ نبوت کر کے اپنے بھیانک انجام کو پہنچ چکا ہے۔ لیکن غیر اسلامی قوتوں کی تحریک اور مدد سے اس کا وہ پیدا کردہ فتنہ وتحریک آج بھی جاری وساری ہے۔ اور اپنے خون آشام پنجوں سے اسلام کے حسین چہرے کو مسخ کرنے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف ہے اس فتنے کا نام ''مرزائیت و قادیانیت'' ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

سورۃ احزاب کی آیت نمبر 40 کے ضمن میں لکھا جاچکا ہے کہ یہ آیت عقیدہ ختم نبوت پر قطعی دلیل ہے۔ چنانچہ منکرین عقیدہ ختم نبوت کی طرف سے اس آیت کریمہ پر ایک اعتراض سامنے آتا ہے کہ یہ آیت قطعی الدلالت اور قطعی الثبوت نہیں ہے اس لئے کہ ''خاتم النبیین'' کے معنی میں احتمالات بھی ہیں۔ خاتم کا ایک معنی ''مہر'' ہوتا ہے اور دوسرا معنی ''آخری'' ہے۔ لہٰذا خاتم النبیین کے لفظ کو آخری نبی کے معنی پر محمول کرنا قطعی نہیں ہے بلکہ اس کا معنی ہے ''نبیوں کے سردار''۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت، آیت محکمات میں سے ہے۔ اور اس کا محکم ہونا ظاہر و باہر ہے اگر خاتم کے معنی کے احتمال کی تاویل کو درست مان کر تاویل کر دی جائے تو پھر قرآن کی کوئی آیت، آیت محکم نہیں رہ سکتی۔

دیکھیئے! قرآن مجید میں وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ایک آیت ہے۔ اس آیت کو کل مومنین و مسلمین نے آیت محکم تسلیم کیا ہے۔ اب صلوٰۃ کے معانی کو دیکھو تو صلوٰۃ کا ایک معنی ''نماز'' ہے اور ایک معنی ''اذکار و دعا''۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ نماز جو طریقہ مشروعہ سے پڑھی جاتی ہے۔ یہ قطعی الدلالت اور قطعی الثبوت آیات

سے ثابت نہیں بلکہ قیام، رکوع، سجود، قعود کے اس طریقہ مروجہ کے علاوہ اگر ذکر واذکار ودعا بھی کرلی جائے تو اہتمام امر کیلئے کافی ہوگا۔ لہٰذا طریقہ مشروعہ کے مطابق نماز ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ اب بتایئے! کیا اس شخص کی اس تاویل باطل کو تسلیم کر لیا جائے گا؟

نہیں یقیناً نہیں

کیونکہ لفظ صلوٰۃ کے معنی کو خود اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ساری زندگی دن رات میں پانچ وقت خاص طریقہ سے عبادت کرتے ہوئے نماز ادا فرما کر متعین کر دیا ہے اب جو شخص اس میں تاویل کرتے ہوئے اس کا انکار کرے گا وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

سورۂ احزاب کی آیت مذکور، عقیدہ ختم نبوت پر قطعی الدلالت اور قطعی الثبوت ہے اور لفظ ''خاتم'' کے معنی کو اللہ کے نبی ﷺ اور ان کے جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ''آخری'' کے معنی میں متعین فرما دیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

''میں اللہ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

لہٰذا آیت کے لفظ ''خاتم'' کے معنی کی تعیین کے بعد اب اس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش موجود نہیں ہے۔

اگر تاویل کی گنجائش موجود ہوتی تو عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کی خاطر جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جنگیں نہ لڑی جاتیں اور سینکڑوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہادت کا جام نوش نہ کرتے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ عقیدہ اس قدر قطعی اور غیر متزلزل و

یقینی ہے کہ جان تو دی جا سکتی ہے لیکن عقیدہ ختم نبوت کو نہ چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش قبول کی جا سکتی ہے۔

معزز قارئین! مرزائیت ایک انتہائی خطرناک فتنہ ہے جو سراسر اسلام کی دشمنی پر قائم کیا گیا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس عظیم فتنہ سے تمام مسلمانوں کو آگاہ رکھا جائے تاکہ مرزائیت جو پَر پرزے کھول رہی ہے اس کے آگے رکاوٹ کھڑی کی جا سکے۔

مرزائی کافر ہیں

مرزائی جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو ''نبی'' تسلیم کرتے ہیں اور مرزائیوں کے بعض طبقے اس شخص کو نبی تو نہیں مانتے تاہم اس کو ''مجدد'' اور اللہ کا ولی ضرور تسلیم کرتے ہیں۔''

یاد رکھیں مرزا قادیانی اپنے دعوٰی نبوت کے باعث لعنتی اور پکا مرتد و کافر تھا اور اس کے کفر و ضلالت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ اب اُس مدعی نبوت شخص کو نبی تسلیم کرنے والا یا اس کو مسلمان ماننے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔

لہٰذا ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ مرزائی اور قادیانی اس کائنات کے بدترین کافر ہیں اور ان کے کفر میں شک کرنیوالا بھی کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور یہ بات قرآن وسنت سے ثابت ہے اور اس پر مستزاد یہ بات ہمارے پیارے ملک پاکستان کے آئین میں بھی موجود ہے لہٰذا مرزائی شرعی اور قانونی کافر ہیں۔



مرزائیت کا تعارف

مرزائیت کے اصول وضوابط، عبادات وفقہ کے بیان سے قبل لازمی ہے کہ ہم اس مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف کروائیں تاکہ مرزائیت کی صحیح تصویر ہمارے سامنے عیاں ہو سکے۔

مرزا قادیانی کون تھا؟

مرزا قادیانی کے پورے تعارف کے بعد میرا چیلنج ہے کوئی شخص اس جھوٹے دجال کو نبی اور مجدد تو کجا اس پلید کو صحیح معنوں میں شریف، ستھرا انسان بھی مان نہیں سکتا۔

میرے اس دعوٰی پر دلائل سے قبل یہ بات مدنظر رہے کہ میرے پاس مرزا قادیانی اور دیگر مرزائیوں کی اصل کتب انہی کے اپنے مطابع کی چھپی ہوئی موجود ہیں اور کسی بھی حوالہ کو غلط ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ کتاب میں کتابت کی غلطی کا احتمال موجود رہتا ہے اور اہل علم وعقل پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کتابت کی غلطی پر اعتراض نہیں کیا جاتا بلکہ مؤلف کو اس پر مطلع کرنا علمی دیانت کا تقاضا ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کا نام غلام احمد بن غلام مرتضیٰ بن مرزا عطا محمد ہے۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب "کتاب البریہ" ص 134 اور روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 164 پر لکھتا ہے۔

"ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے۔"

اور صفحہ 168 پر ہے کہ "خاندان مغلیہ" تھا۔

مرزا قادیانی ایک انتہائی جھوٹا انسان تھا چنانچہ اس نے اپنے خاندان کے متعلق عجیب وغریب باتیں لکھی ہیں جن کو پڑھ کر اچھا بھلا انسان چکرا کر رہ جاتا ہے۔ اوپر کے حوالے سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی، مرزا برلاس خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اب مزید ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب "البریہ" کے صفحہ 145 پر لکھتا ہے۔

یہ تمام الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ "ہمارے آباؤاولین فارسی النسل تھے۔"

حقیقۃ الوحی ص 201، روحانی خزائن جلد 22 ص 209 پر مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔"

اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" صفحہ 12 اور روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 216 پر لکھتا ہے:

"خدا نے مجھے شرف بخشا ہے کہ میں "اسرائیلی" بھی ہوں اور "فاطمی" بھی اور دونوں خونوں سے حصہ رکھتا ہوں"

مرزا قادیانی اپنی کتاب "نزول المسیح" کے حاشیہ ص 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 426 پر لکھتا ہے۔

"میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں (یعنی میں سید ہوں)

پھر اپنے اس دعوے پر دلیل اپنا الہام پیش کرتا ہے کہ مجھے وحی ہوئی ہے۔ اس خدا کی تعریف ہے جس نے تمہیں سادات کا داماد بنایا اور نیز نسب عالی بھی عطا کی جس میں خون فاطمی ملا ہوا ہے۔"

اور اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' صفحہ 158، ''روحانی خزائن'' جلد 15 صفحہ 286 پر لکھتا ہے:

''میں اپنے خاندان کے بارے میں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک ''معجون مرکب'' ہے یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندانِ سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے۔''

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''درثمین'' ص 100 پر تو حد ہی کر دی لکھتا ہے۔

''میں کبھی آدم ، کبھی موسیٰ ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں ، نسلیں ہیں میری بیشمار''

اور پھر اعتراف حقیقت کرتے ہوئے اپنے تمام خاندانوں اور نسلوں پر قلم پھیرتے ہوئے اپنی کتاب درثمین صفحہ 68 پر لکھتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میں پیارے نہ میں آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یعنی مرزا کہتا ہے کہ میں تو ایک کیڑا ہوں آدم کی اولاد میں سے نہیں ہوں میں انسان کی شرم گاہ اور انسانوں کی نفرت ہوں۔

معزز قارئین کرام! میں نے عنوان کے شروع میں دعویٰ کیا تھا کہ مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں کی روشنی میں اسے کوئی شخص شریف انسان ثابت نہیں کر سکتا لہٰذا میرا دعویٰ درست ثابت ہوتا ہے کیونکہ مرزا کبھی کہتا ہے کہ میں ''فارسی النسل'' ہوں کبھی کہتا ہے کہ میں ''مُغل خاندان'' سے ہوں کبھی کہتا ہے کہ میں ''فاطمی سید'' ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ میں انسان کی اولاد ہی نہیں ہوں۔

اب یہ مسئلہ تو مرزا قادیانی کے ماننے والے مرزائی ہی حل کر سکتے ہیں کہ جس شخص کو وہ اپنا نبی مانتے ہیں وہ خود اعتراف کر رہا ہے کہ میں تو انسان کی اولاد ہی نہیں بلکہ کیڑا ہوں اور انسان کی شرم گاہ ہوں۔ (اس لفظ کا اصل معنی پنجابی میں سمجھ آ سکتا ہے جو کہ یہاں بیان نہیں ہو سکتا۔)

مرزا کا سچ؟

معزز قارئین! ایک مرتبہ شیطان جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے اس کو پکڑ لیا اس نے جاتے جاتے ایک بات آپ کو بتائی۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر فرمایا جس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اما انه قد صدقك وهو كذوب

(بخاری شریف، حدیث نمبر 2182، مشکوٰۃ باب فضائل القرآن ص 185)

یعنی اے ابوہریرہ شیطان ہے تو جھوٹا لیکن بات سچی کر گیا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ کبھی کبھی جھوٹا شخص بھی بات سچی کر جاتا ہے یا اس کی زبان سے سچ نکل ہی جاتا ہے۔

ایسے تو مرزا قادیانی جھوٹوں کا ماسٹر ہے لیکن ''درثمین'' کے حوالے سے جو بات ابھی گذری ہے شاید یہ اُس مرزے کی زبان سے سچ نکلا ہے۔

مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش

مرزا قادیانی کی اپنی کتابوں اور اس کے بیٹے کی تحریروں میں مرزا قادیانی کی

تاریخ پیدائش کے حوالے سے اس قدر تضاد ہے کہ جس کا کسی مرزائی کے پاس کوئی جواب نہیں ہے مرزا قادیانی لاہور کے شمال مشرق میں واقع انڈیا کے ایک شہر گورداسپور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔

1: اپنی تاریخ پیدائش کے متعلق مرزا قادیانی اپنی کتاب روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177 اور "کتاب البریہ" میں لکھتا ہے:

"میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں 1857ء میں 16 یا 17 برس کا تھا۔"

2: مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد "سیرۃ المہدی" جلد 2 صفحہ 150 پر لکھتا ہے:

"ہمارے خاندان میں مرزا قادیانی کے سن ولادت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ پہلے نظریے کے مطابق مرزا قادیانی کا سال ولادت 1836ء یا 1837ء ہو سکتا ہے۔"

3: مرزا بشیر احمد اسی کتاب میں ص 74 پر لکھتا ہے:

"ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت 1831ء ہو سکتا ہے۔"

4: اس کتاب میں ص 76 پر لکھتا ہے:

"پس 13 فروری 1835ء والی تاریخ صحیح قرار پائی ہے۔"

5: اپنی اسی کتاب "سیرت المہدی" جلد 3 صفحہ 194 پر لکھتا ہے:

"جبکہ دیگر 1833ء یا 1834ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں۔"

6: مرزا بشیر احمد اپنی اسی کتاب "سیرت المہدی" کے صفحہ 302 پر لکھتا ہے:

"معراج دین" نے تاریخ ولادت 17 فروری 1832ء مقرر کی ہے۔"

اب غور کریں ایک شخص 1831ء سے لے کر 1840ء تک پیدا ہوتا رہا

اب یہ معمہ تو سائنس دان ہی حل کر سکتے ہیں کہ ایسا کیسے ممکن ہے۔

معزز قارئین! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر مرزائیوں کے ہاں مرزا قادیانی کی تاریخ و سال ولادت میں اس قدر اختلاف اور مرزا کی اپنی تحریروں میں باہم تضاد کیوں ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بعض پیشن گوئیاں ایسی کی تھیں (جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔) جن کا تعلق مرزا قادیانی کی عمر کے ساتھ تھا جب وہ پیشن گوئیاں جھوٹی ثابت ہو گئیں تو مرزائیوں نے انہیں سچا ثابت کرنے کے لئے مرزا قادیانی کی تاریخ ولادت میں ہی ہیر پھیر کرنا شروع کر دیا لیکن یہ نہ سمجھ سکے کہ جیسے کسی مدعی نبوت کی پیشن گوئی کا جھوٹا ہونا اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے اسی طرح اس کے کلام میں تعارض و تضاد بیانی بھی اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔

مرزا قادیانی کی جنس

جس طرح مرزا قادیانی کے خاندان کا معاملہ اس کی تحریروں کی روشنی میں "لاینحل" ہے اسی طرح مرزا قادیانی کی جنس کا معاملہ بھی لاینحل ہے۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب "تذکرۃ مجموعہ الہامات" ص 634 پر لکھتا ہے:

"مجھے الہام ہوا کہ تو فارسی جوان ہے۔"

مرزا قادیانی کا مرید قاضی یار محمد "اسلامی قربانی" میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی یہ حالت ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے "رجولیت" کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔

روحانی خزائن جلد 22 ص 581 پر مرزائی قادیانی لکھتا ہے:

"بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔"

ہر صاحب عقل یہ سمجھ سکتا ہے کہ حیض عورتوں کو آتا ہے اب یہ مسئلہ بھی مرزائی ہی حل کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی مرد تھا یا عورت۔

مرزا قادیانی کا بچپن

مرزا قادیانی کا بچپن آوارگی میں گذرا

کتاب "سیرت المھدی" ص 45 پر مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

"مرزا قادیانی بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا اور اگر ذبح کے لئے چاقو نہ ملتا تو سرکنڈے سے اس کو ذبح کر دیتے تھے۔"

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی تحریروں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرزا صاحب بچپن میں گھر سے میٹھا چرا کر بھاگ جاتے تھے اور اکھڑ مزاج بھی تھے مرزا بشیر احمد نے اپنے والد مرزا قادیانی کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ سالن مانگا تو والدہ نے روٹی پر گڑ رکھ دیا مرزا نے کہا کہ میں یہ نہیں کھاتا والدہ نے کچھ اور چیز دینے کا کہا اس پر بھی انکار کیا تو والدہ نے غصے سے کہا کہ جاؤ پھر راکھ کھالو۔ مرزا قادیانی اُٹھا اور روٹی پر راکھ ڈال کر کھانے لگا۔

(سیرت المھدی جلد اول ص 245)

لڑکپن میں مرزا قادیانی کی آوارگی بڑھ گئی تھی مرزا بشیر احمد سیرت المھدی جلد اوّل ص 34 پر لکھتا ہے:

"ایک مرتبہ والد نے (مرزا قادیانی کو) گھر سے اپنی پنشن لینے کے لئے بھیجا یہ 700 روپے لے کر آوارہ گردی کرتا رہا اور سارے پیسے

اُڑا دیئے اور شرم کے مارے گھر نہ گھسا۔"

مرزا قادیانی کی تعلیم

مرزا قادیانی نے روحانی خزائن جلد 13 ص 180 اور "کتاب البریہ" ص 162 میں لکھا ہے:

"میں 6 یا 7 سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنھوں نے قرآن شریف اور فارسی کی چند کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر 10 برس کی ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ پھر لکھا کہ جب میری عمر 17 یا 18 سال ہوئی تو ایک مولوی صاحب جن کا نام گل علی شاہ تھا ان سے نحو، منطق اور علوم مروجہ حاصل کئے۔"

اسی کتاب میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ میں نے بعض کتابیں اپنے والد سے بھی پڑھی ہیں۔

مرزا قادیانی نے جب دعویٰ نبوت کیا تو اس کو کہا گیا کہ بھئی نبی کا تو اس دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا بلکہ وہ تو ڈائریکٹ اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرتا ہے اور وہ خود خدا کا شاگرد ہوتا ہے۔ تو اس پر مرزا قادیانی نے پینترا بدلا اور اپنی کتاب "ایام الصلح" ص 147، روحانی خزائن جلد 14 ص 394" پر لکھا:

"سو آنے والے کا نام جو مھدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے

کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے"

قارئین کرام! میرا دعویٰ آپ کو یاد ہوگا کہ کوئی شخص مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں کی روشنی میں شریف انسان ثابت نہیں کرسکتا۔ اور یہ بات قدم قدم پر عیاں ہوتی رہے گی کہ مرزا قادیانی ایک جھوٹا، مکار، شعبدہ باز اور کمینہ قسم کا شخص تھا۔

ملازمت: مرزا قادیانی نے 1864ء سے 1868ء تک چار سال ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں چپڑاسی کی نوکری حاصل کی۔

مرزا بشیر احمد ولد مرزا قادیانی سیرت المہدی جلد اوّل ص 138 پر لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی نے ترقی کا امتحان دیا جس میں وہ فیل ہوگیا۔

اب غور کریں! یہ کس قدر نالائق شخص ہے کہ دوسال تک پڑھتا رہا اور پھر بھی فیل ہوگیا۔

مرزا قادیانی کا تعارف۔۔۔ مرزا اپنی زبانی کافر ہے۔

مرزا قادیانی اپنی تحریروں کی روشنی میں کافر ٹھہرتا ہے۔

مرزا قادیانی نے چونکہ دعویٰ نبوت "تدریجاً" کیا ہے لہٰذا اس کی ابتدائی کتب اور دعویٰ "مسیحیت" کے بعد کی کتب میں واضح تضادات ہیں۔

چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب "حمامۃ البشریٰ" ص 79، روحانی خزائن جلد 7 ص 297 پر لکھتا ہے:

وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین اور مجھے کیا حق پہنچتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے جا کر مل جاؤں یہ کیونکر ممکن

ہے کہ مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔"

جبکہ اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211 پر لکھتا ہے:

"میں نبی بھی ہوں اور رسول بھی ہوں۔ میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے اور اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے۔"

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" ص 391، روحانی خزائن جلد 22 پر لکھا:

"نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔"

کتاب "دافع البلاء" ص 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 226 پر لکھتا ہے:

"قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔"

مرزا قادیانی کی ان کتب کے مندرجات کو سامنے رکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی خود اپنے قلم سے کافر ٹھہرتا ہے۔ لہٰذا جہاں مرزا قادیانی کو پوری امت مسلمہ نے کافر قرار دیا وہیں مرزا خود اپنی تحریروں سے بھی کافر و لعنتی ثابت ہو چکا ہے۔

اپنی زبانی مرزا لعنتی:

مرزا قادیانی اپنی کتاب "تبلیغ رسالت" جلد 6 صفحہ 2 پر لکھتا ہے:

"ان پر واضح ہو کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت کی ختم نبوت کے قائل ہیں۔"

اب دوسری طرف ملاحظہ فرمایئے!

مرزا قادیانی اپنی کتاب "ملفوظات" جلد 3 پر لکھتا ہے۔

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

مرزا قادیانی کی خود اپنی تحریر سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی کہ مرزا قادیانی لعنتی ہے۔ لہٰذا اب اگر کوئی مسلمان مرزا قادیانی پر "لعنت" کا تحفہ روانہ کرے تو مرزائیوں کو اس میں ناراض اور پریشان نہیں ہونا چاہئے۔

مرزائیوں کے بارے میں جارحانہ رویہ کیوں؟

معزز قارئین! آپ کو میری اس تحریر میں مرزائیوں کے خلاف جارحانہ رویہ نظر آئے گا اور علاوہ ازیں میں نے ایک دن مرزائیوں کا اپنی تقریر میں بھرپور رد کیا اور عوام کو بتایا کہ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کی روشنی میں منافق بھی ثابت ہوتا ہے اور لعنتی و کافر بھی۔ وہ پلید پاگل بھی ہے اور خناس و خبیث بھی، میرے ان ریمارکس پر ایک صاحب نے کہا کہ آپ اس طرح کا رویہ نہ رکھا کریں کیونکہ یہ درست نہیں، میں نے اُن صاحب سے کہا کہ کاش تجھے یہ پتہ چل جائے کہ مرزائی تیرے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اتنا بتاؤ کہ کیا تم مرزا قادیانی کے حمایتی ہو یا مخالف؟ وہ صاحب کہنے لگے جناب میں اس کا حمایتی ہرگز نہیں میں تو اس کا شدید مخالف ہوں اور کوئی صاحب ایمان کیونکر اس کا حمایتی ہو سکتا ہے۔ میں تو صرف یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو

بس جارحانہ رویہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

میں نے ان صاحب سے کہا کہ آپ بھی مرزا قادیانی کے مخالف ہو اور ہم بھی مرزا قادیانی کے مخالف ہیں، ہم اسے شریف انسان بھی نہیں مان سکتے ہم اسے نبی تو کجا مسلمان اور شریف انسان بھی ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ اور میرے ساتھ تمام مسلمانوں کے یہی جذبات ہیں۔ اب اس پاگل مرزا قادیانی کے اپنے مخالفین یعنی آپ اپنے سمیت تمام مسلمانوں کے بارے میں فتویٰ سنو!

مرزا قادیانی اپنی کتاب روحانی خزائن جلد 5 ص 547، آئینہ کمالاتِ اسلام ص 547 پر لکھتا ہے:

"تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها يقبلني و يصدق دعوتي الاذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون"

یعنی ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری تصدیق کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (زنا کاروں) کی اولاد کہ جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔"

مرزا قادیانی نے اپنی اس کتاب میں اپنے تمام مخالفین کو "ذرية البغايا" یعنی رنڈیوں کی اولاد کہا ہے۔

اب غور فرمائیں! مرزا قادیانی کی یہ گالی کہاں تک جاتی ہے۔ جب اس پلید کے اپنے مخالفین یعنی ہمارے بارے میں اس طرح کے جذبات ہیں تو اگر ہم نے جارحانہ رویہ اپنا لیا تو کیا خرابی لازم آ گئی؟

مرزا کو نہ ماننے والا شیطان

مرزا قادیانی کتاب "چشمہ معرفت ص 317، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332 پر لکھتا ہے:

"اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے اور محض افتراء کے طور پر ناحق اعتراض پیش کرتے ہیں۔"

اس کتاب میں مرزا قادیانی نے ہم تمام مسلمانوں کو "شیطان" کہا ہے۔

مرزے کے مخالف سور؟

مرزا قادیانی شریف انسان نہیں تھا مرزا قادیانی اپنی کتاب "نجم الھدیٰ ص 53 مندرجہ در کتاب روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 پر لکھتا ہے:

" ان العدا صاروا خنازیر الفلا   نساءھم من دونھن الاکلب"

یعنی ہمارے مخالف بیابانوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔

اس جگہ مرزا قادیانی نے اپنے تمام مخالفین کو یعنی ہم تمام مسلمانوں کو بیابانوں

کے "خنزیر" اور مسلمان عورتوں کو "کتیوں" سے بڑھ کر بتایا ہے۔

تمام مسلمان کافر

مرزا قادیانی کا بیٹا کتاب "آئینہ صداقت" ص 35 پر لکھتا ہے:

"سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔"

دیکھ لیجئے! مرزا قادیانی کا بیٹا علی الاعلان تمام امت مسلمہ کو کافر کہہ رہا ہے۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا البشیر اپنی کتاب "ملائکۃ اللہ" ص 46 پر لکھتا ہے:

"جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دین ہے۔ جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔"

اس جگہ مرزا البشیر نے واضح طور پر غیر احمدیوں یعنی ہم تمام مسلمانوں کو ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح کافر کہا ہے۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا البشیر احمد اپنی دوسری کتاب "انوار خلافت" ص 92 پر لکھتا ہے:

"قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر ایمان لے آیا

لیکن حقیقی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا بھی جنازہ جائز نہیں ہے پھر غیر احمدی کا جنازہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ جس وقت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو اس وقت کا وزیر خارجہ مرزائی تھا۔ اس نے قائد کا جنازہ نہیں پڑھا جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ یا تو مجھے مسلمان ملک کا "کافر" وزیر خارجہ سمجھ لو یا کافر ملک کا مسلمان وزیر خاجہ۔

اے مسلمانانِ پاکستان ! یہ ہیں ان مرزائیوں کے آپ کے بارے میں خیالات وجذبات۔ چنانچہ وہ صاحب جنہوں نے جارحانہ رویہ کا اعتراض فرمایا تھا وہ اس قدر سیخ پا ہوئے کہ اسی وقت مرزا صاحب کو "تحائف" رسید کئے اور آجکل الحمدللہ وہ صاحب احمدیت وقادیانیت کے رد میں انتہائی سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے جذبہ کو سلامت رکھے۔

مرزا قادیانی منافق یا پاگل ۔۔۔ اپنے قلم سے

مرزا قادیانی اپنی کتاب "ست بچن" ص 31، مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 ص 143 پر لکھتا ہے:

"ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریقے سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔"

کتاب "حقیقۃ الوحی" ص 184، روحانی خزائن جلد 22 ص 191 پر مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس (یعنی پاگل) انسان کی حالت

ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔"

اسی طرح اپنی کتاب روحانی خزائن جلد 3 ص 220 پر لکھتا ہے:

"کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔"

مرزا قادیانی کی ان تحریروں سے ثابت ہوا کہ جس شخص کی باتوں میں تضاد ہو یعنی ایک جگہ اور بات لکھی ہو اور دوسری جگہ اس کا الٹ لکھے تو ایسا شخص منافق، پاگل اور مخبوط الحواس ہوتا ہے۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ مرزا کے کلاموں میں کوئی تضاد ہے یا نہیں اگر اس کی تحریر میں تضاد بیانی پائی گئی تو اس کے ساتھ یہ بات بھی ثابت ہو جائے گی کہ مرزا قادیانی منافق، پاگل اور مخبوط الحواس تخصی ہے۔

مرزا قادیانی کا تضاد نمبر 1

اپنی کتاب "دافع البلاء" ص 5 "روحانی خزائن" جلد 18 ص 226 پر لکھتا ہے:

"وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے

قادیان آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔"

اخبار الحکم 10 اپریل 1902ء میں مرزا قادیانی کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوا اگرچہ طاعون تمام بلاد پر اپنا اثر ڈالے گی مگر قادیان یقیناً اس کی دستبرد سے محفوظ رہے گا۔

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے قادیان کے طاعون سے یقیناً محفوظ رہنے کا اعلان کیا۔

لیکن دوسری طرف مرزا قادیانی کی دوسری کتاب "حقیقة الوحی حاشیة 84، "روحانی خزائن" جلد22 صفحہ 87 پر ہے:

"اور پھر طاعون کے دنوں میں جب قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بے ہوش ہو گیا۔"

یونہی مرزا قادیانی کی طرف سے ایک اشتہار 18 دسمبر 1902 کو نکالا گیا جس میں یہ اعلان کیا گیا۔ چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع ہونے سے پرہیز کی جاوے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد2ص578)

ایک طرف تو کہا کہ طاعون "قادیان" میں داخل ہی نہ ہوگا دوسری طرف لکھتا ہے۔ طاعون قادیان میں زوروں پر تھا۔ اور اپنے مریدوں کو قادیان میں جمع ہونے سے منع کر رہا ہے یہ متضاد باتیں ہیں اور مرزا کی اپنی تحریر کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی منافق ہے یا پاگل ہے۔

تضاد نمبر 2

مرزا قادیانی کتاب "ازالہ اوھام" ص13، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 109 پر لکھتا ہے:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی (گالی دینا۔ ناقل) کہا جائے۔"

اسی کتاب کے صفحہ 115 پر لکھتا ہے:

"ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔"

روحانی خزائن جلد 1 ص 471 پر لکھتا ہے:

"گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شریف امت نہیں۔"

مرزا قادیانی کے بقول کہ اس نے کسی کو کبھی گالی نہیں دی اور گالی دینا شریف لوگوں کا کام نہیں۔

اب آپ پہلے پڑھ چکے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں مسلمانوں کو وہ گالیاں دی ہیں کہ الامان والحفیظ۔

(آئینہ کمالات اسلام ص 547 پر لکھا کہ میرے مخالف رنڈیوں یعنی زناکاروں کی اولاد ہیں اور کتاب نجم الہدیٰ روحانی خزائن جلد 14 ص53 پر لکھا کہ میرے مخالف جنگل کے سور ہیں اوران کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔")

اگر کسی کو صرف حیوان کہنا گالی ہے تو سور کہنا گالی کیوں نہیں؟

پتہ چلا کہ یہ مرزے کا واضح تضاد اور جھوٹ ہے۔ جس کے باعث مرزا قادیانی اپنے فتوے کے مطابق پاگل اور منافق ثابت ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کا تضاد نمبر 3

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اتنی متضاد باتیں کی ہیں کہ انسان انہیں پڑھ کر چکرا جاتا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب "توضیح المرام" ص 3، روحانی خزائن جلد 3 ص 52 پر لکھتا ہے:

"ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرے مسیح ابن مریم جن کو حضرت عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

مرزا قادیانی دوسری طرف اپنی کتاب "ضمیمہ براھین احمدیہ" جلد 5 ص 230 روحانی خزائن جلد 21 ص 406 پر لکھتا ہے۔

"حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور ان کا زندہ آسمانوں پر مع جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر تشریف لانا یہ سب ان پر تہمتیں ہیں۔"

دیکھیں! یہ بھی مرزا قادیانی کا واضح تضاد ہے جس سے ثابت ہوا کہ مرزا پاگل اور منافق شخص ہے۔

تضاد نمبر 4

مرزا قادیانی کا ایک اور تضاد ملاحظہ فرمائیں:

مرزا قادیانی اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" ص 68 اور روحانی خزائن جلد 5 ص 68 پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس معجزے کے بارے میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کے پرندوں کو ہاتھ سے بنا کر اُن میں پھونک مارتے تو وہ ہوا میں اُڑنے لگتے۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ

مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس معجزے کے بارے میں لکھتا ہے:

"حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر اُن کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے۔"

جبکہ اپنی اس بات کے بالکل برعکس مرزا قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوھام ص 307، روحانی خزائن جلد 3 ص 256 پر لکھتا ہے:

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن مجید سے ہر گز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا"

قارئین! یہ بھی مرزا قادیانی کا واضح تضاد اور جھوٹ ہے۔ مرزے کی اپنی کتاب سے یہ ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی منافق اور پاگل شخص ہے۔

تضاد نمبر 5

مرزا قادیانی کا ایک اور تضاد پڑھیئے۔

مرزا اپنی کتاب البشری جلد 2 ص 68 پر لکھتا ہے کہ:

"خدا نے مسیح کو بن باپ کے پیدا کیا تھا۔"

اور صحیح بھی یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے حضرت مریم کے بطن اطہر سے اللہ کی قدرت اور جبرئیل کی پھونک سے پیدا ہوئے۔

اب دوسری طرف ملاحظہ فرمایئے! مرزا قادیانی اس کے بالکل برعکس کتاب ازالہ اوہام ص 303، روحانی خزائن جلد 3 ص 254 پر لکھتا ہے کہ

"حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے۔"

اب دیکھیں! اس جگہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے معاذ اللہ باپ ثابت کر دیا۔ یہ مرزا قادیانی کا واضح تضاد اور جھوٹ ہے اور مرزا اپنی تحریر کی روشنی میں ثابت ہوا کہ منافق اور پاگل شخص ہے

ایک اہم بات

شاید کہ مرزائی یہ عذر پیش کریں کہ جناب! مرزا صاحب کو شاید نسیان ہو گیا تھا یا وہم یا سہو ہو گیا تھا اس لئے ان کے کلام میں تضاد پایا جاتا ہے لہٰذا وہ ان باتوں سے بری الذمہ ہیں۔

لیکن سن لو! مرزائیوں کو ان کا یہ ہتھکنڈہ بھی کام نہیں آسکتا اس لئے کہ مرزا قادیانی کتاب تذکرہ ص 407 پر خود اپنے بارے میں لکھتا ہے:

"ہم نے اس بندہ پر رحمت نازل کی ہے اور یہ اپنی طرف سے

نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔"

اب مرزائیوں سے سوال ہے کہ جب تمہارا خود ساختہ نبی خود اعلان کر رہا ہے کہ میری زبان سے سوائے وحی کے کچھ نہیں نکلتا تو بتایئے کہ یہ تضاد بیانیاں کیا معاذ اللہ، اللہ کی طرف سے تھیں؟

لہٰذا ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق وہ کوئی بات بھول کر یا سہو سے نہیں کہتا۔ اس کے باوجود اس کی تضاد بیانیاں اس کے اپنے سابقہ قول کے مطابق اس کے منافق یا پاگل ہونے کی بین دلیل ہیں۔

مرزا قادیانی مرتد تھا:

مرزا قادیانی ایک بے غیرت اور کمینہ اور مکار اور جھوٹا شخص تھا۔ وہ جھوٹ کے بارے میں خود اپنی کتاب چشمہ معرفت ص 222 میں لکھتا ہے:

"جب کوئی شخص ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسرے باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔"

مرزا قادیانی فیصلہ کن بات اپنی کتاب روحانی خزائن جلد 17 ص 56 پر لکھتا ہے:

"جھوٹ بولنا مرتد سے کم نہیں"

مرزا کے اپنے قلم سے ثابت ہوا کہ جو شخص جھوٹ بولے وہ مرتد ہے۔ اب مرزا قادیانی کی کتابوں میں ایک دو نہیں سینکڑوں جھوٹ ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی مرتد ہے۔ بطور نمونہ مرزا قادیانی کے چند جھوٹ ملاحظہ فرمائیں:

مرزا کا جھوٹ نمبر 1

مرزا قادیانی کتاب ازالہ اوہام ص 127، روحانی خزائن جلد 3 ص 227 پر لکھتا ہے:

"آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے 100 برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔"

یہ بات مرزا کی طرف سے سراسر جھوٹ ہے کیونکہ یہ بات کسی حدیث کی کتاب میں موجود نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً آج میں اور آپ اس دھرتی پر موجود نہ ہوتے بلکہ کب کی قیامت آچکی ہوتی۔ مرزے کے اس جھوٹ سے ثابت ہوا کہ مرزا اپنی قلم سے "مرتد" ثابت ہو چکا ہے۔

جھوٹ نمبر 2

مرزا قادیانی اپنی کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ ص 188، روحانی خزائن جلد 21 ص 359 پر لکھتا ہے:

"ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔"

حضرات! یہ مرزا قادیانی کا واضح اور نرالا اور سفید جھوٹ ہے۔ یہ بات کسی صحیح تو صحیح کسی ضعیف حدیث میں بھی موجود نہیں ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کا مجدد ہوگا اور صدی کے سرے پر آئے گا۔ یہ مرزا کا جھوٹ ہے جس سے ثابت ہوا مرزا قادیانی اپنے بقول مرتد سے کم نہیں۔

جھوٹ نمبر 3

مرزا قادیانی اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 ص 36 پر لکھتا ہے:

"عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جبکہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو کر وہ تمام اونٹ بیکار ہو جائیں گے جو تیرہ سو برس سے یہ سفر مبارک کرتے تھے۔"

قارئین! مرزا قادیانی کو دنیا سے دارالبوار کی طرف کوچ کئے ہوئے سو سال کا زمانہ بیت چکا ہے لیکن ابھی تک ریل نہیں چلی یہ بھی مرزے کا ایک جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر 4

مرزا قادیانی کا ایک اور جھوٹ ملاحظہ فرمائیں وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام ص 253، روحانی خزائن جلد 3 ص 353 پر لکھتا ہے:

"یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔"

اسکے بالکل برعکس اور اس کے متضاد بات اپنی کتاب کشتی نوح ص 78 پر لکھتا ہے:

"اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔"

مرزا قادیانی یہ دو متضاد باتیں ہیں اور واضح تناقض ہے اور مرزا قادیانی کا مذکورہ اصول اگر دیکھا جائے تو چونکہ یہاں مرزا کی دو متناقض باتیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا ان کے باعث مرزا منافق ثابت ہوتا ہے لیکن یہ دونوں باتیں چونکہ سراسر جھوٹ ہیں اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ آسمانوں پر موجود ہیں اور قرب قیامت میں آ کر

مدینہ طیبہ میں وصال فرمائیں گے اور سرکار مدینہ ﷺ کے مدفن کے ساتھ ان کا مدفن ہو گا۔ لہٰذا مرزے کی اس تحریر سے بھی ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے اور اس کے اپنے نزدیک جھوٹا آدمی مرتد سے کم نہیں لہٰذا مرزا قادیانی مرتد سے کم نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر 5

مرزا قادیانی کا ایک اور جھوٹ ملاحظہ ہو مرزا قادیانی اپنی کتاب چشمہ معرفت ص 299 روحانی خزائن جلد 23 ص 299 پر لکھتا ہے:

"تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔"

ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ یہ مرزا قادیانی کا صاف اور صریح جھوٹ ہے۔

کون سی حدیث یا تاریخ کی کتاب میں آیا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے گیارہ بیٹے تھے؟ لہٰذا ثابت ہوا مرزا قادیانی مرتد تھا :

جھوٹ نمبر 6

مرزا قادیانی اپنی کتاب ملفوظات مرزا جلد 2 ص 202 پر لکھتا ہے:

"ابوجہل اس امت کا فرعون تھا کیونکہ اس نے بھی نبی کریم ﷺ کی چند دن پرورش کی تھی جیسا کہ فرعون مصری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی تھی۔"

یہ بھی مرزا قادیانی کا کالا جھوٹ ہے کیونکہ ابوجہل نے ایک لمحہ کے لئے بھی آپ

ﷺ کی پرورش نہ کی تھی۔ آپ ﷺ کی پرورش آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور ان کے وصال کے بعد آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب اور ان کے وصال کے بعد آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے کی تھی۔

مرزا قادیانی کا اصول یاد رکھیئے! اس نے لکھا ہے کہ جو جھوٹ بولے وہ مرتد سے کم نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کا ساتواں جھوٹ

مرزا قادیانی روحانی خزائن جلد 20 ص 207، لیکچر سیالکوٹ ص 6 پر لکھتا ہے:

"تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کیلئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر کیئے ہیں۔"

دنیائے مرزائیت کو اہل ایمان کا چیلنج ہے کہ وہ الحمد تا والناس پورے قرآن مجید میں کہیں کسی آیت کا یہ مفہوم بتا دیں کہ جہاں موجود ہو کہ دنیا کی کل عمر سات ہزار برس تک ہو گی۔ اور ہزار ہزار سال کے دور ہوں گے کہ ایک ہزار سال ہدایت کا ہو گا اور اگلا ہزار سال گمراہی کا پھر ہدایت اور پھر گمراہی کا۔ یہ مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ہے۔ اور اس کے بعد یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ مرزا کے بقول جب جھوٹ بولنا مرتد سے کم نہیں اور یقیناً مرزا قادیانی جھوٹا ثابت ہو چکا ہے تو پھر یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ مرتد سے کم نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کا آٹھواں جھوٹ

یادرکھیں! مرزا قادیانی کے بے شمار جھوٹ ہیں یہ نمبر شمار صرف سہولت کے لئے ہیں وگرنہ اس کے جھوٹوں کی ایک لمبی فہرست ہے اس کی ہر کتاب میں ہی تقریباً جھوٹی باتیں ملتی ہیں ظاہر ہے کذاب تھا اور کذاب کے جھوٹ کون شمار کرے۔ مرزا قادیانی نے ایک اور جھوٹ لکھا وہ اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین ص 33 روحانی خزائن جلد 20 ص 33 پر لکھتا ہے:

"نوویں خصوصیت یسوع مسیح میں تھی کہ جب اس کو صلیب پر چڑھایا گیا تو سورج کو گرہن لگا تھا"

حضرات! حضرت عیسیٰ علیہ السلام حیات حقیقی جسمانی کے ساتھ آج بھی زندہ آسمانوں پر موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے صلیب پر چڑھنے کی بات کا واضح رد کیا ہے ارشاد ہوتا ہے۔ سورۃ نباء آیت 157 میں ہے:

"وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ" یعنی ان یہودیوں نے نہ تو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کیا اور نہ ہی صلیب پر چڑھایا۔

اس سے بھی ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے یہ سراسر جھوٹ بولا ہے اور اپنے فتوے کے مطابق وہ مرتد سے کم نہیں ہے۔

مرزے کا نواں جھوٹ

مرزا قادیانی اپنی کتاب "حاشیہ کشتی نوح ص 73، روحانی خزائن جلد 19 ص 71 پر لکھتا ہے:

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے"

یہ مرزا قادیانی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کھلا جھوٹ اور بہتان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہ شراب پی ہے اور نہ ہی اس کو پسند فرماتے تھے۔

مرزے کا دسواں جھوٹ

مرزا قادیانی انتہائی خبیث الذہن اور رزیل الخصلت شخص تھا اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت وہ الفاظ لکھے ہیں کہ انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اپنی کتاب حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 ص 289 پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے:

"ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ جن جن پیش گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا"

حضرات گرامی! مرزا قادیانی کا یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ آپ اس کو کائنات کا سب سے بڑا جھوٹ قرار دیں تو بے جانہ ہوگا۔ خود سوچیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور کیا نبی اور رسول بھی جھوٹ بول سکتے ہیں۔

اس سے بڑا جھوٹ اور کفر کیا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کو جھوٹا قرار دے دیا جائے۔ حقیقت میں یہ مرزا قادیانی کے مرتد ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس کا اپنا فتویٰ ہے کہ جھوٹا آدمی مرتد سے کم نہیں ہے۔
تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ یہ مرزا قادیانی کے 10 جھوٹ ہیں اگر اختصار پیش نظر نہ ہوتو مرزا قادیانی کے جھوٹوں کو 100 سے ضرب دے کر بھی شمار کرنا شروع کریں تو عدد اس سے بھی تجاوز کر جائے گا۔

جھوٹی پیشن گوئیاں

یادرکھیں! گذشتہ باتیں تو وہ ہیں جن میں مرزا قادیانی نے ماضی کے کسی معاملہ کی میں جھوٹ بولا تھا۔اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے مستقبل کے متعلق بھی بہت سارے جھوٹ بولے ہیں۔اس نے بہت ساری پیشن گوئیاں کی ہیں۔جن میں سے ایک بھی سچی ثابت نہیں ہوسکی اور ہر مرتبہ مرزا قادیانی کو ذلیل ورُسوا ہونا پڑا۔

ایک اہم نقطہ

اس موقع پر میں اہم نقطہ عرض کردوں، یادرکھیں کہ جھوٹے مدعی نبوت کے ہاتھوں کبھی بھی خلاف عادت، خرقِ عادت کوئی کام سرانجام نہیں پاتا۔ کیونکہ نبی ﷺ کے ہاتھوں خلاف عادت کام اگر سرزد ہوجائے تو اس کو ''معجزہ'' کہتے ہیں اور معجزہ نبی ﷺ کی نبوت کی سچائی پر دلیل ہوتا ہے۔ سچے نبی اور جھوٹے نبی میں فرق اسی معجزہ کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔اس لئے ہر نبی ﷺ کے ہاتھ سے اللہ

تعالیٰ نے خرقِ عادات امور سرانجام دلوائے تاکہ ان کے معاندین ومخالفین پر ان کی نبوت کی حجت ودلیل قائم کی جاسکے۔

یادرکھیں کہ کسی جھوٹ مدعی نبوت کے ہاتھوں سے کبھی بھی خلاف عادت امور صادر نہیں ہوسکتے کیونکہ پھر سچے اور جھوٹے میں فرق نہیں ہوسکے گا۔لیکن آپ یہ بھی یادرکھیں کہ ''مدعی الوہیت'' یعنی خدائی کے دعوے دار کے ہاتھ سے خلاف عادت امور سرزد ہوسکتے ہیں۔جیسے ''مسیح دجال'' قرب قیامت میں آکر دعویٰ خدائی کرے گا اور پھر لوگوں کو زندہ بھی کرے گا اور مارے گا بھی اور بارش بھی برسائے گا، سوال یہ ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت کے ہاتھ سے خلاف عادت امور سرانجام نہیں پاتے تو مدعی اُلوہیت کے ہاتھ سے کیسے اور کیوں کر پاسکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ نبوت اُلوہیت کی دلیل ہوتی ہے اور نبی ہی اُلوہیت کی حفاظت کرتا ہے بایں وجہ مدعی نبوت کے ہاتھوں خارقِ عادت اُمور سرزد نہیں ہوسکتے اور جب تک صداقت نبوت پر حرف نہ آئے تب تک اُلوہیت کو کوئی خطرہ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ مدعی اُلوہیت کا خاتمہ نبی علیہ السلام ہی کرتا ہے جس طرح نمرود کا خاتمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور فرعون کا خاتمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہوا جبکہ مدعی اُلوہیت ''دجال'' کا خاتمہ بھی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہوگا۔

چونکہ مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا اس لئے مرزے کے ہاتھ سے بھی کوئی خلاف عادت کام سرانجام نہیں پایا۔اگر اس نے کوئی پیشن گوئی کی تو اللہ تعالیٰ نے معاملہ اس کے خلاف ہی ظاہر فرمایا۔

مرزا قادیانی کی چند جھوٹی پیشن گوئیاں

اب مرزا قادیانی کی بیان کی گئی بعض پیشن گوئیوں پر نظر ڈالتے ہیں جن سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ مرزا ایک دغاباز اور فریبی آدمی تھا۔

یادرکھیں! مرزا قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کی سچائی پر ہمیشہ اپنی پیشن گوئیوں کو بطور معیار پیش کرتا رہا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 4 ص 25، روحانی خزائن جلد 17 ص 461 پر لکھا:۔

''اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔''

مرزا نے خود لکھ دیا کہ اگر اس کی ایک پیشن گوئی بھی جھوٹی ثابت ہو جائے تو وہ جھوٹا ہے۔

یونہی مرزا قادیانی اپنی کتاب 'آئینہ کمالات اسلام'' صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 ص 322 پر لکھتا ہے:

''جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہر گز پوری نہیں ہوتی''

اور اسی صفحے پر مزید لکھتا ہے:

''خدا تعالیٰ ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک جھوٹے دعوے کے لئے بطورِ شاہد صدق بیان کی گئی ہر گز سچی نہیں کر سکتا۔''

انتہائی اہم حوالہ

اس عنوان پر ایک اہم حوالہ نوٹ کر لیں مرزا قادیانی اپنی کتاب ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 20 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 پر لکھتا ہے۔

''جو شخص محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔''

مرزا قادیانی کے گذشتہ تین حوالوں سے ثابت ہوا کہ

1: اگر ایک پیشن گوئی جھوٹی ثابت ہو تو بندہ کاذب ثابت ہو جاتا ہے۔

2: کاذب آدمی کی پیشن گوئی کبھی پوری نہیں ہوتی۔

3: جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے وہ نجاست کا کیڑا ہے۔

حضرات! حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بے شمار دعوے کئے اور اس کا جھوٹ ثابت ہوا اور اس کی پیشن گوئیاں کبھی بھی درست ثابت نہ ہوئیں بلکہ ہمیشہ ہی وہ ذلیل ورسوا ہوا۔

مرزا کی جھوٹی پیشگوئی نمبر 1

مرزا قادیانی نے 8 اپریل 1886ء کو ایک پیش گوئی کی کہ اس کے ہاں ایک لڑکا ہو گا جو مدت حمل سے تجاوز نہیں کرے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 101)

جبکہ مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی کے بالکل برعکس اس حمل سے اُس کے ہاں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوئی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 110)

مرزا قادیانی کی اس جھوٹی پیشن گوئی سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مرزا کاذب اور نجاست کا کیڑا ہے۔

دوسری جھوٹی پیشگوئی

مرزا قادیانی کا ایک بیٹا مبارک احمد تھا جو کہ فوت ہوگیا مرزے نے اعلان کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ انا نبشرك بغلام حليم ينزل منزل المبارك یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی جگہ پر ہوگا۔لیکن مرزا قادیانی کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی کیونکہ اس کے بعد مرزا قادیانی کے گھر میں کوئی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا۔

مرزا نے کہا تھا کہ اگر کوئی شخص محض جھوٹا دعویٰ کرے کہ مجھے الہام ہوا ہے تو وہ نجاست کا کیڑا ہے چنانچہ مرزا کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہوا جس سے ثابت ہوا مرزا نجاست کا کیڑا ہے۔

تیسری جھوٹی پیشگوئی

مرزا قادیانی نے ایک اشتہار مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب کے بارے میں نکالا جو کہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 578 پر موجود اس نے لکھا:

اے رب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں کا فیصلہ فرما اور جو تیری نظر میں درحقیقت کذاب، مفتری ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے اس کے بعد لکھا اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

یہ اشتہار 15 اپریل 1907ء کو نکالا گیا۔ چنانچہ 26 مئی 1908ء کو مرزا قادیانی کا انتقال ہوگیا اور ثناء اللہ امرتسری صاحب مرزے کی موت کے چالیس سال بعد 15 مارچ 1948ء کو سرگودھا میں فوت ہوئے۔ یہاں بھی مرزا قادیانی کی پیشن گوئی غلط ثابت ہوئی اور وہ اپنی تحریر کی روشنی میں نجاست کا کیڑا ثابت ہوا۔

مرزا قادیانی کی موت

مرزا قادیانی کی موت کی بات آئی ہے تو خود قادیانیوں کے اپنے منہ سے اپنے نبی کی موت کے احوال سُن لیں ۔ ہم اہل اسلام تو یہ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی 1908ء میں لاہور میں "ٹٹی" میں گر کر مر گیا تھا۔ مرزائی اس بات کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔ آئیں خود مرزائیوں سے پوچھ لیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کس طرح مرا تھا۔ چنانچہ مرزائیوں کی اخبار الحکم نے 28 مئی 1908ء کے پرچے میں یہ خبر دی گئی:

"برادران جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور سخت کمزور تھا اور نبض ساقط ہوجایا کرتی تھی عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجایا کرتی تھی اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی لیکن 25 تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن پیغام صلح کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو واپسی پر حضور پر اس بیماری کا دورہ شروع ہوگیا اور وہی دوائی جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے مجھے حکم بھیجا تو بنوا کر بھیج دی گئی مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور قریباً 11 بجے اور ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور

ہوگئی اور مجھے اور حضرت خلیفہ نور الدین صاحب کو طلب فرمایا، مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی نیند آنے سے آرام آجائے گا۔ ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے مگر دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا۔ جس سے نبض بالکل بند ہوگئی اور مجھے اور مولانا خلیفہ المسیح نورالدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہوگیا ہے پھر آپ کی نبض واپس نہ آئی اور سوا دس بجے صبح 26 مئی 1908ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے حقیقی سے جاملی۔"

یہ تو تھی مرزا کی موت کی کہانی مرزائیوں کی اپنی زبانی۔ آپ خود دیکھیں کہ مرزائی اخبار کا ایڈیٹر جو چشم دید گواہ ہے وہ آنکھوں دیکھا حال لکھتا ہے کہ مرزا کس طرح واصل جہنم ہوا۔ آخر مرزائیوں سے سوال ہے کہ "اسہال" کی بیماری کسے کہتے ہیں؟

جی ہاں۔۔۔۔ پیچس !!!!

اور گھر کی گواہی آئی ہے کہ:

ایک بڑا دست آیا اور نبض بند ہوگئی:

جناب عالی! بتایئے کہ جب بڑے بڑے دست آئیں گے تو وہاں سے قستوریاں پھوٹیں گی۔۔۔؟

وہاں مشک وعنبر پھیلے گی۔۔؟

ٹٹی میں گر کر مرنا اور کسے کہتے ہیں۔۔؟

ہم الزام نہیں لگاتے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی نجاست میں تڑپ تڑپ کر مرا ہے۔

وصالِ رسول مقبول ﷺ

آؤ میرے نبی پاک ﷺ کے وصال مبارک کو دیکھو!

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بوقت وصال میں نے سرکار ﷺ کے سینہ اطہر پر اپنا ہاتھ رکھا تو میرا ہاتھ خوشبو سے بھر گیا۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

وصغتُ یَدِی علی صَدْرِ رسولِ الله ﷺ یومَ ماتَ فمَرَّ بی جمع أكل وَآتوضأ بها فوالله مَا ینذهبُ ریحُ المسكِ عَنْ یَدِی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی حدیث 3159 جلد 8 ص 327، الروض الانف جلد 4 ص 440، خصائص الکبریٰ للسیوطی جلد 2 ص 408، سیرت ابن کثیر جلد 4 ص 470، سبل الھدی والرشاد جلد 12 ص 265)

ام المومنین فرماتی ہیں میں نے وصال والے دن سرکار ﷺ کے سینہ اطہر پر اپنا ہاتھ رکھا تو اب کتنے ہی سال گذر چکے ہیں میں نے اس ہاتھ سے وضو بھی کیا اور کھانا بھی کھاتی ہوں لیکن میرے ہاتھ سے کستوری کی خوشبو ابھی تک نہیں گئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے سرکار مدینہ ﷺ کو غسل دیا تو آپ ﷺ کے جسد اطہر سے ایسی خوشبو مہکی جیسی میں نے کبھی بھی نہ سونگھی تھی اور آپ ﷺ کے جسد اطہر کی خوشبو سے پورا گھر معطر ہوگیا۔

(شفاء شریف جلد اول ص 41)

اور ایک روایت میں ہے پورے مدینے میں آقا علیہ السلام کی خوشبو مہک اٹھی تھی۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس سمت چل پڑے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اور میرا شعر ہے

کوئی جنت میں ایسی رونق کہاں
جیسی رونق نبی کے مدینے میں ہے
اور گلوں میں رچی ایسی خوشبو کہاں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

مرزا کی چوتھی پیشگوئی کا انجام

مرزا قادیانی دغاباز اور مکار آدمی تھا اور لوگوں کو ورغلانے اور ڈرانے کے لئے مختلف قسم کے بلند بانگ دعوے اور پیشن گوئیاں کرتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ہمیشہ ذلیل ورسوا کیا۔

مرزا قادیانی نے 1906ء میں اپنے بارے میں یہ پیشگوئی کی کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ مکہ و مدینہ تو حرمین طیبین ہیں اس نجاست کے کیڑے منافق و دغاباز اور مرتد کو یہ سعادت کہاں مل سکتی تھی اور دوسرا اس کی پیشن گوئی کیسے سچی ثابت ہوسکتی تھی۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ بجائے مدینہ طیبہ و مکہ مکرمہ کی پاک سرزمین کے مرزا قادیانی ٹٹی میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ''لاہور'' میں مرگیا اور تمام قادیانی اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا قادیانی پوری زندگی کبھی بھی مدینے نہ جاسکا۔

مرزا کی پانچویں جھوٹی پیشگوئی

مرزا قادیانی کا ایک مرید جس کا نام ڈاکٹر عبدالحکیم تھا یہ پٹیالہ کا رہنے والا تھا یہ مرزا قادیانی کے کرتوتوں کو دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے مرزا

قادیانی کے مقابلے میں اپنا ''الہام'' شائع کیا اور کہا کہ مرزا قادیانی اس سال یعنی 1908ء میں 4 اگست تک مرجائے گا۔

چنانچہ اپنی کتاب چشمہ معرفت صفحہ 321، مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 ص 336 پر مرزا قادیانی نے لکھا:

''ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اُس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اُس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔۔۔ مگر خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اُس کی مدد کرے گا۔''

چنانچہ پوری دنیا نے دیکھا کہ محمد عربی ﷺ کے غلام کی بات کو اللہ تعالیٰ نے سچا ثابت کردیا اور مرزا قادیانی مقررہ مدت سے پہلے ہی مئی کے مہینے میں واصل جہنم ہوگیا اور ڈاکٹر صاحب اس کے 20 سال بعد تک زندہ رہے۔

یہ بھی مرزے کی جھوٹی پیشن گوئی تھی جس سے اس کا کذب ثابت ہوا اور ساتھ یہ بھی کہ 'مرزا نجاست کا کیڑا ہے۔''

مرزا کی چھٹی پیشن گوئی

مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی مرزا احمد بیگ کی بڑی بیٹی محمدی بیگم تھی مرزا نے مرزا احمد بیگ سے اس کا رشتہ مانگا۔ اس نے انکار کر دیا تو مرزا قادیانی نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں یہ دعویٰ کیا کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی اور اگر ایسا نہ ہو تو میرے گلے میں رسی ڈال کر مجھے گھسیٹنا۔ مرزا قادیانی نے دھونس، لالچ، رشوت ہر طرح کے جتن کئے تاکہ اس کا نکاح محمدی بیگم سے ہو جائے۔ مگر محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی کے بجائے سلطان محمد سے ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے پھر پیشن گوئی کی کہ اس لڑکی کا نکاح اگر اس سے نہ ہوا اور یہ لڑکی کسی اور کے عقد میں چلی گئی تو نکاح کے دن سے اڑھائی سال تک وہ نکاح کرنے والا شخص فوت ہو جائے گا اور خود اس لڑکی کا باپ تین سال کے اندر فوت ہو جائے گا۔ چنانچہ لاکھ جتن کے بعد بھی محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا اور نہ ہی محمدی بیگم کا شوہر اڑھائی سال کے اندر فوت ہوا اور نہ ہی مرزا احمد بیگ جو محمدی بیگم کا والد تھا وہ فوت ہوا۔ چنانچہ 20 فروری 1886ء سے لے کر 1907ء تک مرزا قادیانی محمدی بیگم کے لئے کوشش کرتا رہا بالآخر 1907ء میں مرزا نے فسخ نکاح کا اعلان کر دیا۔ اور یوں یہ مرزا قادیانی کی واضح جھوٹی پیشن گوئی تھی جس نے مرزا قادیانی کو نجاست کا کیڑا ثابت کیا۔

مرزا قادیانی کی ساتویں جھوٹی پیشن گوئی

5 جون 1893ء کو مرزا قادیانی نے اپنے مدمقابل عیسائی مناظر عبداللہ آتھم کے بارے میں پیشن گوئی کی کہ وہ 15 مہینے کے اندر اندر فوت ہو جائے گا۔ اور اس پیشن گوئی کے بارے میں مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "جنگ مقدس" ص 210، روحانی خزائن جلد 6 ص 292 پر لکھا:

"اگر میں اس پیشن گوئی میں جھوٹا ہو گیا تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔"

مرزا قادیانی کی پیشن گوئی اور دعویٰ کے مطابق عبداللہ آتھم کو 1894ء کی ستمبر کی پانچ تاریخ تک مر جانا چاہیئے تھا لیکن آتھم اس کے دو سال بعد تک زندہ رہا اور مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی بھی بالکل جھوٹی ثابت ہو گئی۔

مرزا قادیانی نے خود اپنے لئے سزا تجویز کی تھی کہ مجھے پھانسی دینا اور میرے گلے میں رسہ ڈالنا اور مجھ کو لعنتی قرار دینا وغیرہ وغیرہ۔ اب یہ ساری سزائیں تو ہم مرزا کو نہیں دے سکتے البتہ اس کی تجویز کردہ وہ سزا کہ "تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دینا۔" اس وقت قابل عمل ہے اور ہم اس جھوٹے شخص کو یہ سزا ضرور دینا چاہیں گے۔

تو لیجئے ہم مرزے کی اپنی تجویز کردہ سزا اسے دیتے ہوئے کہتے ہیں اس جھوٹے شخص پر "لعنت بے شمار ہو" اور آپ بھی اس سعادت میں شامل ہو جائیں کہ

"مرزا قادیانی تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعنتیوں سے بڑا لعنتی ہے۔"

مرزا قادیانی کی آٹھویں پیشن گوئی اور اسکا انجام

مرزا قادیانی اپنی تحریروں سے تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعنتیوں سے بڑا لعنتی تو ثابت ہو ہی چکا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس عنوان کے ذیل میں آپ کو مزید حوالہ جات آگاہی دی جائے۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب ص 34 ,روحانی خزائن جلد 15 ص 201 پر ایک پیشن گوئی کی کہ:

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک باکرہ ہوگی اور دوسری بیوہ"

ایک کنواری عورت کے ساتھ تو مرزا قادیانی کا نکاح ہوا لیکن مرتے دم تک کوئی بیوہ عورت مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آسکی اور یوں اس کی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔

دجال قادیان کی ایک اور پیشن گوئی اور اسکا انجام بد

مرزا قادیانی بڑا مکار اور جھوٹا شخص تھا۔اس نے 20 جون 1886ء کو مولوی نور دین کو خط لکھا کہ یہ تقدیر مبرم ہے کہ ایک تیسری بیوی میرے نکاح میں آئے گی۔

(مکتوبات احمدیہ جلد2ص15)

لیکن مرزا قادیانی آنجہانی کی ہر بات کو اللہ رب العزت نے رد کر دیا اور اس تیسری بیوی کا مرزا قادیانی سے نکاح نہ ہونا تقدیر مبرم ٹھہرا۔اور یوں مرزا بدبخت کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی اور مرزا کے بقول وہ "نجاست کا کیڑا" ثابت ہوا۔

مرزا قادیانی کی ایک اور جھوٹی پیشگوئی کا بُرا انجام

مرزا قادیانی نے یہ پیشگوئی کی کہ اُس کو الہام ہوا ہے کہ اس کی عمر 80 برس ہوگی یا اس کے قریب یا چند سال اس سے زیادہ ہوگی۔

(تذکرۃ ص 365, براھین احمدیہ جلد5ص97, روحانی خزائن جلد21ص258, اربعین نمبر4ص5,روحانی خزائن جلد17ص471)

مرزا قادیانی کی ولادت 1839 یا 40 میں ہوئی اور اس کا انتقال 1908ء میں ہوا اس اعتبار سے مرزا قادیانی کی عمر 68 یا 69 برس بنتی ہے۔مرزا قادیانی کی عمر کسی صورت میں اُس کی اپنی تحریروں کی روشنی میں 80 سال یا اس کے قریب یا اس سے زیادہ ہرگز نہیں بنتی اور یوں مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہوتی ہے۔

معزز قارئین! مرزا قادیانی کی عمر کے بارے میں جو مرزائیوں نے متعدد اقوال بیان کئے تھے تو دراصل اس کی وجہ یہی تھی کہ مرزائی، مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی کو سچا ثابت کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دروغ گو کذاب کو ذلیل و رسوا کیا اور اس کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں اور مرزا قادیانی نجاست کا کیڑا ثابت ہوا۔

مرزا قادیانی کی پیشگوئی اور شہنشاہ گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اب اس عنوان کو ختم کرتے ہوئے مرزا قادیانی کی ایک اور پیشگوئی اور اس کا انجام بدعرض کرتا ہوں یاد رکھیں ایسی اور بھی کئی پیشگوئیاں ہیں کہ جن کے باعث مرزا قادیانی ذلیل و رسوا ہوا۔حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی سے کون واقف نہیں آپ صحیح معنوں میں "مجدد اسلام" ہیں آپ نے مرزائیت کے خلاف صحیح معنوں میں وہ کردار ادا کیا جو کردار آپ کے جد اعلیٰ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے خلاف ادا کیا تھا۔

کتاب "مہر منیر" ص 257 پر ہے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کو 1907ء میں اطلاع ملی کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اس آنے والے جیٹھ کے مہینہ میں آپ کا انتقال ہو جائے گا لہٰذا آپ احتیاط کریں کہ کہیں مرزا قادیانی آپ پر حملہ نہ کروادے اور اپنی پیشگوئی کی سچائی کو ثابت کرنے کی خاطر آپ کی جان کے درپے نہ ہو جائے۔

آپ نے فرمایا کہ میاں تسلی رکھو! اس جیٹھ کے مہینے میں، میں تو نہیں مرتا البتہ "الجیٹھ بالجیٹھ" یعنی جیٹھ، جیٹھ سے بدل گیا ہے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا اگلے جیٹھ میں مرزا قادیانی واصل جہنم ہو گیا اور شہنشاہ گولڑہ کا وصال اس کے مرنے کے 29 سال بعد ہوا اور مرزا قادیانی کی یہ بات بھی غلط ثابت ہوئی۔

ان تمام باتوں سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی "نجاست کا کیڑا" تھا۔

یاد رکھیں! یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ مرزا قادیانی کی اپنی قلم سے جو کچھ نکلا ہے اور جو سزا اس نے اپنے لئے تجویز کی ہے اسی کو اس پر لوٹایا جا رہا ہے۔

مرزا قادیانی کا سفر، دعویٰ مجددیت سے دعویٰ نبوت تک

مرزا قادیانی ایک ذہنی مریض شخص تھا

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا جو تدریجی سفر ہے۔ اس کو بیان کرنے سے پہلے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی جسمانی اور طبعی کیفیات کو بھی مرزائیوں کی اپنی کتابوں کی روشنی میں بیان کر دیا جائے۔

مرزا قادیانی ایک مریض شخص تھا۔ یہ ہم مسلمانوں کی طرف سے اس پر الزام نہیں بلکہ مرزا قادیانی کا اپنا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب سیرت المہدی جلد 2 ص 55 پر لکھتا ہے کہ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ:

"میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (علیہ اللعنۃ۔۔ناقل) سے سنا کہ مجھے ہسٹریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔"

ملفوظات مرزا جلد 2 ص 376 پر مرزا قادیانی نے خود اعتراف کیا ہے کہ مجھے "مراق" کا مرض لاحق ہے۔

سیرت مہدی جلد اوّل ص 15 پر مرزا بشیر احمد بیان کرتا ہے کہ:

میری والدہ نے بتایا کہ مرزا قادیانی کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اوّل کی وفات 1888ء کے چند دن بعد ہوا تھا۔

یہی مرزا بشیر احمد سیرت المہدی جلد اوّل ص 51 روایت نمبر 81 کے تحت لکھتا ہے کہ:

"مرزا قادیانی کو اس سال رمضان میں دورے پڑے تو مرزا نے رمضان کے روزے بھی نہ رکھے۔"

اسی طرح "سیرت المہدی" میں متعدد مقامات پر موجود ہے کہ مرزا قادیانی کو سخت ترین دورے پڑتے تھے۔

یونہی مرزا کی اپنی کتابوں میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کو مراق، سلسل البول یعنی پیشاب کی کثرت، تشنج، بدہضمی، اسہال یعنی پیچس، شوگر وغیرہ کی بیماریاں لاحق تھیں۔

روحانی خزائن جلد 19 ص 435، روحانی خزائن جلد 17 ص 470 پر مرزا نے خود اعتراف کیا ہے کہ اسے دورے پڑتے ہیں، مراق کا مرض لاحق ہے۔ کثرت پیشاب، شوگر، خارش اور اسہال یعنی پیچس کی بیماریاں ہیں۔

اور مکتوبات جلد 2 ص 21 پر ہے کہ اس کا حافظہ بھی خراب تھا۔

قارئین! یہ ہے طبعی اور جسمانی کیفیت اُس شخص کی جس کو مرزائی اپنا نبی کہتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی بیماریاں پھر سُن لیں "کثرت پیشاب، دست و اسہال، مراق، دوران سر، شوگر، بدہضمی۔

یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ بیماریاں تو کسی بھی شخص کو ہو سکتی ہیں۔ مرزا قادیانی کے رد میں ان بیماریوں کو شمار کرنے کا مرزا کے دعویٰ نبوت سے کیا تعلق ہے؟

جناب والا! تعلق ہے اور بہت گہرا تعلق ہے۔

مرزا نے خود اپنی بیماریوں میں ایک بیماری کا نام ''مراق'' لکھا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ مراق کون سی بیماری ہوتی ہے چنانچہ اطباء، یعنی ڈاکٹر حضرات نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ مراق ''مالیخولیا'' کی ایک قسم ہے۔ اس بیماری سے معدے کے بخارات دماغ تک چڑھتے ہیں جس کے باعث مریض کی دماغی کیفیت درست نہیں رہتی۔ جس کے باعث مریض ہر وقت خودی میں مست رہتا ہے۔ اس میں تکبر اور بڑائی سما جاتی ہے جس کے باعث مریض کبھی غیب جاننے کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی وہ گمان کرتا ہے کہ میں خدا یا فرشتہ یا پیغمبر ہوں، کبھی خود کو بادشاہ سمجھتا ہے اور کبھی پیغمبر و نبی۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کے ''دعویٰ نبوت'' کا باعث اس کی یہ طبعی اور جسمانی بیماری بھی تھی جس کے باعث مرزا نے تدریجی طور پر جھوٹی نبوت کے سفر کو طے کیا اور دنیا و آخرت کی ذلالت و رسوائی اس کا مقدر ٹھہری۔

مرزے کا تدریجی سفر نبوت

مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت تک پہنچنے کے لئے کئی مراحل طے کئے ہیں۔ اس کا سفر کچھ یوں شروع ہوتا ہے کہ 1869ء میں برطانوی پادریوں اور نمائندگان ذرائع ابلاغ کا ایک وفد ہندوستان کے دورے پر آیا ان کے ہندوستان آنے کا مشن یہ تھا کہ وہ یہ دیکھیں کہ مسلمانوں میں وہ کون سی چیز ہے جو ان کو مرنے مارنے پر مجبور کر دیتی ہے اور یہ کہ ان کا جذبہ کس طرح سلب کیا جا سکتا ہے۔ اس وفد نے ایک سال کے بعد

1870ء میں واپس جا کر ایک رپورٹ پیش کی جس میں بنیادی باتیں یہ تھیں کہ ''مسلمانوں کی یہ طاقت درحقیقت ان کے اپنے نبی ﷺ کے ساتھ سچے جذبہ محبت کے طفیل ہے۔ لہٰذا اگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا شخص مل جائے کہ جو ان میں یہ مذہبی انتشار پروان چڑھا سکے اور نبوت کا دعویٰ کرے تو حکومتی سرپرستی میں اس کی تحریک کو پروان چڑھا کر حکومتی مفادات حاصل کئے جا سکتے ہیں۔''

آپ انگریز مصنف ڈبلیو ہنٹر کی کتاب ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' پڑھ کر دیکھیں انگریز مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے کس قدر سراسیمہ نظر آتا ہے۔

مرزا قادیانی کے معروضی حالات بتاتے ہیں کہ جس شخص کی ضرورت اُس عیسائی وفد نے محسوس کی تھی وہ شخص انہیں مرزا قادیانی کی صورت میں مل گیا۔

مرزا قادیانی کی ابتدائی تعلیمات اور نظریات

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا قادیانی نے اس ''سفر'' کا آغاز ''مبلغ'' کی حیثیت سے کیا تھا۔ یہ وقت ہندوستان میں مذہبی اعتبار سے مسلمانوں کے لئے بڑا مشکل وقت تھا۔ عیسائیت کی عام تبلیغ جاری تھی اور حکومت برطانیہ سرکاری سرپرستی میں عیسائیت کو پروان چڑھا رہی تھی۔ چنانچہ عام طور پر عیسائیوں اور مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں میں مناظروں کا سلسلہ جاری تھا۔

مرزا قادیانی نے یہ موقع بڑا غنیمت جانا یا اس کے انگریز سرپرستوں نے اس کے لئے ماحول پیدا کیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے عیسائیت کے خلاف آواز اُٹھائی اور ''براہین احمدیہ'' کے نام سے عظمت و شانِ مصطفی ﷺ کے موضوع پر ایک کتاب

لکھنے کا اعلان کیا۔ 1879ء میں یہ کتاب شروع ہوئی۔ یہ کتاب چار جلدوں میں شائع ہوئی اور 1884ء میں مکمل ہوئی۔

مرزا کے ابتدائی عقیدے

ابتداءً جو کتابیں مرزا قادیانی نے تحریر کی ہیں ان میں اس نے واضح طور پر نبی پاک ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان کیا اور نبوت کے مدعی کو کافر اور کاذب اور لعنتی قرار دیا دراصل مرزا قادیانی نے ختم نبوت کے معانی و مفاہیم سے تدریجاً انحراف کیا ہے۔ بایں وجہ اس کی ابتدائی کتابوں میں نبی علیہ السلام کی ختم نبوت کا واضح اقرار موجود ہے۔

مرزا قادیانی کی کتاب ”حمامۃ البشریٰ“ ص 76 پر ہے۔

”پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور کوئی قرآن کو اس کی تکمیل کے بعد منسوخ نہیں کرسکتا۔“

نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 ص 390 پر لکھتا ہے:

”میں اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور حضور ﷺ کے بعد اس امت کیلئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہو یا پرانا اور قرآن کا ایک شوشہ ایک نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔“

اس طرح اپنی کتاب اربعین نمبر 4 ص 6، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 436 پر لکھتا ہے کہ:

”ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی

کتابوں کا خاتم ہے۔“

اس کے علاوہ مرزے کی کتابوں کے تقریباً 100 سے زائد مقامات وہ ہیں کہ جہاں مرزا قادیانی نے واضح طور پر حضور کی ختم نبوت کا اقرار کیا ہے اور مدعی نبوت کو خارج اسلام قرار دیا، اور اس کو لعنتی کہا ہے۔

مرزا کا پہلا دعویٰ۔۔۔ میں ”ملہم“ ہوں

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”براہین احمدیہ“ میں جگہ جگہ اپنی ایک خاص حیثیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک طرف مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے خلاف براہین احمدیہ نام سے کتاب شروع کی تو دوسری طرف اس نے ان سے مناظروں کا سلسلہ شروع کیا۔

براہین احمدیہ کے باعث مرزا قادیانی کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی اور اس نے 1885ء میں اپنا پہلا دعویٰ ”ملہم“ ہونے کا کیا اور کہا کہ مجھے اللہ کی طرف سے الہام آتے ہیں اور یہ میری کرامات ہیں۔ اس دوران مرزا قادیانی نے آریہ سماج کے خلاف آواز اٹھائی اور ان سے مناظرے شروع کئے۔ اور ”سرمہ چشم آریہ“ نام کی کتاب بھی لکھی۔

دوسرا دعویٰ۔۔۔ مجدد ہوں

مرزا قادیانی نے 1885ء میں ایک اشتہار نکالا جس میں اس نے اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا اپنی کتاب ”کتاب البریہ“ ص 168، روحانی خزائن جلد 13 ص 201 پر لکھتا ہے:

"جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خداتعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔"

پھر مرزا نے ایک اشتہار جو کہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 297 پر ہے۔ نکالا اس میں اس نے لکھا کہ نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔

مرزا قادیانی کا تیسرا دعویٰ۔۔۔ میں محدث ہوں

دعویٰ مجددیت کے بعد مرزا قادنی نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے الہام کے ذریعے سے پتہ چلا ہے کہ میں "محدث" ہوں۔

چنانچہ اپنی کتاب "نشان آسمانی" ص 28 پر لکھتا ہے کہ میرا ایمان ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر ہاں محدث ضرور آئیں گے جو اللہ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔

اسی طرح اس نے اپنی کتاب ازالہ اوہام، آئینہ کمالاتِ اسلام، حمامة البشریٰ جیسی کتابوں میں کئی مقامات پر لکھا کہ میں محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنے دعاوی کے ساتھ ساتھ عیسائیوں کے خلاف کام جاری رکھا اور آہستہ آہستہ "حیاتِ مسیح" کا انکار کر دیا اور عیسائیوں سے مناظروں کی آڑ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب بھی شروع کر دیا۔ (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی کا چوتھا دعویٰ۔۔۔ میں مہدی ہوں (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے دعویٰ محدثیت کے بعد اگلا دعویٰ "امام مہدی" ہونے کا کیا اپنی کتاب "تذکرة الشهادتين" صفحہ 2 پر لکھا:

"جس مہدی کی بشارت نبی پاک ﷺ نے آج سے تیرہ سو سال قبل دی تھی وہ مہدی میں ہی ہوں۔"

قارئین! یہ مرزا قادیانی کا بہت بڑا جھوٹ ہے اس لئے کہ نبی پاک ﷺ نے جن امام مہدی علیہ السلام کی بشارت عطا فرمائی ہے ان کی نشانیاں اور نام بھی بتا دیا۔ سرکار مدینہ ﷺ نے امام مہدی کا نام اپنے نام پر یعنی "محمد" بتایا ہے جبکہ ان کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا اور ان کا تعلق "بنو فاطمہ" یعنی حسنی حسینی سیدوں سے ہوگا۔ آپ آغاز میں مرزا قادیانی کے تعارف کے عنوان میں پڑھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی نسل اور خاندان کے بارے میں مضحکہ خیز بیان دیا تھا دراصل جو اس نے کہا تھا کہ میں مرزا بھی ہوں، اور فاطمی بھی تو اسی لئے کہا تھا تا کہ کسی نہ کسی طرح خود کو "مہدی" ثابت کر سکے لیکن مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ اسی طرح ہے جیسے گدھا اپنے اُوپر شیر کا اشتہار لگا کر شہر بھر میں ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا پھرے اور کہے کہ مجھ سے ڈرو میں شیر ہوں۔ ظاہر ہے کوئی صاحب عقل اس گدھے پر لگے اشتہار پر ہنس سکتا تو ہے اور اس گدھے کو ایک دو ڈنڈے تو رسید کر سکتا ہے اُس کو شیر نہیں مان سکتا۔

مرزا قادیانی کا پانچواں دعویٰ۔۔ مثیل مسیح ہوں (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی 1891ء سے پہلے اپنی تقریر تحریر میں یہ کہتا اور لکھتا رہا کہ مسیح ابن مریم کا انتقال ہو چکا ہے اور اب ان کی تشریف آوری کا نظریہ درست نہیں ہے بلکہ ان کی قبر تو کشمیر میں بنی ہوئی ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام ص 190، روحانی خزائن جلد 3 ص 192 پر لکھتا ہے:

"میں نے ہرگز مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ میری طرف سے یہ دعویٰ ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔"

پھر 11 فروری 1891ء میں ایک اشتہار نکالا جو مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 207 پر ہے مرزا نے اس میں لکھا۔

"یہ بات صحیح ہے کہ اللہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے"

آگے چل کر لکھتا ہے۔

"اسی الہام کی بناء پر اپنے تیئں خود کو مثیل موعود سمجھتا ہوں۔"

اسی طرح اس نے اپنی مختلف تحریروں اور اشتہارات میں اچھے اس دعویٰ کا پرچار کیا اور ہیر پھیر اور تاویل کی قینچی سے قرآن وسنت کے مفاہیم صریحہ کو اس طرح کاٹا کہ جس پر یقیناً شیطان بھی شرما گیا ہوگا۔

چھٹا دعویٰ۔۔۔ میں عین مسیح ہوں (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے خود کو مثیل مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل (اُن جیسا) قرار دیا تھا اب ترقی کرتے ہوئے اگلے مرحلے پر پہنچا اور اسی سال یعنی 1891ء میں ہی اس نے "عین مسیح" کا دعویٰ کر دیا یعنی کہ میں ہی وہ مسیح ہوں جس نے قرب قیامت میں آنا ہے۔ نبی پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی کہ وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر اُتریں گے۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب فتح اسلام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 11 پر ہے لکھتا ہے کہ:

"یہ عاجز مسیح کے نام پر بھیجا گیا ہے تا کہ صلیبی عقائد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں میں آسمان سے اترا ہوں اور ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔"

پھر اس نے اپنی کتاب کشتی نوح ص 47 پر لکھا کہ:

"میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔

اسی کتاب کشتی نوح میں لکھتا ہے یہی عیسیٰ جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔

مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام ص 685 پر لکھا کہ:

"یہ وقت ظہورِ مسیح موعود کا وقت ہے اور میں مسیح موعود ہوں۔"

اس کے علاوہ مرزا کا یہ دعویٰ تحفہ گولڑویہ، لیکچر سیالکوٹ، تذکرۃ الشہادتین،

انجام آتھم جیسی کتابوں میں بھی موجود ہے جہاں مرزا نے یہ صراحت کی کہ وہ مسیح موعود جس نے دنیا میں آنا ہے وہ میں ہی ہوں۔

مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کے بعد مرزا قادیانی کی طرف سے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کی حقیقت سے پردہ اٹھتا ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کیوں کیا تھا اور ان کے تشریف لانے کا منکر کیوں تھا۔

مسیحیت کی آڑ میں دعویٰ نبوت (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے اس دعویٰ مسیحیت کی آڑ میں نبوت کا دعویٰ بھی کر دیا اور اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص 149 پر لکھا کہ میری طرف یہ وحی آئی ہے کہ وہ مسیح میں ہی ہوں جو نبی تھے اور صریح طور پر مجھے "نبی" کا خطاب دیا گیا ہے۔ مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوں۔

کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھتا ہے:

"جس مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا ان ہی حدیثوں میں یہ نشان بھی دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔"

ساتواں دعویٰ۔۔۔عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی کی دماغی خرابی ان حدوں کو پہنچ چکی تھی جہاں "شرم و حیا" نام کی کوئی چیز بھی باقی نہ بچتی ہے۔ مرزا دعویٰ کرتا ہوا مجددیت سے مسیحیت اور اس کی آڑ میں نبوت تک پہنچا لیکن اب اس نے ایک بڑی حد کراس کی اور یہاں تک لکھ دیا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں چنانچہ اپنی کتاب "چشمہ مسیحی" پر لکھتا ہے کہ جو

معجزات عیسیٰ علیہ السلام کو دیئے ان سے زیادہ مجھے دیئے گئے ہیں۔ بلکہ اپنی کتاب حقیقت الوحی میں تو صراحتاً حضرت عیسیٰ سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا چنانچہ حقیقۃ الوحی ص 148 پر لکھتا ہے:

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔"

اور اپنی کتاب دافع البلاء ص 43 پر لکھتا ہے:

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے"

نجاست کا کیڑا

قارئین! میں آپ کو تھوڑا سا پیچھے لے کر جانا چاہتا ہوں آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھا تھا کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے قلم سے لکھا تھا۔

"جو شخص محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 17 ص 56 ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص 20)

جی ہاں! وہ نجاست کا کیڑا مرزا قادیانی ہی ہے جس کے جھوٹے دعوے آپ کے سامنے ہیں اور ان پر اس کا اپنا "فتویٰ" بھی جس سے واضح ثابت ہوتا ہے کہ یہ نجاست کا کیڑا تھا اور بالآخر نجاست میں ہی مر گیا۔

جی ہاں! یہ حقیقت بیان ہو چکی ہے کہ مرزا صاحب کو ایک بڑا دست آیا تھا اور پھر نبض بیٹھ گئی تھی۔

جی ہاں! یہ نجاست کا کیڑا نجاست میں ہی گر کر مرا تھا۔

مرزا قادیانی کا آٹھواں دعویٰ۔۔۔ظلی اور بروزی نبی ہوں

مرزا قادیانی نے نبوت کے دعویٰ سے پہلے ظلی نبوت کا شوشہ چھوڑا چنانچہ اپنی کتاب چشمہ معرفت ص 324 پر لکھا کہ نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہو گئی اور ظلی طور پر نہ کہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا۔

اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں ص 9 پر لکھتا ہے کہ

"میں ظلی طور پر نبی ہوں۔"

بروزی کا معنی ہوتا ہے چھپا ہوا ہونا ظاہر نہ ہونا، مرزا قادیانی نے تشکیک کا ایک بیج بویا اور کہا کہ چونکہ نبی پاک ﷺ کی نبوت و رسالت اتنی صدیاں گذرنے کے باعث پردہ فضا میں چلی گئی لہٰذا نبوت محمدی کو دوبارہ ظاہر کرنے کے لئے مرزا قادیانی کو لایا گیا ہے گویا مرزا کا آنا نبوت محمدی کا ظہور ثانی ہے۔

قادیانی دجال کا نواں دعویٰ۔۔۔میں نبی اور رسول ہوں

دجال قادیانی آنجہانی مرزا غلام قادیانی نے اپنی خباثت کی آخری حد کو بھی چھو لیا اور نبیؐ پاک ﷺ کی طرف سے دجالوں کی بتائی ہوئی صف میں کھڑا ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے تدریجاً دعویٰ کو نبوت تک پہنچایا اور بالآخر جس مقصد کے لئے انگریز آقاؤں نے اسے تیار کیا تھا وہ مقصد پورا ہو گیا اور مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کا

دعویٰ کر دیا۔ چنانچہ 1901ء میں مرزا قادیانی نے ایک کتاب ایک غلطی کا ازالہ لکھی جس میں اس نے خباثت کی آخری حد کو بھی پار کر لیا ملاحظہ ہو روحانی خزائن جلد 18 ص 211 پر مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور غیب کی خبریں پانے والا بھی۔"

اپنی کتاب "دافع البلاء" ص 10 پر لکھا:

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

مرزا قادیانی کی بہت ساری کتابوں میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔

مرزائیوں کا زہریلا پروپیگنڈہ

مرزائیوں کا ایک گروپ ہے جس کو "لاہوری گروپ" یا لاہوری پارٹی کہتے ہیں اُن کے نزدیک مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا یہ گروپ مرزا قادیانی کو مجدد اور مسیح موعود مانتا ہے نبی نہیں۔ حال ہی میں اس گروپ نے ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس کا نام ہے "حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ نبوت سے انکار" اس کتاب میں انگلش اور اردو دونوں ترجموں کے ساتھ مرزا قادیانی کی کتابوں سے 257 حوالے اس بات پر دیئے گئے ہیں کہ مرزا نے دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا۔ اور یہ فرقہ آج کل بڑا متحرک ہے۔ یہ عامۃ المسلمین کو گھروں میں بلا کر مرزے کی وہ کتابیں دکھاتے ہیں کہ جن میں اس نے نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو کافر قرار دیا ہے اور نبی پاک ﷺ کی بڑی تعریف کی ہے اور آپ ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کیا ہے۔ یہ

فرقہ لوگوں کو یہ باور کروا رہا ہے کہ مرزائیت کو سیاسی مقاصد کے تحت کافر قرار دیا گیا ہے جبکہ ہمارے مرزا صاحب نے تو کہیں بھی دعویٰ نبوت نہیں کیا۔

مسلمانو ہوشیار! یہ مرزائیوں کا بہت بڑا ہتھکنڈہ ہے اور یہ بہت بڑی چال ہے جس کے ذریعے وہ لوگوں کے دلوں میں مرزائیت و قادیانیت کی ہمدردی ڈالنا چاہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے واضح طور پر نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

کتاب حقیقۃ الوحی ص 390، روحانی خزائن جلد 22 ص 406 پر لکھتا ہے:

''میرا دعویٰ یہ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔''

مرزا قادیانی کا دسواں دعویٰ۔۔ میں ہی محمد ہوں (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی اپنی کتاب خطبہ الہامیہ ص 171 پر لکھتا ہے:

''اور بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور شروع ہی میں اس کو خدا کے پاک رسول کا نام سنایا جاتا ہے بعینہ یہ بات میرے ساتھ ہوئی میں ابھی احمدیت میں بطور بچہ ہی کے تھا جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑھی کہ مسیح موعود است عین محمد است۔ (یعنی تو مسیح موعود ہے اور عین محمد ہے)

قادیانی کا بیٹا بشیر احمد اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں لکھتا ہے کہ:

''اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا ہے تا کہ اپنا وعدہ پورا کرے۔''

اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ ص 3 پر لکھتا ہے:

یہ وحی اللہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

نبی پاک سے افضل۔۔ مرزا کا گیارھواں دعویٰ (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی کا اگلا دعویٰ معاذ اللہ نبی پاک ﷺ سے بھی افضلیت کا سامنے آیا ہے اس کی بہت ساری کتابوں میں اس کی واضح تحریریں موجود ہیں جن میں وہ خود کو نبی پاک ﷺ سے افضل قرار دیتا ہے۔

عبارات ملاحظہ فرمائیں: مرزا قادیانی اپنی کتاب اعجاز احمدی ص 71 پر لکھتا ہے:

''اس (نبی پاک ﷺ) کیلئے تو چاند کے خسوف یعنی چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔''

اس جگہ مرزا قادیانی خود کو نبی سے بھی افضل ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اسی دعویٰ کے باعث قادیانی ڈاکٹر شاہنواز احمد رسالہ ''ریویو آف ریلیجز'' میں لکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود یعنی مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء نبی پاک ﷺ سے زیادہ تھا۔

اور میاں محمود خلیفہ قادیان لکھتا ہے:

کہ یہ بات بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

مرزا قادیانی کا کردار

میں نے کتاب کے صدری اوراق میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کی تحریروں کی

روشنی میں اس کو شریف انسان ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی اپنی تصانیف سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا قادیانی شراب نوش، زنا کار و بدکار اور انتہائی واہی شخص تھا۔ یہ محض مرزا قادیانی پر الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے چنانچہ مرزا قادیانی کا معتقد ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی اخبار پیغام صلح 4 مارچ 1935ء کے ایڈیشن میں لکھتا ہے۔ آپ نے ٹانک وائین (یعنی شراب) کا استعمال اندریں حالات کیا ہوا ہو تو پس مطابق شریعت ہے آپ تمام دن تصانیف کے کام میں لگے رہتے تھے راتوں کو عبادت کرتے تھے بڑھاپا بھی پڑتا تھا تو اندریں حالات اگر "ٹانک وائن" بطور علاج پی لی تو کیا قباحت لازم آگئی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک تھکاوٹ اتارنے کے لئے دو گھونٹ شراب پینا جائز قرار دیا جا رہا ہے جس امت کے نبی کی یہ حالت ہے بتائیں اس امت کے عام افراد کی کیا حالت ہوگی؟

مرزا قادیانی کا عقیدت مند حکیم محمد حسین قریشی ہے مرزا اس کو وقتاً فوقتاً خط لکھتا رہتا تھا اور چیزیں منگواتا رہتا تھا۔ اس نے مرزا قادیانی کی طرف سے لکھے گئے خطوط کو شائع کیا ہے جس میں مرزا قادیانی اسے لکھتا ہے۔

"اور اشیاء کے سوا ایک بوتل ٹانک وائن ای پلومر کی دوکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیئے۔"

قارئین! ٹانک وائن خالص ولایتی شراب تھی اور اُس وقت شرابی لوگ اس کو ولایتی شراب سمجھ کر پیتے تھے۔ مرزا قادیانی کے اپنے چیلوں کی کتب سے ثابت ہوا

کہ مرزا قادیانی شراب کا رسیا بھی تھا۔

افیونی: مرزا قادیانی شراب کے ساتھ ساتھ افیون بھی استعمال کرتا تھا۔ مرزا قادیانی کا جانشین مرزا محمود احمد قادیانی اخبار الفضل جلد 17، 19 جولائی 1929ء پر لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی نامی دوائی خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا افیون کی زیادتی کے بعد حکیم نور الدین کو حضور مرزا قادیانی 6 ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران اس کو استعمال کرتے رہے۔"

مرزائیوں کے ہاں مردانہ کمزوری کا علاج ایک نسخہ "زد جام عشق" بڑا مشہور ہے۔

مرزا بشیر احمد "سیرت المہدی" حصہ سوم ص 548 جلد اول پر لکھتا ہے کہ:

"جب مرزا قادیانی نے دوسری شادی کی تب کمزوری دور کرنے کے لئے ایک نسخہ استعمال کیا۔ ساتھ ہی اس نسخہ کو ذکر کیا ہے۔ اس میں "افیون" بھی ذکر کی گئی ہے۔"

زنا کار: مرزا قادیانی کے ماننے والوں کی 2 پارٹیاں تھیں۔ ایک حکیم نور الدین گروپ اور دوسرا لاہوری گروپ، لاہوری گروپ مرزا کو ولی مانتا تھا۔ مرزا قادیانی کے بعد جب اس کا بیٹا خلیفہ بنا تو اس نے زنا کاری کا بازار ہی گرم کر دیا۔ اس پر مرزائیوں کے اخبار الفضل بمطابق 31 اگست 1938ء نے خلیفے کی خباثت پر یوں تبصرہ کیا۔

"حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو

اس میں حرج کیا ہوا پھر آگے لکھتا ہے ہمیں اعتراض موجودہ خلیفے پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔"

حضرات! آپ خود اندازہ لگائیں کہ مرزا قادیانی کس قماش کا شخص تھا۔

مرزا قادیانی بدگو

مرزا قادیانی کی اخلاق کیفیت کا اس سے بڑھ کر کیا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نور الحق ص 118 میں اپنے مدمقابل لوگوں کو اپنے مقابلے میں فصاحت و بلاغت کے ساتھ کتاب لکھنے کا چیلنج کیا اور کہا کہ جو میرے مقابلے میں نہ آئے اس پر ایک لعنت۔ اتنا جملہ کافی تھا لیکن اس نے آگے نمبر دے کر ایک سے لے کر ہزار تک لعنت۔ ۲۔لعنت۔ ۳۔لعنت۔ ۴۔لعنت۔۔ ہزار تک لعنتیں لکھی ہیں۔

حالانکہ یہی مرزا قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام جلد 2 ص 356 پر لکھتا ہے۔

"لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں مومن لعان یعنی لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔"

معزز قارئین! مرزائی دین و وطن کے اشد دشمن اور انتہائی خناس ہیں۔ میری اس تحریر کا مقصد صرف یہ ہے کہ سادہ لوح عوام کو مرزائیوں کے دام تزویر سے بچایا جا سکے۔ اور یقیناً کسی ایک بھی شخص کے ایمان کی حفاظت بہت بڑا جہاد ہے۔ اور مرزائیت کے خلاف ہمارے اکابرین نے سب سے پہلے علم بغاوت و جہاد بلند کیا تھا۔ مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلی کتاب حضرت علامہ مناظر اسلام غلام دستگیر قصوری نے 1883ء میں "تحقیقات دستگیریہ فی رد ھفوات

براھینیہ" لکھی تھی۔ آپ نے مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کے ساتھ اپنی مومنانہ فراست سے بھانپ لیا تھا کہ مرزا قادیانی کس ڈگر کا آدمی ہے اور براہین احمدیہ میں اس کی طرف سے کئے گئے دعویٰ کی اصلیت کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے مرزا قادیانی کے بدباطن کی قلعی کھول کر رکھ دی اور بروقت مسلمانانِ برصغیر کو متنبہ کر دیا کہ وہ مرزائیوں کی خباثت سے خود کو بچائیں۔ راقم کا مقصد فقط یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کی خاطر قلم اُٹھانے والوں کی فہرست میں ہمارا نام بھی شامل ہو جائے۔

بابا! ہم تو اولیاء کرام کے ماننے والے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے مرشد گرامی نے چلہ کاٹا اور آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میں فلاں دن فلاں وقت چلے سے باہر آؤں گا اور میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص میری زیارت کرے گا وہ بخشا جائے گا لیکن اگر تو نے کسی کو بتایا تو تیرا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ جب حضرت خواجہ عثمان ہارونی اپنی چلہ گاہ سے باہر تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ پورا شہر باہر کھڑا ہے۔ آپ نے حضرت خواجہ غریب نواز کو بلایا اور فرمایا۔ معین! میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ اگر کسی کو بتاؤ گے تو جہنم جاؤ گے؟ عرض کی! میرے آقا! آپ نے جو فرمایا تھا وہ مجھے یاد ہے۔

فرمایا! پھر لوگوں کو کیوں بتایا ہے؟

عرض کی جان پناہ! میں نے سوچا کہ اگر کسی کو نہ بتاؤں گا اور اکیلا آپ کی زیارت سے مشرف ہوں گا تو صرف اکیلا جنت میں جاؤں گا لہٰذا میں نے سوچا چلو اگر میں جہنم میں چلا بھی گیا تو کوئی بات نہیں میرے آقا حضور ﷺ کی امت کے یہ ہزاروں افراد تو جہنم سے بچ جائیں گے۔ اس لئے میں نے پورے شہر والوں کو

یہاں جمع کیا ہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے اپنے مرید صادق کو سینے سے لگایا اور فیوض باطنیہ آپ کے سپرد فرما دیئے۔ (ملفوظاتِ مہریہ)

حضرات! ہمیں چاہئے کہ ہم کوشش کریں کہ ہماری محنت سے کچھ لوگ جہنم سے بچ کر جنت کے مستحق بن جائیں۔ یہ ہمارے لئے بھی بہت بڑی سعادت ہوگی۔

آمدم سر مطلب!

مرزا قادیانی پر الہام اور وحی لانے والے فرشتے

معزز قارئین! جیسے آپ گذشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی نے یہ شوشہ چھوڑا تھا کہ اسے منجانب اللہ الہام ہوتے ہیں اور بعد ازاں ان الہامات کو وحی قرار دیا اور کہا کہ میں نبی ہوں اور یہ کہ مجھ پر وحی اُترتی ہے۔

یاد رکھئے! الہام دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) الہام رحمانی (۲) الہام شیطانی۔

الہام رحمانی تو اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ولیوں کی طرف القاء فرماتا ہے۔

اور الہام شیطانی وہ الہام ہوتے ہیں جو شیطان اپنے چیلوں کی طرف القاء کرتا ہے اور ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

سورۂ انعام آیت نمبر 121 میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

وَ إِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰٓى أَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ إِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝

اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں یاروں کی طرف وحی الہام کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہنا مان لیا تو تم بھی مشرک و کافر ہو جاؤ گے۔

دوسری جگہ سورۂ شعراء میں ارشاد ہوتا ہے:

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝

کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان؟

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ ۝

اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گناہگار پر

يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ أَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ (شعراء۔223-221)

شیطان اپنی سنی ہوئی ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔

مرزا قادیانی کی طرف الہام آتے ہوں گے لیکن قرآن کی بتائی ہوئی حقیقت کے مطابق یہ الہام رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہیں۔

الہام رحمانی وہ ہوتا ہے جو ملہم کی رہنمائی کے لئے اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اللہ جس کی رہنمائی فرمائے یقیناً اس کو اللہ کی بات اور الہام سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ اور نبی وہ ہوتا ہے جسے تمام زبانوں پر عبور ہوتا ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (سورۃ ابراھیم۔4)

اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔

جبکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں جن الہاموں کا ذکر کیا ہے۔ آپ ان کو ''چبلیں'' اور ''گپیں'' کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی تصانیف میں بہت سارے الہام ایسے لکھے ہیں کہ جن کے معنی خود اسے بھی نہیں آتے۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب نزول المسیح ص 570 پر لکھتا ہے کہ بعض الہامات

مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ میں۔

لیکن یہی دجال اپنی بے ہودگی اور خباثت پر اپنی کتاب چشمہ معرفت پر لکھتا ہے:

''یہ بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو کہ جس کو وہ سمجھ نہ سکتا ہو۔''

مرزا قادیانی کی دونوں تحریروں سے یہ بات تو ازخود ثابت ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی بے ہودہ شخص تھا۔

لطیفہ: ایک قادیانی بغرض مناظرہ و بحث و مباحثہ امام احمد رضا محدث بریلویؒ کے پاس آیا۔ امام احمد رضاؒ نے خبیث دجال قادیانی کے کفر قطعیہ پیش فرمائے تو قادیانی مناظر لاجواب ہو گیا اور آخر کار عاجز ہوتے ہوئے کہنے لگا۔

''وہ ہمارے حضرت مرزا صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی کتاب ''البریۃ'' میں لکھا ہے کہ خدا نے میرا نام غلام احمد قادیانی رکھ کر بتلایا کہ تیرہ سو سال بعد تیرا ظہور ہوگا، کیونکہ غلام احمد قادیانی کے عدد بھی تیرہ سو ہیں اور جس وقت ہمارے حضرت (مرزا قادیانی) نے دعویٰ نبوت کیا تھا اس وقت بھی 1300ھ کا زمانہ تھا۔''

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلویؒ نے اس دجال کی اس تحریفانہ عددی حساب کے فوراً پرخچے اڑا دیئے۔ امام صاحبؒ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝

يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ (شعراء 223-221)

ترجمہ ''کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان؟ اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گناہگار پر، شیطان اپنی سنی ہوئی ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔''

اس آیت مبارکہ کے عدد مبارک بھی پورے تیرہ سو ہیں تو گویا رب عزوجل نے اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ 1300ھ میں ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا جس کے مشہور نام کے عدد بھی تیرہ سو ہوں گے۔ وہ بھی انہی بڑے بہتان والے گنہگاروں میں سے ہوگا۔ وہ ہرگز ملہم رحمانی نہ ہوگا۔ بلکہ شیطانی وحی نازل ہوا کرے گی اور وہ اکثر جھوٹے ہیں۔

(تجانب اہل سنت صفحہ 201، از قاری محمد طیب صاحب داناپوری)

مرزا کے الہامات کا نمونہ

اس کاذب نے جو اپنے الہامات بیان کئے ہیں وہ اس کی کتاب ''مجموعہ الہامات'' اور دوسری کتب میں موجود ہیں ان میں سے آپ کے ذوقِ طبع کے لئے چند تحریر کئے دیتا ہوں۔

ا۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب مجموعہ الہامات جلد 2 ص 4 پر ایک الہام بیان کرتا ہے کہ مجھے الہام ہوا:

He halts in the Zila peshawar

وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے۔ اب یہ بات ایک دوسری کلاس کے بچے کو بھی معلوم ہے کہ انگلش میں ضلع کو ڈسٹرک کہتے ہیں۔ اب الہام اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو کیا

خدا تعالیٰ کو معلوم نہیں کہ انگلش میں ضلع کو کیا کہتے ہیں؟ چونکہ مرزا کی انگریزی کمزور تھی اس لئے یہ اُس کے اپنے بنائے ہوئے جھوٹ ہیں یا پھر شیطان کی طرف سے کی گئی کانوں کی گدگدی۔

۲۔ مرزا کو ایک اور الہام ہوا۔ انت منی بمنزلة ولدی اے مرزا تو مجھ سے میرے فرزند کے بمنزلہ ہے۔ (حقیقة الوحی ص86)

اس میں بھی دیکھیں مرزا قادیانی نے دجل وفریب سے کام لیا اور فراڈ کیا۔ کیا اللہ کا بھی کوئی فرزند ہو سکتا ہے؟ جبکہ وہ خود فرماتا ہے۔

"لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ"

۳۔ تحفہ گولڑویہ ص 110 پر مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ یلاش خدا ہی کا ایک نام ہے۔ یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے۔

۴۔ مرزا قادیانی تذکرہ مجموعہ الہامات ص105 پر لکھتا ہے:

"مجھے عبرانی زبان میں الہام ہوا۔ ھو شعسا نعسا اور ان فقروں کے معانی مجھ پر ابھی تک نہیں کھلے۔"

۵۔ اب ایک اور عجیب وغریب الہام ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ مجھے الہام ہوا۔ پریشن، عمر براطوس، یا پلاطوس۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص119)

حضرات! اس دجال کی مت ماری ہوئی تھی اور آج مرزائیوں کی بھی مت ماری ہوئی ہے مرزا قادیانی نے اپنے الہامات میں قرآن پاک کی آیتیں بھی ذکر کی ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ آیتیں دوبارہ کیوں اُتریں؟ کیا وہ قرآن میں موجود نہ تھیں؟ یا کیا ان کی جگہ کچھ اور الفاظ نہ آسکتے تھے؟ اور پھر مرزا کی اپنی زبان اور اس کے مریدوں کی زبان بھی اُردو یا پنجابی تھی پھر الہامات کا سنسکرت، انگلش اور عربی زبانوں میں آنے کا

کیا مقصد؟

کاش کہ کوئی قادیانی یہ سوچ سکے کہ کیا اس طرح کی منتشر سوچوں کا مالک، پراگندہ خیالات اور واہیات وبکواسات کرتا شخص نبی ہو سکتا ہے۔؟

مرزا قادیانی پر اُترنے والے فرشتے

مرزا قادیانی اپنی کتاب تذکرہ، مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا جلد اوّل ص 31 پر لکھتا ہے کہ میرے پاس جو فرشتہ آیا اس کو میں نے 20 سال کی عمر کے نوجوان کی شکل میں دیکھا جو "انگریزوں" کی طرح لگتا تھا اور میز وکرسی لگائے بیٹھا تھا میں نے اس کو کہا تم بہت خوبصورت ہو تو اس نے کہا ہاں میں روشنی ہوں۔

حضرات! چونکہ مرزا قادیانی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا اس لئے اس دجال کو فرشتے بھی انگریزوں کی طرح نظر آتے تھے۔ جب اس کے وحی لانے والے فرشتے اس طرح کے ہیں تو یقیناً اس کی وحی اور الہام میں بھی تو چبلیں اور خباثتیں ہی ہوں گی۔

مرزا قادیانی حقیقة الوحی ص103 پر لکھتا ہے:

"میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اپنی انگلی کو گردش دی اور اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔"

مرزا قادیانی کی گستاخیاں

مرزا قادیانی کی تحریروں میں ایسے ایسے کفریہ اور گستاخانہ مندرجات ہیں کہ جنہیں عقل سلیم قبول کرنے سے عاجز ہے۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت ورسالت

کے علاوہ بھی اس کے ارتداد و کفر پر اتنے شواھد ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں ۔ مرزا قادیانی کی کوئی ایک آدھ گستاخانہ عبارت یا تحریر غیر صریح ہوتی تو تاویلات کا دروازہ کھولا جاسکتا تھا۔لیکن مرزا کے کفریات اتنے صریح و واضح ہیں کہ جہاں تاویل کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کی کتب میں موجود اس کے کفریات میں سے چند کفریات آپ کے سامنے بیان کئے جاتے ہیں تا کہ جو لوگ ابھی تک اندھیرے میں ہیں ان کے لئے روشنی کا سامان کیا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ کی توہین

مرزا قادیانی نے بے شمار مقامات پر غلیظ جملے تحریر کئے ہیں کہ جن میں اللہ رب العزت کی واضح توہین ہے مثال کے طور پر:

1۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ یہ ملعون خدائی کے دعوے تک بھی پہنچ گیا اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564 اور کتاب البریہ ص 4 پر لکھتا ہے:

”ورایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو ولم یبق لی ارادۃ ولا خطرۃ ولا عمل جھۃ نفسی“

میں نے خواب میں خود کو دیکھا کہ میں خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں ۔ اور میرا اپنا خیال و عمل میری ذات کی طرف سے نہیں ہے۔ (معاذ اللہ)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

”والالوھیۃ غلبت علیٰ غلبۃ شدیدۃ تامۃ وجذبت الیھا من شعر رأسی الی اظفار رجلی“ (آئینہ کمالات اسلام ص 564)

اور الوہیت نے مجھ پر مکمل اور شدید غلبہ کیا یہاں تک کہ میں اپنے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک اس میں جذب ہو گیا۔

(معاذ اللہ)

2۔ اپنی کتاب اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 23 پر مرزا لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام کیا کہ اے مرزا انت منی بمنزلۃ اولادی تو میرے لئے میری اولاد جیسا ہے۔“ (معاذ اللہ)

3۔ توضیح المرام ص 42 پر لکھتا ہے:

”قیوم العالمین (اللہ تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔“ (معاذ اللہ)

4۔ اپنی کتاب روحانی خزائن جلد 3 ص 104، کتاب البریہ ص 86 پر لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب و حلم اور تلخی و شیرینی اور حرکت و سکون سب اس کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔“

5۔ ”میرا وجود کیا تھا۔الوہیت میرے رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور

میں بالکل اپنے آپ سے کھو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے۔ اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کرلیا کہ اُس سے زیادہ ممکن نہیں چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہوگیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔" (معاذ اللہ)

6۔ اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے الہام اور کشوف ورؤیا کے نام پر اللہ تعالیٰ کی اتنی توہین کی ہے کہ فرعون نے بھی اسقدر خرافات نہ بکی ہوں گی۔

کتاب البریہ ص 82، روحانی خزائن جلد 13 ص 101 پر لکھتا ہے:

"اس عاجز کو اپنے الہامات بھی خدا تعالیٰ مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ "تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔ (معاذ اللہ)

7۔ صفحہ مذکورہ پر مزید لکھتا ہے:

"خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

8۔ مزید لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں فرماتا ہے:

"جس طرف تیرا منہ اُس طرف خدا کا منہ تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہے کہ جیسا کہ مجھ سے، تیرا ہاتھ میرا ہاتھ۔ (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن جلد 13 ص 101)

اس کے علاوہ بھی مرزا قادیانی نے شانِ اُلوہیت میں بے شمار بکواسات کئے ہیں یہ چند حوالہ جات صرف نمونہ کے طور پر دیئے گئے ہیں۔

شانِ انبیاء میں گستاخیاں

مرزا قادیانی نے تمام انبیاء کرام کی شان میں گستاخیاں اس قدر دیدہ دلیری اور بے باکی سے کی ہیں کہ الامان والحفیظ۔

1۔ ہمارے نبی ومکرم ﷺ کی بارگاہ میں اُس نے گستاخی کی چنانچہ حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص 177، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 17 ص 263 پر نبی پاک ﷺ کے بارے میں لکھتا ہے:

"تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا۔ (وہ میں نے کیا)" (معاذ اللہ)

غور کریں! قرآنِ کریم فرماتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ہم نے آج تمہارے لئے تمہارے دین کی تکمیل کردی ہے۔ لیکن یہ بدبخت کہتا ہے کہ نبی پاک ﷺ سے تکمیل دین نہ ہوسکی۔

2۔ مرزا قادیانی نے خود کو معاذ اللہ "محمد رسول اللہ" قرار دیا اور اپنی کتب میں متعدد مقامات پر لکھا کہ میں ہی "محمد" ہوں۔

چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 ص 50 پر لکھتا ہے۔

"خدا تعالیٰ نے آج سے 26 برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا۔" (معاذ اللہ)

3۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد "ریویو آف ریلیجیز" قادیان ص 105 جلد 14 نمبر 4 پر لکھتا ہے:

"اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقو بھم میں فرمایا تھا۔" (معاذ اللہ)

4۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود احمد "انوار خلافت" ص 21 پر لکھتا ہے:

"میرا ایمان ہے کہ اس آیت (اسمہٗ احمد) کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) ہی ہیں۔" (معاذ اللہ)

5۔ مرزا بشیر احمد جو کہ مرزا قادیانی کا بیٹا ہے وہ مزید لکھتا ہے:

"الغرض مسیح موعود کی تحریروں سے یہ بات پختہ طور سے ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) یقیناً محمد تھے اور آپ کو چونکہ آنحضرت ﷺ کا بروز وجود عطا کیا گیا تھا اس لئے آپ عین محمد تھے۔ آپ کے عین محمد ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ (معاذ اللہ)

(اخبار الفضل 16 ستمبر 1915)

6۔ قادیانیوں کا مشہور رسالہ "ریویو آف ریلیجیز قادیان" اس دور میں بہت زور و شور سے قادیانیت کے لئے کام کر رہا تھا اس کے مئی 1929ء کے شمارہ میں ڈاکٹر شاہنواز خان قادیانی نے مضمون لکھا اور اس میں لکھتا ہے کہ "حضرت مسیح موعود (مرزا دجال) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔" (معاذ اللہ)

7۔ مرزا قادیانی اپنے معجزات کے بارے میں لکھتا ہے:

"ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔ اور نشان بھی ایسے کھلے ہیں جو اوّل درجہ پر خارق عادت ہیں۔"

(براہین احمدیہ جلد 5 ص 56، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 720)

اور یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے اس کتاب کی جلد 5 ص 58 پر اس بات کی صراحت کی ہے کہ "نشان اور معجزہ ایک ہی چیز ہوتی ہے۔"

چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راستباز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔"

اب اپنے لئے تو مرزا قادیانی نے دس لاکھ معجزوں کا اعلان کیا ہے اور اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص 67 روحانی خزائن جلد 22 ص 70 پر اس نے اپنے معجزہ تین لاکھ سے زیادہ لکھے ہیں جبکہ یہ دجال نبی پاک ﷺ کی بابت لکھتا ہے:

مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔

(تحفہ گولڑویہ 67)

اس دجال زماں کو دیکھئے!

اپنے لئے تین لاکھ اور پھر دس لاکھ معجزات کی بھڑک اور ہمارے نبی پاک ﷺ کے لئے صرف تین ہزار معجزات کا اقرار یہ واضح طور پر خود کو نبی کریم ﷺ پر فضیلت دی ہے اور دوسرا اس عبارت میں یہ گستاخی کی ہے کہ نبی پاک ﷺ کی پیشگوئی کو جھوٹا قرار دیا ہے۔(معاذ اللہ)

8۔ 25 سے زائدہ آیات جو نبی پاک ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں ہیں مرزا قادیانی نے اُن کا مصداق خود کو قرار دیا۔ (تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا)

9۔ مرزا قادیانی نے نبی کریم ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء کرام کی ذوات پاکیزہ کو بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور اُن کی شان میں دریدہ دہنی کا ارتکاب کیا اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تو اس دجال زماں نے ننگی گالیاں تک دے ڈالیں۔اس خبیث و پلید کی خباثتیں لکھتے ہوئے میرا قلم کانپ رہا ہے لیکن نقل کفر کفر نباشد۔ یاد رہے کہ یہ مرزا قادیانی کی اُن سینکڑوں ہزاروں گستاخیوں میں چند گستاخیاں بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب نزول المسیح ص 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 478 پر لکھتا ہے:

آنچه داد است هر نبی راجام
داد آن جام رامرا بتمام
زنده شد در نبی بآمدم
انبیاء گرچه بوده اند بسے

من بعرفاں نه کمترم ز کسے

ترجمہ: خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیئے ہیں۔ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے عطا کیا ہے میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا اور ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔ اگرچہ انبیاء بہت سارے ہوئے ہیں لیکن میں معرفت میں اُن میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔(معاذ اللہ)

11۔ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ کی حد درجہ بے ادبی و گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے اس شان والے نبی علیہ السلام کے لئے تعریضی جملے لکھے اور وہ معاندانہ انداز اختیار کیا اور وہ گالیاں لکھی ہیں کہ جن سے اللہ کی پناہ۔

چنانچہ مرزا اپنی کتاب انجام آتھم ص 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 290 پر معاذ اللہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر چوری کا الزام لگائے ہوئے لکھتا ہے

"نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔" (معاذ اللہ)

12۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹا ہونے کا الزام لگاتے ہوئے اپنی کتاب حاشیہ انجام آتھم ص 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 289 پر لکھتا ہے:

"یہ بھی یاد رہے کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔" (معاذ اللہ)

13۔ حضرت عیسیٰ پر شراب نوشی کا الزام لگاتے ہوئے اپنی کتاب حاشیہ کشتی نوح ص 94 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 71 پر لکھتا ہے:

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا

سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

اور اپنی کتاب ست بچن ص 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 ص 296 پر لکھتا ہے:

"یسوع اس لئے اپنے تائیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔" (معاذ اللہ)

15۔ دجال لعین مرزا نے تہذیب و انسانیت کی تمام حدوں کو پار کر دیا تھا اور خباثت کی انتہاء پر پہنچ چکا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کنجریوں کی صحبت کا الزام ان لفظوں میں لگاتا ہے:

"مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور نہیں سنا گیا کہ فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

(دافع البلاء (مقدمہ) ص 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 220)

16۔ یہ دجال زمانہ خود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل قرار دیتے ہوئے حقیقت

الوحی ص 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 159 پر لکھتا ہے:

"پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح (مرزا دجال۔ ناقل) کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے پھر تو یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔" (معاذ اللہ)

17۔ خبیث قادیان حضرت سیدہ مریم جن کی عصمت و طہارت کی خبریں اللہ کے قرآن نے دی ہیں اُن پر الزام تراشی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔"

(کشتی نوح ص 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 18)

دیکھئے اس مقام پر اس خبیث نے حضرت مریم سلام اللہ علیہا پر کس قدر گھٹیا الزام عائد کیا ہے۔ اور صراحتاً آیات قرآنیہ کا انکار کیا ہے۔

18۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے مرزا قادیانی "خطبہ الهامیه مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 312" پر لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں ذی روح انس و جن پر سردار حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اسجدوا لآدم سے معلوم ہوتا ہے پھر شیطان نے انہیں بھکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اژدھے کی طرف لوٹائی گئی اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی۔" (معاذ اللہ)

19۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب کرتے ہوئے "براہین احمدیہ"

جلد 5 ص 76، روحانی خزائن جلد 21 ص 99 پر لکھتا ہے۔

"پس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا پلید۔ ناقل) اسرائیلی، یوسف (علیہ السلام) سے بڑھ کر ہے۔" (معاذ اللہ)

20۔ حضرت نوح علیہ السلام کی توہین وتنقیص شان کرتے ہوئے۔ خطبہ الہامیہ ص 167 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 254 پر لکھتا ہے:

"اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔"

دیگر مقدسات کی توہین

1: قرآن مجید کی توہین کرتے ہوئے مرزا قادیانی حقیقت الوحی ص 220، روحانی خزائن جلد 22 ص 220 پر لکھتا ہے:

"جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (معاذ اللہ)

2۔ قرآن مجید کی بابت مرزا قادیانی مزید اپنی خباثتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس (قرآن) کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں اس کے روحانی فضائل واسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔" (براھین احمدیہ جلد 3 ص 53)

3۔ مرزا قادیانی قرآن مجید کی گستاخی کرتے ہوئے اپنی کتاب تذکرہ ص 461 پر لکھتا ہے:

قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (استغفر اللہ)

4۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کی گستاخی کرتے ہوئے مرزا قادیانی مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 278 پر لکھتا ہے:

"میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔" (معاذ اللہ)

5۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی توہین مرزا قادیانی ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا نبی اور رسول تو نہیں تھا اس نے جوش میں اگر غلطی کھائی تو کیا اس کی بات کو ان ھو الا وحی یوحیٰ میں داخل کیا جائے۔" (معاذ اللہ)

(ازالہ اوھام حصہ دوم ص 597، روحانی خزائن جلد 3 ص 422)

6۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی گستاخی کرتے ہوئے مرزا قادیانی ملفوظات احمد جلد 1 ص 400 پر لکھتا ہے:

"یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اُس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت سیدنا علی المرتضیٰ) کی تلاش کرتے ہو۔" (معاذ اللہ)

7۔ حضرت شہید کربلا، سید الشہداء، امام حسین علیہ السلام کی شان اقدس میں بے ادبی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔" (معاذ اللہ) (نزول المسیح ص99, مندرجہ روحانی خزائن جلد18)

8۔ مرزا قادیانی حضرت سید الشھداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی مزید توہین ان الفاظ میں کرتا ہے:

وانی قتیل الحب لکن حُسینکم

قتیل العدا فالفرق اجلی واظھر

اور میں محبت کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

و واللہ لیس فیہ منی زیارۃ
و عندی شھادات من اللہ فانظروا

اللہ کی قسم اس کے (امام حسین رضی اللہ عنہ) مجھ سے کچھ زیادت نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔

و شتان ما بینی و بین حسینکم
فانی اؤید کل آنٍ وانصر

اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

(نزول المسیح ص89 مندرجہ روحانی خزائن جلد19ص193)

9۔ مرزا پلید اپنی اولاد کو پنج تن پاک سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جس پر بنا ہے

(در ثمین ص45)

10۔ مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد اور دیگر مرزائیوں نے مرزا قادیانی کی بیوی کیلئے "اُم المؤمنین" کا لقب لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو (ملفوظاتِ مرزا، سیرت مھدی)

11۔ مرزا قادیانی نے حضرات اولیاء کرامؒ کی بھی انتہائی درجہ کی توہین و تنقیص کی ہے چنانچہ۔ غوثِ زماں، قطب دوراں، مجدد اسلام حضرت سیدنا مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب) کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن، پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔"

(روحانی خزائن جلد19، ص188 ضمیمہ نزول المسیح ص76)

مرزا قادیانی کا کفریوں بھی ثابت ہوا!

ویسے تو مرزا قادیانی کے کفر میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ تاہم مرزا کی طرف سے انبیاء کرام اولیائے عظام اور دیگر مقدسات کی توہین کے آشکار ہونے کے بعد خود مرزا قادیانی کا اپنا فیصلہ اس کے خلاف تحریر کیا جاتا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب چشمہ معرفت ص 390 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 ص 390 پر لکھتا ہے:

"اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے کسی نبی کی اشارۃً سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب

الٰہی ہے۔"

لہٰذا مرزا قادیانی کے اپنے فتوے اور تحریر سے بھی یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ مرزالعین پکا کافر ومرتد تھا۔

مرزائی مصنوعات وکاروباری ادارے

جن کا بائیکاٹ ہر مسلمان پر لازمی ہے۔

مرزائی ہمارے ملک میں قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت ہیں۔لیکن یہ بات مسلمہ ہے کہ یہ لوگ اپنی قانونی حیثیت سے بہت آگے جا کر دیدہ دلیری سے اپنے کافرانہ عقیدے کی ترویج واشاعت بڑے زوروشور سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ملک میں مرزائی مصنوعات کو منظم سازش کے تحت عام کیا جارہا ہے اور پیسے کی ریل پیل پر مرزائی اپنے عزائم باطلہ کی تکمیل کی خاطر کوشاں ہیں۔

محمد عربی ﷺ کے غلاموں پر مرزائی مصنوعات کا بائیکاٹ انتہائی لازم ہے اور ان سے بائیکاٹ عقیدہ ختم نبوت سے محبت کی دلیل ہے۔

ذیل میں چند انتہائی اہم اور سرگرم مرزائی اداروں کی لسٹ دی جارہی ہے جو ماہانہ کی بنیادوں پر خطیر رقم اپنے باطل مشن پر صرف کرتے ہیں۔ان مصنوعات کا بائیکاٹ اور دیگر مسلمانوں کو اس کی معلومات دینا ختم نبوت کے مجاہدوں کے لئے لازم وضروری ہے۔

1: **شیزان**

شیزان روزِ اوّل سے ہی مرزائیوں کی مشہور کمپنی ہے اس کمپنی کے تحت کولڈ ڈرنکس، جوسز اور سویاں اور دیگر چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔لہٰذا کوئی بھی کولڈ ڈرنک اور جوس اور دیگر اشیاء خریدنے سے پہلے لازمی چیک کرلیں کہ کہیں یہ "شیزان" کی مصنوعات میں سے تو نہیں؟

2: ذائقہ گھی وکوکنگ آئل

3: احمد کا اچار اور چٹنی

4: سونی سائیکل انڈسٹریز لاہور

5: عثمان الیکٹرونکس پٹیالہ گراؤنڈ لنک میکلوڈ روڈ حجاب بلڈنگ لاہور

6: بلال انٹر پرائزز ڈیلر ذائقہ گھی۔پلاٹ نمبر B- 292 11/4-I اسلام آباد

7: کیپیٹل ویو پوائنٹ ریسٹورنٹ مارگلہ ہیلز میلوڈی فوڈ پارک اسلام آباد پروپرائیٹر شوکت کریم اعوان۔

8: سٹار ماربل انڈسٹری، انڈسٹریل ایریا سٹریٹ 10 اسلام آباد

9: سینہ ٹریولز کنسلٹنٹ سعید پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد

10: احمد برادرز الیکٹرونکس کارنر شہنشاہ پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی

11: الرحمٰن چائے گاچی گلی ننکاری بازار راولپنڈی

12: راولپنڈی فیئر پرائس شاپ۔ ریلوے ورکشاپ روڈ نزد ریلوے سکول نمبر 3 راولپنڈی

13: کمپیوٹر ایج الائیڈ کمرشل پلازہ چاندنی چوک مری روڈ راولپنڈی

14: پرل بناسپتی، نمک منڈی، دوکان نمبر 186/ 4 راولپنڈی (خواجہ عبدالمنان)

15: احمد ٹی کمپنی چوک دالگراں بازار نمک منڈی راولپنڈی (سیٹھ محمد سعید امین)

16: الفضل جیولرز ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی

17: سٹی گارمنٹس چائنہ مارکیٹ گارڈن کالج روڈ راولپنڈی

18: اینی گارمنٹس اینڈ اینی پلاسٹک 4-6/A تلواڑاں بازار راولپنڈی

19: اسماعیل اینڈ کمپنی 116 کشمیر روڈ راولپنڈی

20: الفضل جنرل سٹور عباسی بزنس سنٹر شاہراہ سٹیڈیم روڈ راولپنڈی (مرزا انجم)

21: راولپنڈی ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک آفندی کالونی میاں منزل چراہ روڈ صادق آباد راولپنڈی (مرزا بشیر احمد)

22: فضل عمر پرنٹنگ پریس B-335 اقبال روڈ راولپنڈی

23: مسٹر پرنٹر الفلاح عسکریہ پلازہ کمیٹی چوک راولپنڈی

24: دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک نزد حیدر نرسنگ ہوم صادق آباد راولپنڈی

25: احمد فوٹوز چاندنی چوک راولپنڈی

26: ملک موٹرز بالمقابل رابی سنٹر رحمان آباد مری روڈ راولپنڈی (ملک افتخار احمد)

27: النور آٹوز اینڈ ورکشاپ علی حمزہ مارکیٹ سٹیڈیم روڈ راولپنڈی

28: مسلم آٹوز سرکلر روڈ N167 راولپنڈی۔ (نعیم الرحمن مغل)

29: عدنان آٹو ورکشاپ اینڈ کاشف آٹو پارٹس گیلانی پلازہ مرکز G-8 اسلام آباد

30: ڈیسنٹ فرنیچر اقبال پلازہ شاپ نمبر G-8.2 مرکز اسلام آباد (میاں سلیم)

31: وحید سینٹری سٹور طارق مارکیٹ F-10/2 اسلام آباد (الیاس احمد قریشی)

32: سُپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس نمبر 1 بلاک 6۔ بی سپر مارکیٹ اسلام آباد

33: ناصر ڈینٹل ایسوسی ایٹس 28-E سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

34: النور سٹیل ڈیکوریٹرز آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/4 عقب ہوٹل بلیو سٹار اسلام آباد

35: SALTLESS سالٹ لیس نمک ، مائدہ فوڈ پروڈکٹس کیننگ روڈ صدر راولپنڈی

36: رانا ٹریڈرز، لیس سینٹر عطا شاپنگ سینٹر کمرشل مارکیٹ راولپنڈی (رانا مبشر احمد)

37: گولڈ مارکیٹنگ، گولڈ بلب اینڈ ٹیوب لائٹ، اقبال روڈ راولپنڈی

38: رانا کلاتھ ہاؤس دوکان 343 سی موتی بازار راولپنڈی۔ (رانا صلاح الدین)

39: ضیاء گارمنٹس اینڈ ورائٹی سینٹر شاپ نمبر 1-D-286 فائیو برادرز پلازہ چائنہ مارکیٹ گارڈن کالج روڈ راولپنڈی۔ (محمد صالح اینڈ سنز)

40: العطاء جیولرز DT-145-C کری روڈ ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی (طاہر محمود)

41: ربیب ڈینٹل کلینک احمد رضا مارکیٹ چوک چونگی نمبر 22 راولپنڈی

42: بٹ واچ اینڈ آپٹیکل سروس ڈھوک کھبہ چک لالہ روڈ راولپنڈی

43: فضل مولا شفاخانہ H39 گارڈن کالج روڈ راولپنڈی

44: سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد

45: احمد پروڈکٹس 1ST فلور بکس مارکیٹ اقبال روڈ راولپنڈی

46: نور ہوم اپلائنز یوٹیلیٹی سٹور چاندنی چوک مری روڈ راولپنڈی

47: لودھی آٹوز آٹو موبائل انجینئرز سروس لین ائیر پورٹ لنک روڈ چکلالہ فضل ٹاؤن شاہ خالد کالونی راولپنڈی

48: پنجاب چکس مین بازار تتہ پانی آزاد کشمیر۔ (عبدالعظیم)

49: اولمپیا فیڈ ایجنسی کوٹلی آزاد کشمیر۔ (چوہدری عبدالمجید)

50: حبیب برادرز کوٹلی آزاد کشمیر (گولی ٹافی بسکٹ)۔ (حبیب الرحمٰن ٹھکر)

51: یونائیٹڈ آٹو الیکٹرک ورکس میر پور آزاد کشمیر

52: کھوکھر ٹریڈرز مین بازار کوٹلی آزاد کشمیر

53: Toyo، اویس ٹریڈرز پلاسٹک فرنیچر نیو بس سٹینڈ نکیال روڈ کوٹلی آزاد کشمیر

54: لال دین آٹا سٹور۔ گوئی، کوٹلی۔ آزاد کشمیر

55: وقاص جنرل سٹور اینڈ ڈرائی فروٹ سنٹر مین بازار کوٹلی آزاد کشمیر
(نوید احمد اینڈ برادرز)

56: طاہر ماربل انڈسٹری۔ 201 CC انڈسٹریل اسٹیٹ میر پور آزاد کشمیر

57: عامر میڈیکل سٹور، نزد انور میموریل ہسپتال کوٹلی آزاد کشمیر

58: یونائیٹڈ میڈیکل سٹور حافظ اسلم روڈ شہید چوک کوٹلی آزاد کشمیر

59: ڈار میڈیکل ہال مین بازار کوٹلی آزاد کشمیر

60: خواجہ منظور سنز ہارڈ ویئر سٹور پلندری روڈ مین بازار کوٹلی آزاد کشمیر

61: احسان برادرز میڈیکل سٹور کوٹلی آزاد کشمیر

62: شارجہ سپورٹس اینڈ جنرل سٹور چوک شہیداں ساجد پلازہ سیکٹر C-2 میر پور

63: مغل برتن سٹور مغل مارکیٹ مین بازار چوک کوٹلی آزاد کشمیر

64: صادق میڈیکل سٹور بینک بازار گوئی میدان کوٹلی آزاد کشمیر

65: سن رائز انٹرنیشنل ٹریولز سروس نزد لاری اڈہ کوٹلی آزاد کشمیر

66: حامد موٹرز علامہ اقبال روڈ میر پور آزاد کشمیر

67: یونائیٹڈ موٹرز سیکٹر D-1 میر پور آزاد کشمیر علامہ اقبال روڈ

68: نیشنل موٹرز علامہ اقبال روڈ سیکٹر D-1 میر پور آزاد کشمیر

69: سُپر اسپچی ہاؤس۔ 5 مین بازار جہلم

70: پاکستان چپ بورڈ پرائیویٹ لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر 18 جی ٹی روڈ جہلم

71: سیٹھی کلاتھ ہاؤس رام دین بازار جہلم۔ مسعود احمد سیٹھی

72: العارف ماڈل ہائی سکول۔ محمود آباد جہلم

73: چوہدری ماربل فیکٹری۔ جی ٹی روڈ جادہ جہلم

74: رحمٰن کلینک میڈیکل سپیشلسٹ ڈاکٹر الطاف الرحمٰن جادہ چونگی جہلم

75: ناصر کریانہ اینڈ جنرل سٹور۔ غازی بازار کھاریاں کینٹ

76: ماڈرن سینٹری ہاؤس کلیانہ روڈ کھاریاں

77: شاہ جی سٹیل ورکس مدنی روڈ نیا محلہ جہلم

78: مائیکرو انجینئرنگ ورکس المدینہ مارکیٹ ریلوے روڈ جہلم

79: جہلم بیکالائٹ پلاسٹک شیٹ بورڈ سوئچ میکرز کھٹانہ مارکیٹ گلیانہ روڈ کھاریاں

80: پنجاب جنرل سٹور کارنر شاپ کھاریاں کینٹ

81: نیو الیکٹرانکس فرسٹ فلور F/1-B برادرز پلازہ مال روڈ لاہور

82: الفضل روم کولر گیزر کالج روڈ نیئر اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

83: نیشنل الیکٹرک سنٹر 40-1-C11 کالج روڈ گوندل چوک ٹاؤن شپ لاہور

84: اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ

85: ٹریو آئس کریم لاہور

86: AQUASAVE واٹر پریفیکیشن سسٹم شیراز پلازہ مین مارکیٹ گلبرگ 11 لاہور

87: شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ ایم ایم عالم روڈ لاہور

88: گریس فارما پاکستان 91-A11 جوہر ٹاؤن لاہور

89: ہیپا گارڈ الگزور (یرقان کی دوا)

90: انعام الیکٹرونکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان

91: عبدالرؤف کمیشن شاپ تحصیل روڈ غلہ منڈی گوجر خان

92: داؤد احمد زرگر، وی آئی پی بیکر اینڈ جنرل سٹور حیات سرروڈ گوجر خان

93: محمد رفیق کریانہ سٹور مین بازار گوجر خان

94: لئیق احمد زرگر صرافہ بازار گرجر خان

95: شاہد محمود اقراء پبلک سکول راہوالی سلامت پورہ گوجرانوالہ

96: کنفوری کا شربت فولاد، شالا مار ٹاؤن لاہور

97: مطب حمید، دواخانہ کی مصنوعات، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

98: پرائم پیپر ٹریڈرز، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ لاہور

99: بارتی شوز، کلفٹن شوز 25 کمرشل زون گلبرگ iii لبرٹی مارکیٹ لاہور

100: فضل عمر کمیشن شاپ B-292 سبزی منڈی آئی الیون فور اسلام آباد

یہ مرزائیوں کے ہزاروں کاروباری مراکز اور کمپنیوں میں سے چند ہیں۔ جن کے ذریعے مرزائی ہمارے ہی مسلمانوں سے مال بنا کر ہمارے ہی دین کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔

تمام اسلامی بھائیوں سے گذارش ہے کہ کسی بھی کاروبار اور لین دین سے قبل یہ ضرور چیک کر لیا کریں کہ کہیں ہماری رقم سے ہمارے دین دشمنوں کا فائدہ تو نہیں ہو رہا ہے۔

مرزا قادیانی اور انگریز

قارئین! میں نے مرزا قادیانی کو جگہ جگہ انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا ہے۔ شاید کوئی شخص یہ کہے کہ یہ خواہ مخواہ کا مرزا پر الزام ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خود مرزا

قادیانی کی اپنی تحریریں چیخ چیخ کر اس حقیقت کا اعتراف کر رہی ہیں۔

پچاس الماریاں: ''مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو 50 الماریاں بھر جائیں۔

(تریاق القلوب ص 27)

حقیقت میں یہ بھی مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے کل تقریباً 90 کتابیں لکھی ہیں لیکن اس کا یہ دعویٰ کہ 50 الماریاں بھر سکتی ہیں بالکل بے تکا دعویٰ ہے اور جھوٹ ہے۔ جہاں اس حوالے سے مرزا کا ایک مزید جھوٹ آشکار ہوتا ہے وہیں یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ مرزا انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔

سکون ہی سکون: مرزا قادیانی اپنی کتاب ''تریاق القلوب ص 28'' پر لکھتا ہے کہ یہ امن جو اس سلطنت یعنی انگریز کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ میں لینا مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔

آخر غور فرمائیں! وہ کون سا ''سکون'' ہے جو اُسے قادیان کے علاوہ کہیں اور نہیں مل سکتا تھا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ مکہ و مدینہ میں ولایتی ''وائن'' کہاں مل سکتی تھی جسے ''پی'' کر مرزا آنجہانی خوب ''سکون'' میں ہوتے تھے۔

ہر وقت تیار: مرزا قادیانی اپنی تصنیف ''کتاب البریہ'' ص 17 پر لکھتا ہے:

کہ ہر گز کسی مفسدہ اور نقص امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر وقت مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور خدا کا شکر ادا

کرتے ہیں کہ جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔

جہاد کا منکر: میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ (مجموعہ اشتہارات ص 19 جلد سوم)

مرزا کا اسلام: مرزا قادیانی کی انگریز گورنمنٹ سے وفا کا عالم دیکھیں لکھتا ہے کہ:

"سو میرا مذہب جس کو بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا کی اطاعت اور دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن کا قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو، سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی حکومت برطانیہ کے اتنے گیت کس لئے گاتا تھا؟ اس کا صاف سا جواب ہے جس کا کھانا اُس کے گیت گانا۔

لیجئے ایک حوالہ ملاحظہ فرمایئے اور خود ہی صغریٰ، کبریٰ ملا کر نتیجہ اخذ کر لیجئے۔ مرزا قادیانی انگریز گورنمنٹ کے بارے میں لکھتا ہے:

"خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اُس کا شکر کرنا۔۔۔ بعض احمق نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں سو یاد رہے کہ یہ سوال اُن کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض وواجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"

(شہادت القرآن ص 84، مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 ص 380)

روپوں کے تھیلے

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (علیہ اللعنۃ ۔ ناقل) نے حضرت ام المؤمنین (مزعومہ۔ ناقل) سے روپیہ قرض لیا اور گندم خرید کی اور گھر کا خرچ پورا کیا اس کے بعد آپ نے چوہدری رستم علی صاحب سے حافظ حامد علی صاحب کے ذریعے 500 روپیہ منگوایا اور کچھ گھی کی چاٹیاں منگوائیں۔ روپیہ آنے پر آپ نے ام المؤمنین کا قرض ادا کر دیا اور میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حافظ صاحب تھیلوں کے تھیلے روپوں کے لایا کرتے تھے جن کی حفاظت رات کو مجھے کرنی پڑتی تھی۔"

(سیرت المہدی ص 116 جلد دوم)

اب غور کرنا چاہیئے! یہ روپوں کے تھیلوں کے تھیلے آخر کہاں سے آتے تھے؟ یقیناً یہ اسی رحمدل گورنمنٹ کی رحمت نوازیاں تھیں جن کے باعث مرزا اس گورنمنٹ کے ساری زندگی قصیدہ خواں رہا ہے۔

مرزائیت اور جہاد

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الجہاد ماضٍ الیٰ یوم القیامۃ۔ جہاد صبح قیامت تک جاری رہے گا۔

(سنن ابی داؤد حدیث 2532۔ سنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 18480۔ مسند ابو یعلی حدیث 4311)

جہاد ہی وہ قوت ہے جس سے ہر دور کا کافر خائف ہے کیونکہ جہاد اعلائے کلمۃ اللہ کا مؤثر ذریعہ ہے اور جہاد ہی سے تنفیذ احکامات اسلامیہ میں آسانی ہوتی ہے۔

جس دور میں قادیانیت کا تخم بدسرزمین ہندوستان میں بویا گیا اُس وقت ہندوستان پر انگریز کی حکومت تھی اور انگریز کو اچھی طرح معلوم تھا کہ ''جہاد'' کون سی قوت ہے۔ مصنوعی نبوت کے بیج کو کاشت کرنے سے قبل ''مالیوں'' نے پوری تیاری کر رکھی تھی لہٰذا مرزا قادیانی نے حسب پروگرام اہم ترین اسلامی فریضے ''جہاد'' کا انکار کیا۔

ملاحظہ فرمائیں قادیانیت میں ''جہاد'' کے بارے میں کیا نظریات قائم کئے گئے ہیں۔

1:۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میں سولہ برس سے متواتر ان تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانانِ ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔'' (تبلیغ رسالت جلد سوم ص300)

2: مرزا قادیانی مرزائیت وقادیانیت کے اصول گنواتا ہے ملاحظہ ہو!

''میرے پانچ اصول ہیں جن میں دو حرمت جہاد و اور اطاعت برطانیہ ہیں۔'' (تبلیغ رسالت ص170)

3: مرزا قادیانی نے اپنی رحمدل انگریز گورنمنٹ سے اپیل کی کہ وہ جہاد کی فضیلت کے حوالے سے کئے جانے والے وعظ وخطبات پر پابندی لگا دے چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔:

''ان وعظوں کا ہمیشہ یہی نتیجہ ہوگا کہ عوام کیلئے مسئلہ جہاد کی ایک یاددہانی ہوتی رہے گی اور وہ سوئے ہوئے جاگ اُٹھیں گے۔ غرض اب جب مسیح موعود آ گیا تو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاد سے باز آوے۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص9,روحانی خزائن جلد17ص9)

4: مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

''اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو مسیح موعود جو آنے والا تھا آ چکا اور اُس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہب جنگوں سے جو تلوار اور کشت وخون کے ساتھ ہوتی ہے باز آ جاؤ۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص8 روحانی خزائن جلد17ص8)

5: مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میں نے 22 برس سے اپنے ذمہ یہ فرض لے رکھا ہے کہ وہ تمام کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ملکوں میں ضرور بھیج دیا کروں گا۔

(تبلیغ رسالت جلد10ص26)

6: مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''مسلمانوں نے انسانوں پر ناحق تلوار چلانے سے بنی نوع کی حق تلفی کی اور اس کا نام جہاد رکھا۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص6)

7: جہاد بالسیف کے خاتمہ کا اعلان مرزا قادیانی کچھ یوں کرتا ہے۔

دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا یوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کا جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص15,روحانی خزائن جلد17ص15)

8: مرزا قادیانی اصل قادیانی کا تعارف یوں کرواتا ہے۔

''ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اس روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد

قطعاً حرام ہے کیونکہ مسیح آچکا ہے۔خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔''

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص28، روحانی خزائن جلد17، ص28)

یعنی اصل مرزائی وہ ہے جو جہاد کا منکر اور انگریز کا وفادار اور غلام ہو۔

9: مرزا قادیانی جہاد کے خاتمے کی تمنا کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو چند سال میں بھی یہ مبارک اور امن پسند جماعت جو جہاد اور غازی کے خیالات کو ہٹا رہی ہے۔کئی لاکھ تک پہنچ جائے گی اور وحشیانہ جہاد (جہاد بالسیف ۔۔ناقل) کرنے والے اپنا چولہ بدل لینگے۔

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص29، روحانی خزائن جلد17، ص29)

10: اب جو شخص نادان مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے بار بار جہاد کا مسئلہ یاد دلاتا ہے گویا وہ ان کی زہریلی عادت کو تحریک دینا چاہتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد17، ص32)

11: انگریز کا خود کاشتہ پودا انگریزوں کی حمایت اور جہاد کی مخالفت میں کہاں تک حدیں پھلانگ گیا۔ملاحظہ فرمائیں۔

''مجھ سے سرکار انگریز کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک میں اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اسکے مضمون شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریز ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف

زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں یہانتک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔''

(ستارہ قیصرہ ص6، روحانی خزائن جلد15، ص114)

12: ''جنت تلوار کے سائے میں ہے'' مرزا قادیانی اس حقیقت کی نفی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

جنت سے مراد تلوار اور بندوق کی جنگ نہیں کیونکہ یہ تو سراسر نادانی ہے خلاف ہدایت قرآن ہے جو دین کے پھیلانے کے لئے جنگ کی جائے اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں۔جو نرمی اور انصاف اور مقبولیت کی پابندی کے ساتھ کئے جائیں ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کئے جاتے ہیں۔

(تریاق القلوب ص2 روحانی خزائن جلد15ص130)

13: مرزا قادیانی نے جہاد کے حکم کو منسوخ قرار دیا لہٰذا نثر کے بعد اب نظم کی صورت میں ''جہاد'' کے خلاف اپنی قادیانی اُمت کو بھڑکا رہا ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(تحفہ گولڑویہ ص 41، روحانی خزائن جلد 17 ص 77)

مرزا قادیانی معاذ اللہ جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(روحانی خزائن جلد۔ ص 80)

پاک فوج اور قادیانیت

معزز قارئین! مرزا قادیانی کی مزید درجنوں عبارات حرمت وممانعت جہاد پر پیش کی جاسکتی ہیں تاہم بطورِ نمونہ چند عبارات پیش کی گئی ہیں۔ اب جبکہ ثابت ہو چکا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک جہاد حرام ہے اور جہاد بالسیف خدا اور رسول کی معاذ اللہ نافرمانی ہے جبکہ پاک فوج جو اس وقت دفاع وطن وعالم اسلام کی آخری اُمید اور سہارا

بھی ہے اور کافروں کی آنکھ کا کانٹا بھی اور پاک فوج کا ''سلوگن'' ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے۔

غور فرمائیں! مرزائیوں کو اس نعرے سے کس قدر عداوت ہوگی۔ یہی بات ہے کہ افواج پاکستان اور دیگر قومی اداروں میں مرزائی بڑی ہوشیاری سے بھرتی ہو رہے ہیں اور ان کے بھرتی ہونے کا ہرگز مقصد دفاع وطن وجہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے بلکہ یہ محض تخریب کاری اور اداروں میں جوڑ توڑ اور اپنے مذہبی مفادات کے تحفظ کے لئے بھرتی ہوتے ہیں اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ اعلیٰ عہدوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اسرائیلی فوج میں 500 سے زائد قادیانی بھرتی کئے گئے ہیں اور بعض اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز ہو چکے ہیں۔ اسرائیل عالم اسلام کا ازلی دشمن ہے اس کی فوج میں قادیانیوں کی بھرتی اور مراعات!!!

اسرائیل پاکستان کا ازلی دشمن ہے جبکہ مرزائیت وقادیانیت کا پوری دنیا کا سب سے بڑا مرکز اسرائیل میں ہے۔

کیا حقیقت کی تہہ تک جانے کے لئے اتنا واضح ''نشان'' کافی نہیں ہے۔

ہمارے میڈیا کے مشہور چینلز کے بعض اینکر پرسنز بھی یا تو کٹر مرزائی ہیں یا پھر مالی فوائد کی خاطر مرزائیت کے کارندے بنے ہوئے ہیں۔ یہی وہ اینکر پرسنز ہیں جو آئے روز پاک فوج اور ملکی دفاع کے مضبوط قلعے ''آئی ایس آئی'' کے خلاف زہر اُگلتے رہتے ہیں اور افواجِ پاکستان اور دیگر محبین وطن کے خلاف کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

یاد رکھیں! اس وقت پوری دنیا میں میڈیا پر یہودیت کا قبضہ ہے اور یہودیت

اور قادیانیت دونوں ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔اور معاملات اور طریقہ عبادات پر اکھٹے ہوں یا نہ ہوں یہ دونوں

پاکستان۔۔۔۔اسلام۔۔۔۔پاک فوج۔۔۔۔اور
مسلمان کے خلاف یک قالب دو جان کی مانند ہیں!!!!

پاک فوج زندہ باد

ہوشیار باش

مرزائی قرآن میں تحریف کر رہے ہیں

اے مسلمانانِ عالم! ہم باہم لڑائیوں میں مصروف اور خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں جبکہ پابندی کے باوجود مرزائی انتہائی منظم انداز سے اپنے باطل مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کے دلوں سے اسلام کی متاع کو لوٹنے کی خاطر تبلیغی و ترویجی سرگرمیوں پر اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں اور یہ اربوں روپے بیرونی امداد کے ساتھ ساتھ ملک میں موجود قادیانیوں کے کاروباری اداروں کے تعاون سے حاصل کئے جاتے ہیں۔اس وقت امریکہ، ہندوستان، جرمنی، ہانگ کانگ، تھائی لینڈ، فرانس، انڈونیشیا، ملائیشیا، لائبیریا، ایتھوپیا، کینیا، روس، اری ٹیریا، انگلستان وغیرہ میں تو قادیانیت نے اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کے لئے دن رات ایک کیا ہوا ہے۔اب تک مرزا قادیانی کی غلاظتوں اور خباثتوں کے مجموعے اس کی تصانیف تقریباً 213 زبانوں میں شائع کی جا چکی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مرزا کے عیاش و بدمعاش خلفاء کی زہرناک تحریریں بھی مختلف زبانوں میں شائع کی جا چکی ہیں۔اور ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ ترجمہ وتفسیر کے نام پر قرآن مجید میں تحریف معنوی کا بازار گرم کر دیا گیا ہے۔ان تراجم قرآنیہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ نبوت و رسالت میں اُترنے والی آیتوں کا مصداق مرزا قادیانی کو ٹھہرایا گیا ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ لکھا گیا ہے اور مرزا قادیانی کے بدکار خلفاء کو "خلفاء راشدین" اور اس کی بیویوں کو "امھات المؤمنین" لکھا گیا ہے۔اور ان بدکاروں کے ساتھ رضی اللہ عنہ جیسا مقدس کلمہ جوڑ دیا گیا ہے۔اور مرزا قادیانی کے

بکواسات کو ''احادیث'' کیا گیا اور جہاد اسلامی کی منسوخیت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

اے اہل ایمان اس سنگین صورتِ حال کے باوجود اگر ہم نے ختم نبوت کے عقیدے اور اسلامی شعار کے اردگرد مضبوط فصیلیں قائم نہ کیں اور قرآن و صاحب قرآن اور مقدسات اسلامیہ کے دفاع کی خاطر اگر ہم صف آراء نہ ہوئے تو شاید قریب ہے کہ قہر خداوندی کی بجلیاں ہم پر ٹوٹ پڑیں اور ذلت و رسوائی ہمارا مقدر ٹھہرے۔

پوچھ رہی ہے یہ جرس اہل جنوں کو کیا ہوا
دیکھ رہی ہے رہگذر اہل وفا کدھر گئے

اور اگر آج ہم نے اپنی آنے والی نسلوں کے لئے کچھ نہ کیا، انہیں قادیانیت کے مکروہ عزائم سے آگاہ نہ کیا تو اندیشہ فردا ہے کہ پھر قادیانیت ہماری دہلیزوں پر سر اٹھا کر دستک رہی ہو اور ہمارے پاس اس کے تدارک کا کوئی حل نہ ہو اور ہم سے ہماری نسلیں یہ سوال کر رہی ہوں۔

ادھر اُدھر کی تو بات نہ کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے غرض نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

مرزا قادیانی کی عبرتناک موت

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبوں کے گستاخوں اور بے ادبوں کی موت بڑی بھیانک اور عبرتناک ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی گستاخ اُلوہیت و رسالت بھی تھا اور بے ادب و گستاخ ولایت بھی اس کی عبرتناک موت کا

منظر اس کے کاذب ہونے پر از خود ایک دلیل ہے۔

کاذب کی موت بڑی بھیانک ہوتی ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا:

''جو شخص یہ کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام و کلام سے مشرف ہے، وہ بہت بری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔''

(اخبار الفضل بمطابق مورخہ 2مارچ 1940ء بحوالہ قادیانیت ایک فتنہ ص662)

کذاب اور مفتری کی موت ہیضہ سے ہوتی ہے

مرزا قادیانی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب کو ایک خط لکھا:

''اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت زیادہ عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام و ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب مفتری نہیں اور خدا کے مکالمے و مخاطبے سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون،

ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔"

(بحوالہ قادیانیت ایک فتنہ ص663)

قارئین!

مرزا قادیانی نے مفتری اور کذاب کے لئے اللہ کی طرف سے یہ سزا طلب کی تھی کہ اسے طاعون یا ہیضہ ہوجائے۔

اب دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی موت کا سبب کیا تھا۔ چونکہ یہ گھر کی چاردیواری کی باتیں ہیں لہٰذا بیوی یا بیٹے سے زیادہ اس سے کون آگاہ ہوسکتا ہے۔

مرزا کیسے مرا۔۔بیوی کی حقیقت بیانی

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد، مرزا قادیانی کے آخری لمحات کی بابت رقمطراز ہے۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی علیہ للعنۃ۔۔ناقل) کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سوگئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اُٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور

میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا۔ اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اُٹھ کر لیٹ گئے۔ اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی اس پر میں نے گھبرا کر کہا اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے تو آپ نے فرمایا یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔"

خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آپ سمجھ گئی تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء ہے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا ہاں۔

(سیرت المہدی ص11، جلد اوّل از مرزا بشیر احمد)

قارئین!

مرزا قادیانی کی موت کے وقت اُس کے سرہانے کھڑے ڈاکٹر محمد حسین شاہ قادیانی کی زبانی مرزا صاحب کی موت کی کہانی مرزائیوں کے اخبار الحکم قادیان 28 مئی 1928ء نے بیان کی ذرا وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ یاد رہے کہ وہی ڈاکٹر صاحب جنہوں نے مرزا قادیانی کو غرغرہ موت کے وقت انجکشن لگایا تھا۔

(سیرت المہدی ص10، جلد اوّل)

چنانچہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں:

"25 مئی کی تاریخ کو شام کو جب کہ آپ سارا دین پیغام صلح کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری (اسہال) کا دورہ شروع ہوگیا اور وہی دوائی جو کہ پہلے مقوی مقعدہ استعمال فرماتے تھے مجھے حکم بھیجا تو بنوا کر بھیج دی گئی مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور قریباً گیارہ بجے ایک اور دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہوگئی مجھے اور حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کو طلب فرمایا۔ مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی نیند آنے سے آرام آجائے گا۔ ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے مگر دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے نبض بالکل بند ہوگئی۔"

(اخبار الحکم قادیان، ضمیمہ غیر معمولی 28 مئی 1928، بحوالہ قادیانیت ایک فتنہ ص 665)

معزز قارئین! جس بیماری میں اُلٹیاں اور پیچس آئیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جی ہاں۔۔۔ ہیضہ ہی کہتے ہیں!

اور اگر ہمارا یقین نہ آئے تو خود مرزا قادیانی سے ہی اس کا فیصلہ کروالیں۔ مرزا قادیانی کے سُسر سے ہی پوچھ لیجئے مرزا ناصر لکھتا ہے:

حضرت صاحب (مرزا قادیانی) جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو سب اپنے مقام پر جا کر سوئے تھے جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مرزا قادیانی مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ

دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔

(حیات ناصر ص 14 از شیخ یعقوب علی قادیانی)

غور فرمائیں! اس بھیانک موت کے وقت سوائے اپنی بیماری کی تشخیص کے مرزا قادیانی نے کوئی صاف بات نہ کی۔ یہ بھی اس کذاب کی تحریر کی روشنی میں اللہ کی پکڑ اور عذاب تھا کیونکہ اس نے خود کہا تھا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ مجھے ہیضے سے ہلاک کر ڈالے۔

لہٰذا مرزائے قادیان کی موت نے بھی اس کے کذاب ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

مرزائیت اور جانثار مصطفیٰ غازی علم الدین شہیدؒ

1929ء میں ایک ہندو ملعون راجپال نے نبی مکرم ﷺ کی توہین کا ارتکاب کیا تو عاشق رسول حضرت غازی علم الدین شہید نے اس گستاخ کو واصل جہنم کر دیا۔ اس عاشق رسول کے اس اقدام کو پورے ہندوستان کے مسلمانوں نے سراہا۔ قائداعظم رحمہ اللہ نے از خود غازی کا مقدمہ لڑنے کا اعلان کیا اور ڈاکٹر علامہ اقبالؒ تو غازی صاحب کی حمایت میں پیش پیش نظر آئے۔

دوسری طرف مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے غازی علم الدین شہید کے اس اقدام کی کھل کر مخالفت کی۔ چنانچہ قادیانیوں کے اخبار "الفضل" نے مرزا بشیر کے بیان کو ان لفظوں میں شائع کیا:

"اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کرتے ہیں خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں، فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے

لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہارِ براءت کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعے نہیں ہوسکتی۔ وہ نبی ہی کیا نبی ہے جس کی عزت بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں جس کے بچانے کے لئے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے۔۔۔۔ وہ لوگ (غازی علم الدین شہید وغیرہ) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (غازی علم الدین) (راجپال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہوسکتا ہے جو اس کے پاس جائے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی لیکن قبل اسکے کہ وہ ملے تمہیں چاہے کہ خدا سے صلح کر لو اس کی خیر خواہی اس میں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ (غازی علم الدین شہید) تم سے غلطی ہوئی ہے۔

(اخبار الفضل قادیانی 19 اپریل 1929ء بحوالہ العاقب لاہور)

مرزائیت کے خلاف علماء اہل سنت کا کردار

مرزا قادیانی نے اسلام کے قطعی عقیدے کی مضبوط عمارت میں نقب لگانے کی کوشش کی تھی جس کو محافظانِ و فدایانِ ختم نبوت نے نا کام بنایا اور مرزا قادیانی کو چاروں شانے چت کیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ جس وقت باقی مسالک کے علماء ابھی تک مرزا قادیانی کی کتب تک رسائی بھی حاصل نہ کر سکے تھے اس وقت تک علماء اہل سنت مرزا قادیانی کی بہت ساری خباثتوں کا پردہ بھی چاک کر چکے تھے۔ چنانچہ منظم طریقے سے پورے ہندوستان میں علماء اہل سنت نے تحریر و تقریر کے ذریعے مرزا قادیانی کا تعاقب کیا اور اس کی طرف سے اسلامی عقائد پر کئے گئے حملوں کو نا کام بنایا۔

اس مختصر تحریر میں صرف علمائے اہل سنت کی طرف سے مرزا قادیانی کے خلاف لکھی گئی چند اہم ترین کتب کی فہرست دی جا رہی ہے تا کہ علماء اہل سنت کی طرف سے قادیانیت کے خلاف کئے گئے تحریری کام اور ان کے تابناک ماضی کی ایک جھلک دکھائی جا سکے اور یہ بات بھی واضح ہوجائے کہ مرزائیت کے خلاف اصلی کام تو الحمدللہ اہل سنت و جماعت کے اکابرین نے ہی کیا ہے وہ الگ بات ہے۔

منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن اشاعت
1	تحقیقات دستگیریہ فی رد هفوات براهینیہ	مناظر اسلام غلام دستگیر قریشی قصوریؒ	1883
2	رجم الشیاطین برد اُغلوطات البراهین (عربی)	مناظر اسلام غلام دستگیر قریشی قصوریؒ	1886
3	فتح رحمانی بدفع کید کادیانی	مناظر اسلام غلام دستگیر قریشی قصوریؒ	1896
4	الالهام الصحیح فی اثبات حیات المسیح (عربی)	مفتی غلام رسول نقشبندی امرتسریؒ	1893
5	الهام الصحیح فی اثبات حیات المسح (اردو) المسمیٰ بہ آفتاب صداقت	مفتی غلام رسول نقشبندی امرتسریؒ	1894
6	کلمۃ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی	مفتی قاضی فضل احمد مجددی لدھیانویؒ	1896
7	جمعیت خاطر	مفتی قاضی فضل احمد مجددی لدھیانویؒ	1915
8	جزاء اللہ عدوہ بآبائہ ختم النبوۃ	امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ	1899
9	السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ	1902
10	قهر الدیان علی مرتد بقادیان	امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ	1905
11	المبین ختم النبیین	امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ	1908
12	الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی	امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ	1921
13	الصارم الربانی علی اسراف القادیانی	حجۃ الاسلام محمد حامد رضا خان بریلویؒ	1898
14	هدیۃ الرسول	حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ	1899
15	شمس الهدایہ فی اثبات حیات المسیح	مجدد اسلام قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ	1900
16	سیف چشتیائی	مجدد اسلام قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ	1902
17	درۃ الدرّانی علی ردّۃ القادیانی	مولانا حیدر اللہ خان درّانی مجددیؒ	1901

18	مرزائی حقیقت کا اظهار	شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھیؒ والد گرامی شاہ احمد نورانی صاحب	1929
19	مفاتیح الاعلام	شیخ الاسلام حافظ محمد انوار اللہ چشتیؒ بانی جامعہ نظامیہ دکھن	
20	افادۃ الافهام (حصہ اوّل، دوم)	شیخ الاسلام حافظ محمد انوار اللہ چشتیؒ	
21	انوار الحق	شیخ الاسلام حافظ محمد انوار اللہ چشتیؒ	1910
22	معیار المسیح	حافظ محمد ضیاء الدینؒ سجادہ نشین سیال شریف	1329ھ
23	تیغ گیلانی بر گردن قادیانی	علامہ قاضی غلام گیلانی چشتیؒ	1911
24	جواب حقانی در رد بنگالی قادیانی	علامہ قاضی غلام گیلانی چشتیؒ	
25	رسالہ بیان مقبول ورد قادیانی مجہول	قاضی غلام جیلانی چشتیؒ اٹک	1911
26	مرزا کی غلطیاں	حضرت قاضی غلام ربانی چشتیؒ اٹک	
27	رسالہ رد قادیانی	حضرت قاضی غلام ربانی چشتیؒ اٹک	
28	قهر یزدانی بر جان دجال قادیانی	پیر سید ظہور شاہ قادری جلال پوریؒ	
29	الظفر الرحمانی فی کشف القادیانی	مناظر اسلام مفتی غلام مرتضیٰ شاہ پوریؒ	1924
30	ختم النبوۃ	مناظر اسلام مفتی غلام مرتضیٰ شاہ پوریؒ	
31	اکرام الحق کی کھلی چٹھی کا جواب	علامہ حکیم سید ابو الحسنات قادریؒ	1932
32	البرز شکن گرز عرف مرزائی نامہ	علامہ مرتضیٰ احمد خان مکیشؒ	1936
33	پاکستان میں مرزائیت کا مستقبل	علامہ مرتضیٰ احمد خان مکیشؒ	1950
34	قادیانی سیاست	علامہ مرتضیٰ احمد خان مکیشؒ	1951
35	کیا پاکستان میں مرزائی حکومت قائم ہوگی	علامہ مرتضیٰ احمد خان مکیشؒ	1952
36	تازیانہ عبرت	ابو الفضل محمد کرم الدینؒ دبیر چکوال	1932

37	السیوف الکلامیہ لقطع الدعاوی الغلامیہ	مفتی آگرہ مفتی محمد عبدالحفیظ حقانی ؒ	1934
38	قهر یزدانی بر قلعه قادیانی	مولانا محمد نظام الدین ملتانی ؒ	
39	برق آسمانی برخرمن قادیانی	حضرت علامہ ظہور احمد بگوی ؒ	1932
40	تحریک قادیان	مولانا سید حبیب لاہوری ؒ	1933
41	الحق المبین	حکیم عبدالغنی ناظم نقشبندی گجراتی ؒ	1934
42	الکاویہ علی الغاویہ (جلد اوّل)	حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری ؒ	1931
43	الکاویہ علی الغاویہ (جلد اوّل)	حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری ؒ	1934
44	المکتوبات الطیبات	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ	1904
45	خلاصة العقائد	علامہ عبدالماجد قادری بدایونی ؒ	1909
46	مرزائیوں کی دھوکہ بازیاں اور انکا جواب	علامہ غلام احمد اخگر امرتسری ؒ	1911
47	التقریر الفصیح فی نزول المسیح	حضرت علامہ مشتاق احمد انبیٹھوی ؒ	1895
48	مرزائیت کا جال لاہوری مرزائیوں کی چال	ابوالفضل کرم الدین دبیر ؒ	1924
49	لیاقت مرزا	علامہ قاضی عبدالغفور پنجہ	
50	عمدة البیان فی جواب سوالات اهل القادیان	علامہ قاضی عبدالغفور پنجہ	
51	تہذیب قادیانی	علامہ تاج الدین احمد تاج عرفانی ؒ	
52	مینارۂ قادیانی کی حقیقت	حکیم عبدالغنی ناظم نقشبندی گجراتی ؒ	1933
53	معیار عقائد قادیانی	جناب بابو پیر بخش لاہور ؒ	1912
54	بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی	جناب بابو پیر بخش لاہور ؒ	1918
55	الاستدلال الصحیح فی حیاة المسیح	جناب بابو پیر بخش لاہور ؒ	1924
56	تصدیق المسیح فی حیات المسیح	مولانا فقیر محمد ؒ جہلمی	

مسمر

57	اتفاق و نفاق بین المسلمین کا موجب کون	مولانا قاضی احمد لدھیانوی ؒ	1345
58	اکرام الهی بجواب انعام الهی (2 جلدیں)	مولانا مفتی عزیز احمد بدایونی ؒ	
59	تتمہ قادیانی مذہب	پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ	
60	تردید فتویٰ ابوالکلام آزاد ومحمد علی مرزائی	مولانا قاضی فضل احمد لدھیانوی ؒ	1342
61	الجنجات علی الاسلام فی الذب عن حریم الاسلام	مولانا محمد آسی امرتسری ؒ	
62	حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام	مولانا مہر الدین جماعتی ؒ	
63	ختم نبوت	مولانا محمد ایوب کراچی ؒ	
64	ختم نبوت	مولانا محمد بشیر ؒ کوٹلی لوہاراں	
65	رسالہ خاتم النبیین	مولانا غلام مہر علی ؒ	
66	سیف رحمانی علی رأس القادیانی	مولانا غلام جان ہزاروی ؒ	
67	الصارم الربانی علی کرشن قادیانی	مفتی محمد صاحبداد خان ؒ	
67	ظہور صداقت اور مرزائیت	پیر ظہور احمد شاہ جلالپوری ؒ	
69	عقب آسمانی بر مرزائے قادیانی	مولانا نور الحسن ؒ سیالکوٹی	
	فیض جاری	مولانا اکرام الدین بخاری ؒ	
	فتویٰ در تردید دعاوی مرزا قادیانی	مولانا ارشاد حسین رام پوری ؒ	1896
	قادیانی فتنے کا ارتداد	قاری احمد علی پیلی بھیت ؒ	
	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (2 جلدیں)	پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ	
	القول الصحیح فی اثباتِ حیاتِ المسیح	مفتی محمد امیر علی خان ؒ	
	کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا	قاری فضل احمد لدھیانوی ؒ	
	مخزنِ رحمت بر قادیانی دعوت	قاری فضل احمد لدھیانوی ؒ	

مرزائی حقیقت کا اظہار	خلیفہ اعلیٰ مولانا عبدالعلیم میرٹھی ؒ	
مرآۃ (عربی)	خلیفہ اعلیٰ مولانا عبدالعلیم میرٹھی ؒ	
The mirrior (انگریزی)	خلیفہ اعلیٰ مولانا عبدالعلیم میرٹھی ؒ	
مرزائی حقیقت کا اظہار (ملایشین)	خلیفہ اعلیٰ مولانا عبدالعلیم میرٹھی ؒ	
مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ خان میکش ؒ	
مقدمہ قادیانی مذہب	پروفیسر الیاس برنی ؒ	
نیام ذوالفقار علی برگردن خاطی مرزائی فرزند علی	قاضی فضل احمد لدھیانوی ؒ	1325ھ
الظفر رحمانی	قاضی غلام مرتضیٰ ؒ	
مرزائیت پر تبصرہ	مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ	
قادیانی مذہب کا فوٹو	مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ	
تحقیق الصحیح فی تردید قبر المسیح	مولانا محمد پیر بخش لاہوری ؒ	
تردید نبوت قادیانی	مولانا محمد پیر بخش لاہوری ؒ	
ختم المرسلین	مولانا مظہر الدین رمداسی ؒ	
اسلام اور قادیانیت	ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ؒ	1933
قادیانی کذاب	مفتی رفاقت حسین بریلوی ؒ	1953
کرشن قادیانی کے بیانات ہزیانی	مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ	
مرزا مرد ہے یا عورت	مولانا سردار احمد قادری ؒ	
ایک حقیقت جس سے انحراف ناممکن ہے	ڈاکٹر خواجہ محمد شوکت علی ؒ	
قادیانی مرزا جی کی کہانی	مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ	
قادیانی کے احکام	مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ	

اسلام اور احمدیت	ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ؒ	1933
ختم نبوت (انگریزی)	مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی ؒ	
جماعت احمدیہ کا صریح مغالطہ	مولانا سید محمد القادری ؒ	
مرزائیوں کے عقائد	مولانا عبدالقدیر بدایونی ؒ	
فتویٰ جواز سوشل بائیکاٹ	مولانا منظور احمد ہاشمی ؒ	
قادیانی دعوت پر ہمارے استفسارات	مولانا قاری محمد تاج الدین ؒ	
سیف درگاہی برگردن مرزائی	مولانا احمد دین درگاہی ؒ	
ختم نبوت	مولانا سید ابوالحسنات شجاع الدین ؒ	
تکذیب مرزا برزبان مرزا	مولانا سید محمد ولی اللہ	
ھدایت الرشید للغوی المرید	مولانا سید حبیب اللہ قادری ؒ	
حیات مسیح	مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی ؒ	
اتمام الحجۃ عمن اعرض عن الحجۃ	مولانا علی اصغر روحی ؒ	
فتویٰ در ابطال نکاح المرتد	علامہ غلام قادری بھیروی ؒ	1909
مقیاس نبوت	مناظر اسلام محمد عمر اچھروی ؒ	
مرزا قادیانی کی حقیقت	مولانا ضیاء اللہ قادری ؒ سیالکوٹی	
کذاب قادیان	مولانا مشتاق احمد چشتی ؒ راولپنڈی	
بے نقطہ قصیدہ عربیہ در مذمت قادیانی	مولانا ابوالفیض محمد حسن ؒ	1899
قصیدہ عربی وفارسی (در مذمت قادیانی)	مولانا شیخ محمد عبداللہ گجراتی ؒ	1921
قصیدہ عربیہ فی تردید قصیدہ اعجازیہ	مولانا اصغر روحی ؒ	

یہ وہ تحریری کام ہے جو ان علماء اہل سنت نے مرزائیت کے خلاف کیا کہ جو اس دنیا فانی کو الوداع کہہ کر دارِ بقاء کی جانب رخصت ہو چکے ہیں۔ یاد رہے یہاں وہ تحریری کام مذکور ہوا جس تک راقم کی رسائی ہو سکی ہے۔ یقیناً ایسی بہت ساری کتابیں اور بھی موجود ہوں گی کہ جن کا تذکرہ یہاں نہ ہو سکا۔ اس کے علاوہ گذشتہ 25,30 سالوں میں ختم نبوت کے محافظین نے جو قلمی جہاد مرزائیت کے خلاف کیا ہے وہ بھی یہاں مذکور نہیں ہے۔ الغرض 1953ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا 1974ء کی قیادت و سیادت کی باگ علماء اہل سنت ہی کے ہاتھوں میں رہی اور بالآخر ستمبر 1974ء میں ہزاروں کاوشوں اور کوششوں کے بعد پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو کافر قرار دیا۔ یہاں بھی اس تحریک کے بانی علماء اہل سنت ہی تھے۔

آخری سچی پیشن گوئی

6 مئی 1908ء کو مرزا قادیانی اپنی اہلیہ کے علاج کیلئے لاہور میں خواجہ کمال الدین لاہوری کے مکان پر وارد ہوا تو اپنا دام فریب بھی پھیلانے لگا۔ اس کے ساتھیوں نے لاہور شہر کے مختلف گوشوں میں تبلیغی کام شروع کر دیا تو اہلیان لاہور نے حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرزائیت کی بیخ کنی کی درخواست کی۔ آپ لاہور تشریف لائے اور آتے ہی برانڈرتھ روڈ پر خواجہ کمال الدین کے مکان کے سامنے والے باغ (اب باغ والی جگہ پر اسلامیہ کالج واقع ہے) میں ایک بہت بڑا اسٹیج قائم کیا۔ اور اسٹیج کے ساتھ ہی لنگر پکانے کا انتظام کیا تاکہ عوام وخواص بروقت کھانا کھا سکیں۔ اس جگہ کئی روز تک مجالس وعظ وتقریر ہوتی رہیں اور معتقدات مرزائیت کی تردید کی جاتی رہی۔ حضرت

امیر ملت قدس سرہ نے مقامی علماء کے علاوہ بہت سے بیرونی علماء کو بھی مدعو کر کے مرزائیت کو ذلیل ورسوا کر دیا۔

حضرت امیر ملت نے مرزا قادیانی کو مقابلہ میں آکر اپنی صداقت کا ثبوت دینے کی دعوت دی اور پانچ ہزار روپے کے انعام کا اعلان بھی فرمایا لیکن مرزا قادیانی کو مقابلہ میں آنے کی سکت نہ تھی، لہٰذا نہ آسکا۔

مرزا قادیانی کو بتایا گیا کہ پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ، لاہور میں اس مقصد کیلئے آئے ہیں کہ مرزا بھاگ جائے۔ مرزا قادیانی بولا، میں وہ شخص نہیں جو بھاگ جائے گا بلکہ اگر وہ بارہ برس بھی رہے تو یہاں سے قدم نہ ہلے گا۔ یہ خبر کسی نے حضرت امیر ملتؒ کو پہنچا دی تو آپ نے فرمایا:

اگر وہ بارہ برس ٹھہر سکتا ہے تو ہم چوبیس برس کا ڈیرہ جمائیں گے مگر مرزا کا تو خدائی فیصلہ ہو چکا ہے۔"

جب مرزا قادیانی اپنے جھوٹے دعوؤں اور بے شمار لاف زنیوں کے باوجود میدان میں نہ آیا تو آپ نے 22 مئی 1908ء میں بادشاہی مسجد لاہور میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد کیا۔ اس جلسے میں برصغیر کے نامور علماء بھی موجود تھے۔ لاکھوں مسلمانوں نے آپ کی امامت میں نمازِ جمعہ ادا کی بعد نماز جلسے کا آغاز ہوا اور اس جلسے میں ہندوستان کے جید علماء کرام نے ختم نبوت کے دفاع اور مرزا قادیانی کی تردید میں خطابات فرمائے، یہ جلسہ رات تک جاری رہا۔

آپ نے مرزا قادیانی کو ہر طرح سے لکارا۔ اسے دعوت دی کہ وہ میدان میں آکر اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کرے، مناظرہ کر لے یا مباہلہ کر لے۔ پانچ ہزار روپے کا انعام وصول کر لے اگر مرزا قادیانی میدان میں نہیں آسکتا تو ہم اس کے پاس جانے

کو تیار ہیں مگر مرزا قادیانی کو کوئی بات بھی ماننے کی جرأت نہ ہو سکی۔

آخر کار 25 مئی 1908ء بروز پیر رات کے جلسہ میں لاہور و بیرون لاہور کے ہزاروں مسلمانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ

''ہم نے مرزا کا بہت انتظار کیا ہے لیکن وہ سامنے نہیں آیا۔ پیشگوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کا خدائی فیصلہ ہو چکا ہے خدا کے فضل و کرم سے وہ میرے مقابلے میں نہیں آئے گا کیونکہ میرا نبی (ﷺ) سچا ہے اور میں صدق دل سے اس سچے نبی ﷺ کا غلام ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں ہمیں اس جھوٹے نبی سے نجات عطا فرمائے گا''

جب آپ نے یہ پیش گوئی فرمائی تو ہزاروں مسلمانوں نے یک زبان ہو کر آمین کی صدائیں بلند کیں۔ یہ پیش گوئی آپ نے رات دس بجے فرمائی اور 26 مئی کو صبح سوا دس بجے مرزا قادیانی آنجہانی ہو گیا۔

مولانا روم نے سچ فرمایا ہے:

گفتہء	اُو	گفتہء	اللہ بود
گرچہ	از	حلقوم	عبداللہ بود

مرزا قادیانی اکثر اپنی تحریروں میں ہیضے کی موت کو عذاب خداوندی سے تعبیر کرتا تھا چنانچہ آسمان کا تھوکا منہ پر آیا۔ جس رات حضرت امیر ملت قدس سرہ نے پیش گوئی فرمائی تھی، اسی رات تھوڑی دیر بعد مرزا قادیانی کو ہیضہ ہوا۔ نصف شب

گذرنے تک مرض نے شدت اختیار کر لی۔ مرنے سے چھ گھنٹے قبل زبان بندی ہو گئی، نجاست منہ کے راستے نکلتی رہی اور اسی حالت میں (26 مئی 1908ء کو صبح سوا دس بجے) نجاست میں ایڑیاں رگڑتے رگڑتے اس ''پلیدِ دوراں'' کا خاتمہ ہو گیا۔ مرزا قادیانی کی تاریخ مرگ ہے: لقد دخل فی قعر جھنم 1326ھ

(''الکاویہ علی الغاویہ جلد دوم'' صفحہ 358 تا 386''، ''سیرت امیر ملت، صفحہ 244 تا 249''، مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض صفحہ، 406 ''برکات علی پور'' صفحہ 158، ''صوفیائے نقشبند'' صفحہ 356، ماہنامہ ''شمس الاسلام'' بھیرہ ضلع سرگودھا جنوری 1934ء صفحہ 11)

حضرت مجدد اسلام پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ اور مرزائیت

مرزا قادیانی نے 1880ء میں اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ شائع کی اور یہ وہ وقت تھا کہ جب مرزا قادیانی ختم نبوت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر عقائد میں عامۃ المسلمین کے ساتھ کھڑا تھا۔ 1891ء تک مرزا قادیانی اپنے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہی کے عقیدے پر قائم رہا۔ 1891ء میں مرزا قادیانی نے ایک ''الہام'' کی بنیاد پر وفات مسیح کے عقیدے کا اعلان کیا اور تین کتابیں ''فتح اسلام، توضیح المرام اور ازالہ اوہام'' تصنیف کر ڈالیں۔ اگرچہ کچھ علماء نے اس سے قبل ہی مرزا قادیانی کا رد شروع کر دیا تھا تاہم ان تصانیف کی اشاعت کے بعد علماء اسلام نے مرزا قادیانی کے خلاف فتویٰ کفر جاری کیا۔ اور یوں مرزا قادیانی کے خلاف مناظروں اور مباحثوں کا آغاز ہوا۔ 1893ء میں مرزا نے اعلان کیا کہ اسے عربی زبان کے چالیس ہزار مادے ایک رات میں لکھائے گئے ہیں۔ اس کے بعد مرزا قادیانی کی طرف سے الہام اور ''وحی'' کے دعووں کا ایک نہ رُکنے والا سلسلہ شروع ہوا اور کبھی اس کو الہام ہوتا کہ دس روپے ملیں گے اور کبھی الہام ہوتا کہ فلاں شخص مہمان بن کر گھر آنے والا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ اس پورے دور میں مرزا قادیانی کو انگریز

کے مظالم کے خلاف نہ کوئی وحی آئی اور نہ ہی الہام ہوا بلکہ اکثر اوقات مرزا قادیانی کی طرف وحی لے کر آنے والا فرشتہ "انگریزی حلیے" والا ہی ہوتا تھا۔

مرزائیوں کی طرف سے مرزا قادیانی کے ادعائے باطلہ اور افکار فاسدہ پر مبنی اخبارات، رسائل و جرائد، اشتہارات و کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری تھا اور مرزائی مبلغ برابر مرزا قادیانی کی تصانیف حضور اعلیٰ گولڑوی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام کے پیش نظر آپ کی طرف روانہ کرتے رہے۔ مرزا قادیانی کی تصانیف میں حسب معمول مخالفین کی مذمت و استہزاء اور اُن کی ذلت یا موت کی پیشگوئیاں اور بڑی بڑی ڈینگیں اور بلند بانگ دعوے شامل ہوتے تھے۔ مرزا قادیانی کی طرف سے اس کے دست راست مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے سیدنا مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک دعوت نامہ روانہ کیا جس میں معاذ اللہ حضرت مجدد گولڑہ رضی اللہ عنہ کو "احمدیت" قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کے جواب میں حضرت قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے خط لکھوایا کہ: "میں آپ کو مسیح موعود اور مامور من اللہ نہیں مانتا۔ آپ اپنی توجہ حسب سابق غیر مسلموں کے ساتھ مناظرات اور تبلیغ اسلام پر مرکوز رکھیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔" اندریں حالات حضرت مجدد اسلام رضی اللہ عنہ نے مرزا قادیانی کی "وفات مسیح" کے مسئلے پر لکھی گئی کتاب "ازالہ اوہام" اور اس کی دیگر تصانیف کے گہرے مطالعے کے بعد حیات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلے پر ایک کتاب شمس الہدایت فی اثبات حیات مسیح" شائع کروا کر جنوری 1900ء میں قادیان روانہ کی۔ اس کتاب میں صحیح معنوں میں علوم لدنیہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ اس کتاب میں عمدگی سے مرزائیت کا رد کیا گیا تھا اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ پر اُٹھنے والے اعتراضات و شبہات کا ازالہ انتہائی عالمانہ انداز میں کیا گیا۔

علماء اسلام کی طرف سے اس کتاب کو مسئلہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر ایک بہترین کتاب قرار دیا گیا۔ اپنے تو اپنے بیگانوں نے بھی دل کھول کر حضورِ اعلیٰؒ کے اس تحقیقی شاہکار کو خوب خراجِ تحسین پیش کیا۔ ملک کے طول و عرض سے حضرت قبلہ عالم کو مبارک باد کے خطوط آنے لگے۔ مشہور اہل حدیث مولانا عبدالجبار غزنوی کا خط قابل ذکر ہے۔ علمائے دیوبند جن کا مسلک و مشرب حضرت مجدد اسلام رضی اللہ عنہ کے مسلک و مشرب کے خلاف تھا اُنہوں نے بھی اس کتاب کو اچھے لفظوں میں سراہا اور دیوبندی مذہب کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب نے اس کتاب کو اس مسئلے میں بہترین اور لاجواب کتاب قرار دیا۔ اس کتاب نے مرزائیت کو چونکا دیا۔

کتاب کی اشاعت کے بعد مرزا قادیانی کے قریبی "حواری" سر جوڑ کر بیٹھ گئے کیونکہ یہ کتاب حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلے پر لکھی گئی مرزا قادیانی کی تین کتابوں پر بھاری تھی۔ چنانچہ مرزائیوں کی طرف سے یہ دعویٰ سامنے آیا کہ مرزا صاحب اس کتاب کا جواب ایک گھنٹے میں دے دیں گے لیکن 18 فروری 1900ء کو مرزا قادیانی کے مرید خاص مولوی حکیم نورالدین نے بغرض امتحان حضرت مجدد اسلام کی طرف گیارہ سوالات لکھ کر روانہ کئے اور ساتھ ہی یہ الزام جڑ دیا گیا کہ کتاب شمس الہدایة پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے خود نہیں لکھی بلکہ اپنے مرید جناب حضرت مولانا محمد غازی صاحب سے لکھوائی ہے۔ اور 24 اپریل 1900ء کو قادیانی اخبار "الحکم قادیان" میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں گیارہ سوالات کے جوابات کا بھی مطالبہ کر دیا گیا۔

حضرت قبلہ پیر صاحب رضی اللہ عنہ نے حکیم نورالدین قادیانی کے سوالات کا جواب تو پہلے ہی لکھ دیا تھا تاہم اسے قادیان روانہ نہ کیا تھا کیونکہ اصل مقابل مرزا قادیانی تھا

لہٰذا مریدوں اور حواریوں سے دور رہنے میں ہی حکمت کا تقاضا تھا۔ لیکن ''اخبار الحکم'' میں شائع ہونے والے مضمون کی اشاعت اور چند مخلصین علماء کے مشورے کے بعد حضرت مجدد اسلام رضی اللہ عنہ نے ان گیارہ سوالات کے جوابات قادیان روانہ فرمائے۔ یہ جوابات کیا ہیں، حضور اعلیٰ کے علمی، تجدیدی مقام کا لافانی ثبوت ہیں۔ ان جوابات نے ایوانِ قادیان میں زلزلہ بپا کر دیا۔ ان جوابات میں منطقی و علمی رنگ نمایاں ہے اور متانت و جامعیت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ چونکہ دجال قادیان نے اپنے باطل نظریہ وفات مسیح کے متعلق اپنے دلائل و براہین کا سارا اسلحہ اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں استعمال کر دیا تھا۔ لہٰذا اس کے پاس حضور اعلیٰ کی کتاب ''شمس الہدایت'' اور کئے گئے سوالات کے جوابات کا سوائے باطل ''الہامات'' پیش گوئیوں اور نا ملائم و نامناسب زبان کے کوئی جواب نہ تھا۔

لہٰذا مرزا قادیانی نے حضور اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''شمس الہدایت'' کا بذات خود جواب لکھنے کے بجائے اپنے مرید خاص مولوی محمد احسن امروہوی کو آگے کر دیا۔ چنانچہ مولوی احسن امروہی نے حضور اعلیٰ رضی اللہ عنہ کی کتاب شمس ہدایت کا برائے نام جواب ''شمس بازغہ'' کے نام سے دیا۔

امروھی کی ''شمس بازغہ'' میں حیات و وفات مسیح کے مسئلے پر سارا زور صرف کیا گیا۔ کتاب کی اشاعت نے مرزائیوں کو مزید ذلیل و رسوا کر دیا اور پورے ہندوستان میں حضرت مجدد اسلامؒ کی علمی قابلیت کا ڈنکا بجنے لگا۔ پورے ہندوستان کے علماء کی طرف سے قبلہ پیر صاحبؒ کے لئے آفرین آفرین کی صداؤں نے مرزائیوں کو باولا کر ڈالا اور مرزائی اخبار اور جرائد و رسائل حضرت مجدد گولڑویؒ کے خلاف زہر اگلنے لگے۔ علماء و عوام کی طرف سے یہ مطالبہ زور پکڑنے لگا کہ مرزا قادیانی خود پیر

صاحب کی کتاب ''شمس ھدایت'' کا جواب لکھے۔

مرزائیوں کا حضور اعلیٰ گولڑویؒ کو چیلنج

پورے ملک میں حضرت قبلہ پیر صاحبؒ کی کتاب ''شمس ہدایت'' کی پذیرائی اور اس کے اثر رحمت کو مٹانے کی خاطر مرزائیوں نے ایک اور چال چلی کہ بجائے کتاب کے موثر و شافی جواب کے 20 جولائی 1900ء کو حضرت مجدد اسلامؒ کے خلاف ایک اشتہار شائع کر دیا۔

یہ اشتہار دراصل مرزائیوں کی طرف سے گریز و فرار کی راہ اختیار کرنے کا ایک انداز تھا۔ اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے حضرت قبلہ پیر صاحبؒ کو چیلنج دیا کہ وہ آکر میرے سامنے عربی زبان میں تفسیر نویسی کا مقابلہ کریں۔ اور اس اشتہار میں تفسیر نویسی کے مقابلے کی شرائط اور طریقہ درج کیا۔ حضرت قبلہ عالم گولڑویؒ نے مرزا کی شرائط مجوزہ کے مطابق چیلنج کو قبول کر لیا اور اپنی طرف سے ایک شرط یہ رکھی کہ مقابلہ تفسیر نویسی سے پہلے مرزا قادیانی اپنے دعوؤں کے ثبوت کے حوالے سے میرے سوالات کا جواب دے گا۔

چنانچہ پیر صاحب نے جو سوالات کئے وہ قادیانیت کے رد کا نچوڑ سمجھے جاتے ہیں۔ دجال قادیان بری طرح پھنس چکا تھا۔ اُسے پہلے تو یہ یقین تھا کہ میری طرف سے مجوزہ نامناسب شرائط کے باعث پیر صاحب مقابلہ تفسیر نویسی میں جب تشریف نہ لائیں گے تو ہمیں پروپیگنڈہ کا موقع ملے گا۔ قبلہ پیر صاحب نے اُس کی یہ سب تدبیریں اُلٹ دیں اور ساتھ ہی سوالات کے جوابات طلب کر کے اس کو مزید حیران و پریشان کر دیا۔

حضرت مجدد اسلام کی مقبولیت

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی صورت میں مسلمانانِ ہند کو ایک رہنما مل چکا تھا لہٰذا بلا تفریق مسالک تمام علماء نے حضرت قبلہ گولڑویؒ کو اس تحریک میں اپنا ''امیر'' تسلیم کر لیا اور سنی، دیو بندی، اہل حدیث، اہل تشیع تمام علماء مرزائیت کے خلاف پیر صاحبؒ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ اور ملک کے کونے کونے سے مرزائیت کو للکارا جانے لگا۔ پیر صاحبؒ کی مقبولیت اور مرزائیت کی رسوائی سامنے دیکھ مرزائیوں کی طرف سے اشتہار شائع کرایا گیا کہ تفسیر نویسی کا مقابلہ لاہور میں ہوگا اور پھر 19 اور 20 اگست کو اشتہار شائع کیا کہ اگر پیر صاحبؒ تفسیر نویسی کے مقابلے میں تشریف لائیں تو ہم اُن کو ایک ہزار روپے انعام دیں گے۔

دراصل یہ مرزائیوں کی ایک چال تھی تا کہ لوگوں کو یہ باور کروایا جائے کہ پیر صاحب مقابلہ ومناظرہ میں تشریف لانے سے کتراتے ہیں۔

چنانچہ پیر صاحب کی طرف سے 21 اگست کو یہ اعلان شائع کیا گیا کہ حضور اعلیٰ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ 25 اگست 1900ء کو مرزا قادیانی کی شرائط کے مطابق اس کے ساتھ تحریری مناظرہ کرنے کی خاطر لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس اعلان کی ایک کاپی بذریعہ رجسٹری قادیان بھی روانہ کر دی گئی۔ پورے ملک سے ہزاروں کی تعداد میں اہل ایمان لاہور کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت اقدسؒ جیسی روحانی تقدس اور علمی احترام وشہرت رکھنے والی شخصیت پہلی بار اسلام پر قادیانیت کے خطرناک حملوں کے دفاع کی خاطر خانقاہ سے نکل کر سینکڑوں علماء و مشائخ کے جلو میں، سینکڑوں میل دور میدان مناظرہ ومباحثہ میں تشریف فرما ہو رہی

تھی۔ اور موافق ومخالف سبھی لوگ اپنی آنکھوں سے بیسویں صدی کی اس سب سے بڑی اشتہاری تحریک کا حشر دیکھنا چاہتے تھے۔

24 اگست کو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے گولڑہ شریف سے روانگی سے قبل تار کے ذریعے مرزا قادیانی کو اطلاع دی کہ میں وقت مقررہ 25 اگست کو جائے مقررہ ''بادشاہی مسجد'' لاہور پہنچ جاؤں گا، آپ بھی بروقت پہنچ جانا۔ ملک بھر سے ہزاروں کی تعداد میں شمع رسالت ﷺ کے پروانے جمع ہو چکے تھے۔ 25 اگست کو پولیس نے حفظ و امان کی خاطر بادشاہی مسجد میں انتظامات کئے تھے۔

25 اگست کو حسب اعلان وحسب شرائط وضابطہ مرزا قادیانی کو بادشاہی مسجد میں پہنچ جانا چاہیے تھا لیکن وہ کاذب زماں، قادیان میں ہی دبک کر بیٹھ گیا۔ چنانچہ 25 اگست پورا دن مرزا قادیانی کا انتظار ہوتا رہا اور لاہوری مرزائیوں کے سرکردہ لوگ مرزا قادیانی کو لاہور مناظرہ میں لانے کے لئے ہزار ہا جتن کرتے رہے۔ اور وفد در وفد قادیانی کے پاس جا کر اُسے مناتے رہے لیکن شیطان کا یہ گیدڑ، محمدی شیر کے سامنے آنے سے کتراتا رہا اور بالآخر صاف اعلان کر دیا کہ میں لاہور میں کسی بھی قیمت پر آنے کو تیار نہیں ہوں کیونکہ میری جان کو خطرہ ہے حالانکہ اس سے قبل یہ دجّال مردود صاف صاف لکھتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کی ذمہ داری لی ہوئی ہے۔

قادیانیوں میں پھوٹ

جب لاہوری قادیانیوں کا آخری وفد قادیان سے نامراد و ناکام واپس لوٹا تو مرزائیوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ بعض نے اُسی وقت توبہ کا اعلان کر دیا اور بعض خانہ نشین ہو گئے اور مرزائیوں کے سرگرم رکن بابو الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ نے حضور اعلیٰ

گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے متاثر ہو کر آپ کی واضح کامیابی ونصرت کا اعلان کیا اور آپ کی کامیابی میں اشتہار شائع کئے۔ مرزائیوں کی ڈھٹائی کی انتہا تو یہ تھی لاہور میں ہزاروں علماء مشائخ اور عوام اگلے دن لاہور کے درودیوار پر یہ اشتہار دیکھ رہے تھے کہ ''پیر صاحب گولڑہ نے امام آخرالزمان (مرزا قادیانی) کے مقابلے میں راہ فرار اختیار کیا ہے۔''

لاہور کی بادشاہی مسجد کے صحن میں 25 اور 26 اگست ہزاروں افراد کا اجتماع ہوتا رہا اور مسلمان اور مرزائی بڑی تعداد میں شریک ہوتے رہے۔ مرزا قادیانی کے انتظار میں بیٹھے لوگوں کے سامنے علماء اسلام کی طرف سے وعظ وخطابات کا سلسلہ جاری رہا اور جید علماء اسلام کی طرف سے قادیانیت کا رد ہوتا رہا اور مرزا قادیانی کی ''اشتہاری تحریک'' کے تارپور بکھرتے رہے۔

مرزا قادیانی کے اس مناظرہ سے فرار کے باعث مرزا قادیانی کو سخت ہزیمت اُٹھانا پڑی اور لوگوں کے سامنے پہلی مرتبہ اس بھرپور انداز سے مرزائیت کا بھیانک چہرہ ننگا ہوا۔ اور لوگوں کے سامنے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ مرزا قادیانی نجاست کا پلندہ، جھوٹ کا بندہ اور شہرت کا پجاری ہے۔ اس مناظرے کے بعد مرزائیت کا تابوت تیار ہوگیا اور تیزی سے ترقی کرتی اور راولپنڈی سے افغانستان تک اپنے پر پرزے پھیلاتی ''قادیانی تحریک'' مفلوج ہو کر رہ گئی۔ ایک مرد قلندر کی غیرت ایمانی نے لاکھوں لوگوں کے ایمان کا پہرہ دے دیا اور مرزائیت لوگوں کو دام تزویر میں نہ پھنسا سکی۔

مرزائیت کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج

مرزا قادیانی کی طرف سے مناظرہ کے میدان سے فرار کے بعد لاہور کے بعض

پُراثر مرزائیوں کے وفد نے حضور اعلیٰ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ چیلنج دیا کہ آپ مرزا قادیانی سے مناظرہ کے بجائے مباہلہ کرلیں اور مباہلہ اس طریقے سے ہو کہ دو اپاہج واندھے لائے جائیں ایک اندھے ولنگڑے کے حق میں مرزا صاحب دعا کریں اور ایک کے حق میں آپ دعا کریں جس کے نتیجہ پر حق و باطل کا فیصلہ ہوجائے۔ اگر آپ کی دعا سے اندھا ولنگڑا تندرست ہوگیا تو آپ سچے اور اگر مرزا قادیانی کی دعا سے تندرست ہوگیا تو وہ سچے۔ حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ مرزا قادیانی سے کہہ دو کہ اپاہج واندھے کو چھوڑو بلکہ دو مردے لے کر آجاؤ ان شاء اللہ مردے بھی زندہ ہوں گے۔ آپ کے اس جواب پر مرزائیوں پر سکتہ طاری ہوگیا اور وہاں سے فرار ہوگئے۔

لاہور سے واپسی

حضور اعلیٰ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ 29 اگست کو لاہور سے واپس گولڑہ شریف آئے شہنشاہ گولڑہ کی ضرب نے قادیانی شیطان کو مبہوت کردیا تھا۔ پورے ملک میں مرزائیت پر لعنت برسنے لگی۔ لوگوں کی طرف سے مرزا قادیانی کو ہزاروں خطوط، اشتہارات اور مضامین لکھے گئے اور مرزا پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اب ''توبہ'' کرے کیونکہ اس کی ساری خباثتیں طشت ازبام ہوچکی ہیں۔ چنانچہ اس سیاہ قلب و بدبخت و بدباطن نے اپنی ''ساکھ'' کو سنبھالا دینے کے لئے مزید ہاتھ پاؤں مارنے شروع کردیئے۔ مناظرہ لاہور اور کتاب شمس ھدایت کے بعد حضرت قبلہ پیر صاحب فتنہ قادیانیت کے خلاف تمام مکاتب فکر کے متفقہ امام تھے اور آپ کی عظمت کے سامنے تمام مسالک ومکاتب فکر کے علماء نے سرنگوں کردیا۔ مدارس ومساجد سے لے کر خانقاہوں تک، شہروں سے لے کر صحراؤں تک قبلہ عالم گولڑوی کی قیادت وسیادت کے ڈنکے بجنے لگے۔ بایں وجہ مرزا قادیانی نے باقی تمام اشخاص وافراد، علماء ومشائخ کی طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اور صرف حضرت قبلہ پیر صاحب کو ہی اپنے ''نشانہ'' پر رکھ لیا۔

مرزا قادیانی نے اپنی خفت مٹانے کی خاطر آئے روز نئے نئے اشتہار شائع شروع کر دیئے اور لاہور مناظرہ سے کئے گئے "فرار" پر بہانے پر بہانہ اور عذر پر عذر لکھ کر عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق اپنے منحوس چہرے پر مزید کالک ملنا شروع کردی اور حضور اعلیٰ گولڑویؒ کے خلاف قادیانی اخبارات ورسائل نے طوفان بدتمیزی بپا کر دیا۔ حضور اعلیٰ گولڑویؒ کی "ضربِ حیدری" نے مرزائیت کو وہ نقصان پہنچایا کہ پورے ہندوستان میں مرزائیت کی چیخیں بلند ہوگئیں۔ چنانچہ مرزائیوں نے حضور اعلیٰ گولڑوی رضی اللہ عنہ کو نیچا دکھانے کی خاطر حیلے حربے شروع کئے۔

تفسیر نویسی کا چیلنج

مرزا قادیانی نے 15 دسمبر 1900ء کو ایک اشتہار بطورِ چیلنج شائع کر دیا کہ پیر صاحب میرے ساتھ گھر بیٹھے بیٹھے ہی تفسیر نویسی کا مقابلہ کرلیں۔ ایک تفسیر میں لکھوں گا اور ایک تفسیر پیر صاحب لکھیں گے جس کی تفسیر زیادہ فصاحت و بلاغت پر مشتمل ہوگی وہ حق پر ہوگا۔ مرزے کا یہ چیلنج انتہائی مضحکہ خیز اور "تھوک کے ساتھ پراٹھے پکانے کے مترادف تھا۔"

کیونکہ تفسیر نویسی کا نفسِ مسئلہ سے کیا تعلق؟ مرزا کا دعویٰ تو تھا کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ اس دعوے پر دلائل دیتا۔ اسکے بجائے مرزا قادیانی نے حیاتِ مسیح اور تفسیر نویسی جیسے مسائل کو لا کھڑا کیا تا کہ اصلی اور بنیادی مسئلے سے توجہ ہٹی رہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے اس اشتہار کا کوئی جواب نہ دیا گیا کیونکہ اس کی مثال ڈوبتے کو تنکے کا سہارا تھی اور وہ چاہتا تھا کہ حضور اعلیٰ اُسے ایک دفعہ پھر مخاطب کریں۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ مرزائیت کا حشر دنیا دیکھ چکی تھی اور ان کے دم خم کا جنازہ نکل چکا تھا چنانچہ مرزا قادیانی نے 15 دسمبر کے 70 دن بعد "اعجاز المسیح" کے نام سے عربی زبان میں تفسیر لکھ کر شائع کر دی۔ اس تفسیر نے عربی دان طبقہ کے سامنے

اس کے تفسیری معجزے کی قلعی کھول دی۔ کیونکہ "اعجاز المسیح" کو مرزا قادیانی کے اپنا معجزاتی کلام کہہ کر شائع کیا تھا اور سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھی تھی۔ یہ کتاب کیا تھی؟ سرقہ واغلاط لفظی ومعنوی کا مجموعہ تھا۔ مرزا قادیانی کی اس معجزاتی تفسیر کے جواب میں ضرب آخر کے طور پر حضور اعلیٰ گولڑوی رضی اللہ عنہ نے 1902ء میں مرزا قادیانی کی کتاب اعجاز المسیح اور مرزا کے مرید مولوی محمد احسن امروہی کی کتاب شمس بازغہ کا جواب "سیف چشتیائی" کے نام سے شائع کیا۔

حضور اعلیٰ قدس سرہ العزیز نے مرزا قادیانی کی طرف سے سورۂ فاتحہ کی لکھی گئی تفسیر "اعجاز المسیح" میں صرف ونحو، لغت و بلاغت، معانی ومنطق اور محاورہ کی غلطیاں نیز سرقہ وتحریف اور التباس کے تقریباً ایک سو اعتراض کر دیئے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی اس تفسیر کو اپنا معجزاتی کلام قرار دیا تھا۔ سیف چشتیائی نے رہی سہی کسر بھی پوری کردی۔

حضرت قبلہ گولڑوی رضی اللہ عنہ نے کتاب "شمس بازغہ" کے صفحہ بہ صفحہ مندرجات کے علی الترتیب ایسے مسکت جوابات دیئے کہ علمی حلقوں میں امروہی کے علمی اقدار کا ڈھنڈورا پٹ گیا۔ امروہی نے شمس بازغہ میں حضور اعلیٰ ہی کی کتاب "تحقیق الحق" کے متعدد مضامین کا سرقہ کیا ہوا تھا اور علمی رعب جمانے کے لئے صفحات کے صفحات بے ربط ومبہم کلام سے سیاہ کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ سیف چشتیائی نے اس کی خرافات وتحریفات ومغلطات کا ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ اہل علم عش عش کر اُٹھے۔ سیف چشتیائی کو اہل علم نے وہ پذیرائی دی کہ جس کا بیان نہیں ہوسکتا۔ دیوبندی مسلک کے شیخ الحدیث علامہ انور شاہ کشمیری صاحب نے اس کتاب کو اپنی کتاب "عقیدۃ الاسلام فی حیواۃ عیسیٰ علیہ السلام" کے دیباچہ میں حیاتِ مسیح پر ایک بہترین اور کافی ووافی کتاب قرار دیا ہے۔

سیف چشتیائی کی سچی پیشگوئی

مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ بھی تھا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ چنانچہ حضور اعلیٰ نے سیف چشتیائی میں نزول ابن مریم علیہا السلام کے بارے میں ابن عساکر کی ایک روایت ذکر فرمائی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج وعمرہ کریں گے اور پھر وہ میری مرقد پر مدینہ منورہ تشریف لائیں گے اور مجھ پر سلام کریں گے تو میں ان کو جواب دوں گا۔

یہ حدیث لکھنے کے بعد حضور اعلیٰ لکھتے ہیں کہ یہ تو مسیح ابن مریم کی نشانی ہے اور یہ جو دونمبر مسیح بنا ہے اس کے بارے میں ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنے اور جواب سلام سے مشرف ہونے کی نعمت قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی۔ چنانچہ حضور اعلیٰ کی یہ پیشگوئی سو فیصد سچی ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی کو اپنی پوری زندگی میں نہ تو حج نصیب ہوا اور نہ ہی مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی۔

مرزائیوں کی خباثت

مرزائیوں نے علمی میدان میں حضور اعلیٰ گولڑوی رضی اللہ عنہ سے دانت کھٹے کروانے کے بعد خباثت کا رنگ اختیار کیا اور آپ کو ذہنی طور پر پریشان اور منتشر کرنے کے لئے آپ کے خلاف ''گورداسپور'' اور دیگر مقامات پر عدالتوں میں مقدمات قائم کر دیئے۔ قادیانیوں کا مشن یہ تھا کہ حضور اعلیٰ گولڑویؒ کو عدیم الفرصتی اور انتہائی تعلیمی مشاغل کے باعث عدالتوں کے چکر لگانے میں مشقتوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور یوں آپ کی طرف سے مرزائیت کے خلاف شروع کی گئی علمی وعملی تحریک کا زور کم پڑے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس مرد قلندر کی مدد فرمائی اور آپ کو تمام مقدمات میں سرخرو فرمایا۔ مرزائی باوجود ہزار کوشش کے آپ کو ان مقدمات میں نہ اُلجھا سکے۔

چنانچہ انہیں اس محاذ پر بھی شدید خفت وشرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

الجیٹھ بالجیٹھ

1904ء میں ختم ہونے والے قادیانی مقدمات کے بعد مرزائیوں کی طرف سے بظاہر خاموشی نظر آئی لیکن اس دوران مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے ذریعے برابر حضور اعلیٰؒ کے خلاف زہر اُگلتا رہا۔ بالآخر 1907ء میں مرزائیوں کی باسی کڑھی میں پھر اُبال آیا اور مرزا قادیانی نے یہ پیشگوئی ''کھڑکائی'' کہ آنے والے جیٹھ کے مہینے میں پیر صاحب آف گولڑہ کا انتقال ہو جائے گا۔ حضور اعلیٰ رضی اللہ عنہ کے خدام نے عرض کی کہ آپ کو اپنی حفاظت کا انتظام کر لینا چاہیئے تا کہ کہیں وہ خبیث اپنی اس بات کو سچا ثابت کرنے کے لئے آپ پر کرائے کے غنڈوں کے ذریعے سے حملہ نہ کروادے۔ چنانچہ حضور اعلیٰؒ نے فرمایا۔ ''الجیٹھ بالجیٹھ'' یعنی جیٹھ، جیٹھ سے بدل گیا ہے۔ چنانچہ اگلے جیٹھ کے مہینے میں مرزا قادیانی نجاست میں ایڑیاں رگڑتا ہوا واصل جہنم ہو گیا۔ اور حضور اعلیٰ گولڑوی رضی اللہ عنہ اس کے بعد بھی تقریباً 29 سال بقیدِ حیات رہے۔

وابستگان گولڑہ شریف سے التجاء

اے سیدی اعلیٰ حضرت گولڑوی رضی اللہ عنہ کے دربار عالیہ کے وابستگان!!! کیا آج آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں حضور اعلیٰ گولڑوی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدی بابو جی گولڑوی کا مرزائیت کے خلاف شروع کیا گیا مشن پوری آب وتاب کے ساتھ جاری وساری ہے؟

کیا جتنے وسائل اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں عطا فرمائے ہیں اُتنے وسائل حضور اعلیٰ رضی اللہ عنہ کے دور میں تھے؟

ذرا سوچیئے!!! کہ آج

دربار عالیہ کے وسائل کا کتنے فیصد ''عقیدہ ختم نبوت'' کے دفاع پر خرچ ہو رہا

ہےاور کتنے فیصد دیگر فضول امور پر؟

اے صاحبزادگانِ دربار عالیہ!!!

مرزا قادیانی سے ہمارے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے براہِ راست ٹکر لی تھی اور آج مرزا قادیانی کی اولاد یورپ میں بیٹھ کر اپنے دادا کے باطل وخرافات مشن کو دو درجن سے زائد ٹیلی ویژن چینلز اور دنیا کے ۱۰۰ سے زائد ممالک کے مضبوط نیٹ ورک کے ذریعے پھیلا رہی ہے اور حضور ﷺ کی امت کو گمراہی کی عمیق گہرائیوں میں دھکیل رہی ہے اوران کا نام نہاد خلیفہ 2 کروڑ بیعتوں کے لئے اپنے مریدوں کو متحرک کئے ہوئے ہے جبکہ ہم غور کریں کہ ہم عقیدہ ختم نبوت اور حضور اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

کیا سال کے بعد اگست یا ربیع الثانی میں ختم نبوت کانفرنس کروا دینا مرزائیت کے توڑ کے لئے کافی ہے؟

حضوروالا! آج بھی دنیا ردمرزائیت کے اس مشن میں دربار عالیہ گولڑہ شریف کو مرکزی حیثیت سے جانتی ہے۔ خدارا ذرا سوچیئے کہ کیا ہم حضور اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے کامیاب سپاہی ہیں یا؟

اے مریدین ووابستگان گولڑہ شریف!!!

کیا ہم قیامت کے دن حضور اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور بالخصوص نبی پاک ﷺ کو منہ دکھانے کے لائق ہیں؟

کیا ہم سنت صدیقی رضی اللہ عنہ پر عمل پیرا ہو کر مرزائیت وقادیانیت کے سیلاب باطل کے آگے بند باندھنے کے لئے حرکت میں آچکے ہیں؟

خدارا! ذرا سوچئے مرزائیت کے تابوت میں کیل تو ہمارے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ٹھونکی تھی لیکن ہماری سُستی و کاہلی کے سبب آج عقیدہ ختم نبوت کے نام پر ٹھیکداری کون کر رہا ہے؟

کیا گولڑہ شریف حاضر ہو کر، حضور اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کرتے ہوئے لنگر تناول فرما لینے سے سیدی مجدد اسلام حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک خوش ہوگی یا اُن کے مشن کو چار چاند لگانے سے؟

اے گولڑہ شریف سے وابستہ علماء!!!

مرزائیت کے خلاف تحریری، تقریری، تنظیمی وتعلیمی کام تو سیدی قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا۔ بتایئے حضور اعلیٰ کے ان عظیم کارناموں اور مرزائیت کے خلاف بپا کی جانے والی تحریک اوراس کے ذریعے سے حاصل ہونے والے ثمرات اور مرزائیت کی حقیقت سے آج کتنے فیصد لوگ آگاہ ہیں؟

کیا حضور اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارناموں اور آپ کی نابغہ روزگار شخصیت کے تعارف کے لئے لکھی گئی کتاب ''مہر منیر'' کافی ووافی ہے؟

اگر کافی ہے تو بتایئے کہ ہم نے اپنے دربار کے متعلقین کے علاوہ کتنے لوگوں تک ''مہر منیر'' یا اس کا تعارف پہنچایا ہے۔ اور کتنی لائبریریوں میں ''مہر منیر'' موجود ہے۔

خدارا! آیئے عقیدہ ختم نبوت کے لئے قلم اُٹھایئے اور فتنہ قادیانیت کے خلاف آواز اُٹھا کر حضور اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو خوش کیجئے۔

یقین کیجئے!

سیدی اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ بابوجی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے قوالی سن کر سر دھننے

سے زیادہ آپ کے مرزائیت وقادیانیت کے خلاف کام سے راضی وخوش ہوں گے۔

آپ یقین کیجئے! آپ کا یہ خادم ''عقیدہ ختم نبوت'' کی خاطر آپ کی آواز پر لبیک کہے گا۔۔اور آپ اس کو اپنے ساتھ کھڑا پائیں گے۔

دعوتِ فکر:

اے خاتم النبیین ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو!

اے آقائے نامدار ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والو!

اے اصحابِ پیغمبرؓ کی طہارت وپاکیزگی کا یقین رکھنے والو!

اے اولیائے کرامؒ کے آستانوں کی خاک کو بطورِ تبرک سنبھال سنبھال کر رکھنے والو!

ان گذشتہ صفحات میں آپ نے مرزائیوں کی چند ایک خباثتوں کو ملاحظہ فرمایا ہے۔

کیا مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کافر و مرتد ہونے میں کوئی شک ہوسکتا ہے؟

کیا مرزا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن نہیں؟

کیا مرزائی انبیاء کرام، اولیائے عظام و مقدساتِ اسلامیہ کے بے ادب و گستاخ نہیں ہیں؟

اگر واقعی یہ سب لعنتی و مرتد وخبیث ہیں تو پھر ذرا سوچیں!!

کیا ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کو ان کے دامِ تزویر سے بچانے کی سعی کی ہے؟

مرزائی مرتد آئے روز ہمارے مسلمان بھائیوں کو اپنی فریب کاریوں کے ذریعے اپنی ارتدادی فکر کا شکار بنا رہے ہیں، کیا ہم نے ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی ہے؟

کیا ہم نے اپنی اولاد اور اپنے دیگر متعلقین و متوسلین کے دلوں میں مرزائیت و قادیانیت کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے؟

جس طرح آج ہم آپس میں باہم فروعی اور بعض غیر ضروری مسائل میں الجھ کر ایک

دوسرے کے خلاف کتاب در کتاب لکھ رہے ہیں اور ایک دوسرے پر فتووں کی مشین گن تان کر فتووں کی گولیاں برسا رہے ہیں۔ کیا اتنی پختگی اور شدت سے ہماری زبان وقلم نے اپنے ازلی دشمن ''قادیانی'' کا تعاقب بھی کیا ہے؟

اے عاشقانِ رسول ﷺ!

آج مرزائیت ہمارے دین ووطن کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ آج قادیانی ملک میں بڑے بڑے عہدوں پر براجمان ہو کر مسلمانوں کو باہم لڑانے کی مکمل کوششوں میں مصروف ہیں۔ کیا ہم اُن کے اس ہتھکنڈے سے اپنے مسلمان بھائیوں کو آگاہ کر رہے ہیں؟

اے غلامانِ محمد عربی ﷺ!!!

اُس وقت کو سوچیئے جب تمام رشتے ناطے کچے دھاگے کی مانند ٹوٹ جائیں گے۔ اموال واولاد کی کوئی قیمت واہمیت نہ ہوگی۔ زبانیں پیاس سے سوکھی پڑی ہوں گی۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا۔ پچاس ہزار سال کا ایک دن ہوگا۔ نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔ تمام رشتے تمام ناطے بے قیمت ہو جائیں گے۔ ایسے میں پوری انسانیت کا ماویٰ وملجا ایک ذات ہوگی۔

ہاں وہی ذات۔۔۔۔۔۔جو اللہ کی محبوب ہے۔

ہاں ہاں!!! وہی محبوب کریم ﷺ کہ

جن کا حسن قیامت کی ہولناکیوں میں بھی ماند نہ پڑے گا۔

ہاں ہاں وہی۔۔۔۔۔۔جو ساقی کوثر ﷺ ہیں۔۔۔۔۔۔جو شافع محشر ﷺ ہیں۔

جو حسنین کے نانا ہیں۔۔۔۔۔۔جو زہراء رضی اللہ عنہا کے بابا ہیں۔۔۔۔

ایک وہ ہوں گے۔۔۔۔۔۔جو اُمتی اُمتی پکار رہے ہوں گے۔

ذرا سوچئے!! کہ اگر انہوں نے اتنا سوال کر دیا کہ اے میرے امتی تیرے

نبی ﷺ کی ناموس کی دھجیاں بکھیرتی مرزائیت پورے آب وتاب سے سرگرم عمل رہی۔

تُو بتا۔۔۔۔۔

تو نے میری عزت وناموس کی خاطر کیا کیا؟؟؟

اے کوثر کے جام کے خواہش مند!!!!

بتا تو نے میری ختم نبوت کے لئے اپنی عمر رفتہ میں کیا کیا ہے؟؟؟

ذرا سوچئے! اُس وقت ہمارا جواب آخر کیا ہوگا۔

لہٰذا۔۔۔

خدارا اب بھی موقع ہے۔۔

ابھی سانس چل رہی ہے۔

جسد وروح کے رشتے جڑے ہوئے ہیں۔

زندگی کی رعنائیاں موجود وباقی ہیں۔

آئیں! ان ختم نبوت کے باغیوں کی سرکوبی کے لئے۔۔صف آراء ہوکر سنت صدیقیؓ وفاروقیؓ کو زندہ کریں۔

اپنی تقریر وتحریر کا رُخ ردّ قادنیت کی طرف موڑلیں۔تا کہ ساقی کوثر ﷺ خود آواز دے کر کوثر کا جام عنایت فرمائیں۔

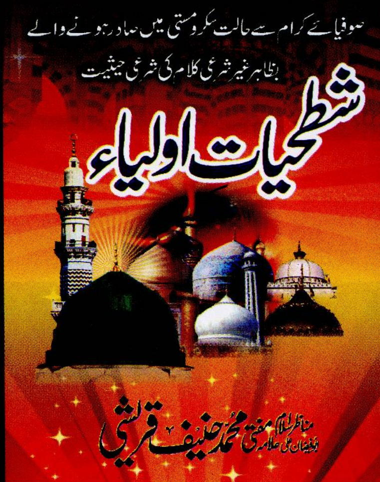
قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دھر میں عشقِ محمد سے اُجالا کر دے

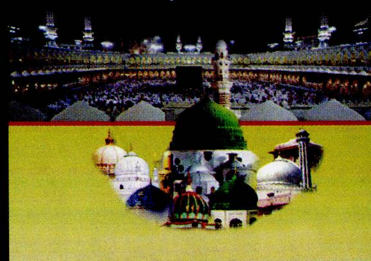
محمد حنیف قریشی

(سربراہ شباب اسلامی پاکستان)

5 جون 2014ء۔۔۔۔6 شعبان المعظم بروز جمعرات رات 12-1

مناظرِ اسلام ابوفیضان علی علامہ مفتی محمد حنیف قریشی کی دیگر کتب





- نداء الاخیار بالصلوۃ والسلام علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- شان چار یار بزبان سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- القول المقبول فی طہارۃ نسب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- شان سیدنا صدیق اکبرؓ
- شانِ اہلبیت و صحابہؓ
- منافقوں کو پہچانو!
- شانِ سیدنا علیؓ
- شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلکِ اعلیٰ حضرت
- انوار الثقلین فی تذکرہ السیدین
- دیوبندیت و یزیدیت
- غازی ممتاز حسین قادری
- روئیداد مناظرہ (گستاخ کون)

بتعاون
شعبہ نشر و اشاعت
شبابِ اسلامی پاکستان